ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

حسب فرمائش معظم و مکرم جناب حاجی محمد سعید صاحب تاجر کتب کلکتہ خلاصی ٹولہ نمبر ۸۵

القول الجمیل

مع شرح

شفاء العلیل

باہتمام کمترین بارگاہ رب الوحید محمد عبد المجید غفر ذنوبہ الحنفی دہلوی

مطبع مجتبائی واقع دہلی میں مطبوع ہوا

فہرست فوائد فصول شفاء العلیل ترجمہ قول الجمیل کہ مشتمل بر یازدہ فصل است

فرشتون کو شاہد کرکے فرماتا ہی کہ مین نے اُنکو بخشا تو کوئی فرشتہ کہتا ہی کہ اُن
مین تو فلانا بندہ گنہگار بھی ہی جو اُنکی راہ پر نہین کسی کام کو آیا تھا سو وہان بیٹھ گیا تو
حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ ہم نے اُسکو بھی بخشا وہ ایسے لوگ ہین جسکے پاس کا بیٹھ جانے والا
شقی یعنے بے نصیب نہین رہتا ترجمہ اس کتاب کو وسیلہ نجات کا سمجھا اور کیون نہو
کہ حدیث مَنْ اَحَبَّ قَوْمًا فَهُوَ مِنْهُمْ دستاویز قوی ہی انشاء اللہ تعالیٰ

نظم

سیہ دل ہے سبر کارگو مین ہون لیکن ۔۔ فدائی ہون مین اللہ کے عاشقون کا
یہ امید رکھتا ہون لطفِ ازل سے ۔۔ کہ اس دل مین پرتو پڑے صادقون کا

اور کیا عجب ہی رحمت بے علت سبب انگیز سے کہ کوئی بندۂ خدا اہل دل اس ترجمے کو دیکھکر
خوش ہو جاوے اور مترجم کے افلاس باطنی پر رحم کرے اور توجہ فرماوے یا بعد موت مترجم کی دعای مغفرت
کرے **مصرع** وَلِلْاَرْضِ مِنْ كَاسِ الْكِرَامِ نَصِيبٌ ۔ بالجملہ کتاب مذکور گیارہ فصل پر
مشتمل ہی **فصل پہلی اور دوسری** اقسام بیعت اور اُسکے احکام اور شرائط مین
فصل تیسری سالکین کی تربیت کی ترتیب مین **فصل چوتھی** مشائخ قادریہ کی
اشغال مین **فصل پانچوین** مشائخ چشتیہ کے اشغال مین **فصل چھٹی** مشائخ
نقشبندیہ کے اشغال مین **فصل ساتوین** مآل کار اشغال یعنی تحصیل
نسبت مین **فصل آٹھوین** عزائم اور اعمال مین **فصل نوین** عالم ربانی
کی شرائط اور چند نصائح مین **فصل دسوین** وعظ گوئی اور وعظ کی شرائط اور
آداب وغیرہ مین **فصل گیارھوین** سلاسل طریقت کی اسناد مین اب معلوم کرنا چاہیے
کہ ترجمہ اس کتاب مین محاورہ مقدم رکھا گو اصل کی تراجم الفاظ مین تقدیم اور تاخیر واقع
ہو اسواسطے کہ ترجمہ کرنے سے سہولت فہم مقصود ہے سو ترجمہ تحت اللفظ مین حاصل نہین

ف ا یعنی زمین کرلیے زرگون کرپیا رسی حصہ ہے کہ شرب دغیرہ میز کر دقت کچھ بیاری مین سو زمین یہ ڈال دی مین نظر کے دفع کرلیے یہ سبب عزت کی کہنا آئے حاصل ہے کہ کیا عجیب ہے مجھکو بھی انکو ترکات سے کچھ ملجاوے ۱۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَوْلِیَاءِ اُمَّتِہٖ اَجْمَعِیْنَ **امابعد** عاجز بندہ گنا ہون سی شرمندہ **خرم علی** عفا اللہ عنہ خدمات اہل دین مین عرض کرتا ہی کہ بعض مخلص احبابنے فرمایش کی کہ کتاب مستطاب **قول الجمیل فی بیان سواء السبیل** تصنیف عالم ربانی مرتاض حقانی عارف باللہ حضرت شاہ **ولی اللہ** محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ اُردو مین کرے تا زمانۂ اخیر مین کہ روز بروز جہل کی ترقی ہی اہل دین حقیقت حال سی مطلع ہون اور اصول طریقت اور شرائط اور احکام بیعت سی آگاہ ہوکر افراط اور تفریط سے بچین نہ مطلقاً بیعت کا انکار کرین نہ ہر نا اہل سے بیعت کرلین ہر چند مترجم بسبب کور باطنی اس کتاب عالی قدر کے ترجمہ کرنے کی کہ ذاکرین حق اور اولیای طریقت کے اشغال مین ہی لیاقت نہین رکھتا لیکن بمضمون اس حدیث صحیح کے جو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے بخاری اور مسلم مین ثابت ہی کہ ملائکہ ربانی اہل ذکر کو تلاش کرتے پھرتے ہین پھر جب ذاکرین کو پاتے ہین تو اُنکو اپنے پرون سے اول آسمان تک چھپا لیتے ہین[1] پھر جب حق تعالی

[1] یہ مختصر ہی حدیث دراز کا اسکے آگے یون ہی کہ جب فرشتے جناب باری تعالی مین جاتے ہین تو پوچھتا ہی اُن سے پروردگار عالم حالانکہ وہ بہت جانتا ہی اُن سے کیا کہتے ہین بندے میرے ملائکہ عرض کرتے ہین کہ تسبیح پاکی اور بڑائی کے یاد کرتے ہین تجھکو اور تعریف کرتے ہین تیری یعنی سبحان اللہ اللہ اکبر الحمد للہ کہتے ہین اور تمجید کرتے ہین تیری یعنی لاحول پڑھتی مین پس فرماتا ہی اللہ تعالی کہ کیا دیکھا ہی اُنھون نے مجھکو عرض کرتے ہین فرشتے کہ قسم ہی خدا کی نہین دیکھا اُنھون نے تجھکو پس فرماتا ہی اللہ تعالی کیا حال ہوا گر دیکھین وہ مجھکو کہتے ہین فرشتے اگر دیکھین وہ تجھکو تو ہوا وین وہ بہت کرنیوالے عبادت تیری اور بہت بیان کرین بزرگی تیری اور بہت کرین تسبیح تیری پھر فرماتا ہی اللہ تعالی پس کیا مانگتی ہین مجھسی کہتی ہین فرشتے کہ مانگتی ہین تجھسی بہشت فرماتا ہی اللہ تعالی کیا دیکھی ہی اُنھون نے بہشت عرض کرتے ہین فرشتے قسم ہی اللہ کی اے رب ہمارے نہین دیکھی اُنھون نے بہشت فرماتا ہی اللہ تعالی پس کیا حال ہو اگر دیکھین وہ بہشت عرض کرتے ہین فرشتے اگر دیکھین وہ اُسکو تو بہت ہون اُسپر حرص کرنیوالے اور بہت طلب کرین اُسکو اور بہت کرین اُسمین رغبت پھر فرماتا ہی اللہ تعالی کس چیز سے پناہ مانگتے ہین عرض کرتے ہین فرشتے پناہ مانگتے ہین وہ دوزخ سے پھر فرماتا ہی اللہ تعالی کہ کیا دیکھا ہی اُنھون نے دوزخ کو کہتے ہین فرشتے قسم ہی اللہ کی اے رب نہین دیکھا اُنھون نے اُسکو فرماتا ہی اللہ تعالی پس کیا حال ہو اگر دیکھین وہ اُسکو کہتے ہین فرشتے اگر دیکھین وہ اُسکو تو بہت ہون اُس سے بھاگنے والے اور بہت اُس سے ڈرنے والے فرماتا ہی اللہ تعالی پس گواہ کرتا ہون مین تمکو تحقیق مین نے بخشدیے گناہ اُنکے پس عرض کرتا ہے ایک اُن فرشتون مین سی کہ فلانا شخص اُن مین تھا کہ نہین تھا ذکر کرنے والون مین سی سوای اسکے نہین کہ آیا تھا کسی کام کے لیے فرماتا ہے اللہ تعالے ھُمُ الْجُلَسَاءُ لَا یَشْقٰی جَلِیْسُھُمْ یعنی ایسے بیٹھنے والے ہین کہ نہین بدبخت ہوتا ہمنشین اُنکا انتہی یہ حدیث مشکوۃ کی باب ذکر اللہ عز وجل مین بخاری سے نقل کی ہے ۱۲

جو شریر اُن کے معاند اور منکر ہونگے وَجَعَلْتُهُمْ سُرُجًا يَهْدِي النَّاسَ بِهَا فِي ظُلُمَاتِ الطَّبِيعَةِ إِلَى قُرْبِ الْجَبَّارِ اور حق تعالی نے وارثین انبیا کو چراغ ہدایت بنایا جن سے طبیعت اور بشریت کی تاریکیون مین لوگ راہ پاتے ہین خدا کے قرب کی طرف فَمَنْ كَانَ لَهُ قَلْبٌ أَوْ أَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيدٌ فَقَدْ رَشَدَ وَلَهُ النَّعِيمُ الْمُقِيمُ وَالْجَنَّاتُ وَالْأَنْهَارُ سو جسکا کہ دل بیدار ہے یا اُسنے کلام حق کو سُنا دھیان کرکے سو وہ تو راہ پا گیا اور اُسکے واسطے نعمت دائمی اور جنات اور انہارین وَمَنْ أَعْرَضَ وَتَوَلَّى فَقَدْ غَوَى وَهَوَى وَلَهُ الْجَحِيمُ وَالْحَمِيمُ وَمَا لَهُ مِنْ أَنْصَارٍ اور جسنے اس ہدایت سے روگردانی اور سرکشی کی سو راہ کو بھولا اور نیچے گر پڑا اور اُسی کے لیے دوزخ اور پانی گرم ہے اور کوئی اسکا مددگار نہین نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ تَسْلِيمًا ہم ستائش کرتے ہین اللہ کی اور اُس سے مدد چاہتے ہین اور اُس سے مغفرت مانگتے ہین اور اللہ کی پناہ طلب کرتے ہین اپنے نفسون کی بُرائیون سے اور اپنے اعمال کی بدیون سے جسکو اللہ نے ہدایت کی اُسکا کوئی گمراہ کرنے والا نہین اور جسکو اُسنے بھٹکایا اُسکا کوئی راہ بتانے والا نہین اور ہم گواہی دیتے ہین کہ کوئی معبود برحق نہین سوا ے اللہ کے جو اکیلا ہے اُسکا کوئی ساجھی نہین اور ہم گواہی دیتے ہین کہ ہمارے پیشوا اور سردار یعنی جناب محمد مصطفیٰ ؐ اُسکے بندے اور رسول ہین جنکو اللہ نے

اور جو حواشی مصنف قدس سرہ اور انکے خلف الرشید علامۂ عصر مسند دہر مولانا شاہ عبد العزیزؒ
کی اس کتاب پر صحیح پائے مزید توضیح اور تکثیر فوائد کے واسطے انکا ترجمہ بھی ذیل فوائد میں
مندرج کر دیا جہاں کہیں مولانا کا لفظ آوے تو مولانا شاہ عبد العزیزؒ مراد ہونگے اور اسکا
شفاء العلیل ترجمۂ قول الجمیل نام رکھا حقتعالی اس ترجمہ کو اپنی مزید کرم سے مقبول
فرماوے اور مترجم اور صاحب فرمایش اور مصحح اور سائر اہل دین کو اس کتاب کے برکات سے فائدہ مند کرے آمین

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ قُلُوْبَ بَنِیْ آدَمَ مُسْتَعِدَّةً لِفَیْضَانِ الْاَنْوَارِ مُتَهَیِّئَةً لِاِیْدَاعِ الْمَعَارِفِ وَالْاَسْرَارِ سب تعریف اللہ کو جس نے بنی آدم کے دلوں کو واسطے فیضان انوار کے مستعد بنایا اور تفویض معارف اور اسرار کے واسطے لائق ٹھہرایا وَبَعَثَ الْاَنْبِیَاءَ الْمُصْطَفَیْنَ الْاَخْیَارَ دَاعِیْنَ وَهَادِیْنَ اِلٰی طُرُقِ اِکْتِسَابِهَا بِالطَّاعَاتِ وَالْاَذْکَارِ اور بھیجا انبیائے برگزیدۂ اخیار کو داعی اور ہادی بنا کر کہ معارفت اور اسرار الٰہی کی تحصیل کی راہیں بتادیں عبادات اور اذکار سے ثُمَّ جَعَلَ لَهُمْ وَرَثَةً یَّقُوْمُوْنَ بِعِلْمِهِمْ وَرُشْدِهِمْ مِنَ الْعُلَمَاءِ الرَّاسِخِیْنَ الْاَبْرَارِ پھر حقتعالی نے انبیا کی وارث ٹھہرائے یعنی علمائے مضبوط نیک کار جو اُنکے علم اور ارشاد کو بعد زمانۂ انبیا کے قرناً بعد قرنٍ قائم رکھیں وَلَا تَزَالُ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ قَائِمِیْنَ عَلَی الْحَقِّ لَا یَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ مِنَ الْاَشْرَارِ اور ہمیشہ تا قیامت اُن میں سے چند لوگ حق پر قائم رہیں گے انکو ضرر نہ پہونچا سکیں گے

کے واسطے تھی اور اب ایک مقصد مین منحصر ہی اور یہ امر اصل غرض کو مضر نہین قَالَ
اللّٰہُ تَعَالٰی اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ
فَمَنْ نَّکَثَ فَاِنَّمَا یَنْکُثُ عَلٰی نَفْسِہٖ وَمَنْ اَوْفٰی بِمَا عَاھَدَ عَلَیْہُ اللّٰہَ فَسَیُؤْتِیْہِ
اَجْرًا عَظِیْمًا حق تعالی نے فرمایا مقرر جو لوگ بیعت کرتے ہین تجھسے ای محمد وہ اللہ
سے بیعت کرتے ہین اللہ کا ہاتھ اُن کے ہاتھون پر ہی سو جو عہد شکنی کرتا ہی
تو اپنی ذات کی مضرت پر عہد توڑتا ہی اور جسنے پورا کیا اُسکو جسپر اللہ سی عہد کیا
تھا سو عنقریب اُسکو اجر عظیم عنایت کریگا وَاسْتَفَاضَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّاسَ کَانُوْا یُبَایِعُوْنَہٗ تَارَۃً عَلَی الْھِجْرَۃِ وَالْجِھَادِ وَتَارَۃً عَلٰی اِقَامَۃِ
اَرْکَانِ الْاِسْلَامِ وَتَارَۃً عَلَی الثَّبَاتِ وَالْقَرَارِ فِیْ مَعْرَکَۃِ الْکُفَّارِ وَتَارَۃً عَلَی التَّمَسُّکِ
بِالسُّنَّۃِ وَالْاِجْتِنَابِ عَنِ الْبِدْعَۃِ وَالْحِرْصِ عَلَی الطَّاعَاتِ کَمَا صَحَّ اَنَّہٗ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَایَعَ نِسْوَۃً مِّنَ الْاَنْصَارِ عَلٰی اَنْ لَّا یَنُحْنَ اور احادیث مشہورہ
مین منقول ہوا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ لوگ بیعت کرتے تھے آنحضرت
سے کبھی ہجرت اور جہاد پر اور گاہے اقامت ارکان اسلام یعنی صوم صلوۃ حج
زکوۃ پر اور گاہے ثبات اور قرار پر معرکہ کفار مین چنانچہ بیعت الرضوان
اور کبھی سنت نبوی کے تمسک پر اور بدعت سے بچنے پر اور عبادات کے
حریص اور شایق ہونے پر چنانچہ بروایت صحیح ثابت ہوا ہی کہ رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت کی انصاریون کی عورتون سے نوحہ نہ کرنے پر
وَرَوٰی اِبْنُ مَاجَۃَ اَنَّہٗ بَایَعَ نَاسًا مِّنْ فُقَرَاءِ الْمُھَاجِرِیْنَ عَلٰی اَنْ لَّا یَسْئَلُوا النَّاسَ
شَیْئًا فَکَانَ اَحَدُھُمْ لَیَسْقُطُ سَوْطُہٗ فَیَنْزِلُ عَنْ فَرَسِہٖ فَیَاْخُذُہٗ وَلَا یَسْئَلُ اَحَدًا

۵ اگر تامل کیجیے تو بیعت بھی کہتے امور کے لیے اجالا ہوتی ہی اسلیے کہ پیر کے آگے تو یہ گناہ ہونے سے کرتا ہی اور اقرار کرتا ہی کہ احکام شرع شریف کے بجا لاونگا لیس یہی مشتمل ہولی کتنے امور پر یہان جو بسبب رسم کے بیعت کرے اور ارادہ اسکا ہونے کا گناہ ہونے سے نہ ہو تو البتہ بے فائدہ ہے کہ ایک رسم کے لیے ہوئی ہو لیس حضرت مصنف رح نے ہی ما ذکر کہ جو پہلے لکھی گئی ۱۲ ق

بھیجا ساتھ حق کے بشیر اور نذیر کر کے حق تعالیٰ اُنپر اپنی عمدہ رحمت نازل کرے اور اُنکی آل اور اصحاب پر اور برکت دے اور سلام بھیجے سلام بھیجنا اَمَّا بَعْدُ فَيَقُوْلُ الْعَبْدُ الضَّعِيْفُ الْفَقِيْرُ اِلٰى رَحْمَةِ اللّٰهِ الْكَرِيْمِ وَلِيُّ اللّٰهِ بْنِ الشَّيْخِ عَبْدِ الرَّحِيْمِ تَغَمَّدَهُمَا اللّٰهُ بِفَضْلِهِ الْجَسِيْمِ وَجَعَلَ مَآلَهُمَا اِلَى النَّعِيْمِ الْمُقِيْمِ هٰذِهٖ فُصُوْلٌ مُشْتَمِلَةٌ عَلٰٓى اُصُوْلِ الطَّرِيْقَةِ وَمَا يَتَّصِلُ بِهَا مِمَّا اسْتَفَدْنَاهُ مِنْ مَشَائِخِنَا النَّقْشَبَنْدِيَّةِ وَالْجِيْلَانِيَّةِ وَالْجِشْتِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ وَسَمَّيْتُهَا بِالْقَوْلِ الْجَمِيْلِ فِيْ بَيَانِ سَوَآءِ السَّبِيْلِ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ بعد حمد و صلوٰۃ کے کہتا ہے بندہ ضعیف محتاج اللہ کریم کی رحمت کا ولی اللہ بیٹا شیخ عبد الرحیم کا ان دونون کو اللہ ڈھانپے کر اپنے فضل بڑی مین اور اُن دونون کا ٹھکانا نعمت دائمی کی طرف ٹھہراوے یہ چند فصلین مشتمل ہین قواعد طریقت پر یعنی کلیات درویشی پر اور اُسپر جو طریقت سے قریب اور مناسب ہے یعنی دعوات اور اعمال پر جسکو ہمنے اپنی نقشبندی اور قادری اور چشتی پیرون سے حاصل کیا ہے راضی ہوا اللہ تعالیٰ اُنسے اور ان فصلون کا قول جمیل فی بیان سواء السبیل مین نے نام رکھا اور اللہ مجھکو کافی ہے اور بہتر کارساز ہے اور نہین بچاؤ گناہ سے اور نہین طاقت عبادت پر مگر اللہ کی مدد سے جو بلند قدر ہے بڑائی والا۔

فصل پہلی

اس فصل مین مسنون ہونا بیعت کا مذکور ہے اگرچہ زمانہ رسالت مین بیعت کتنی ہی امور

بشیر خوشخبری دینے والا مومنون کو ساتھ جنت کے اور نذیر ڈرسنانی والا کافرون کو ساتھ دوزخ کے ۱۲ ۵۲ کذا فی جنت ہے اور نعمتین اُسکی ۱۲

جو علم ظاہر اور باطن کے جامع ہیں فَلْنَبْحَثْ عَنِ الْبَيْعَةِ مِنْ اَيِّ قِسْمٍ هِيَ فَظَنَّ قَوْمٌ اَنَّهَا مَقْصُوْرَةٌ عَلٰى قُبُوْلِ الْخِلَافَةِ وَاَنَّ الَّذِيْ تَعْتَادُهُ الصُّوْفِيَّةُ مِنْ مُبَايَعَةِ الْمُتَصَوِّفِيْنَ لَيْسَ بِشَيْءٍ وَهٰذَا ظَنٌّ فَاسِدٌ لِمَا ذَكَرْنَا مِنْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُبَايِعُ تَارَةً عَلٰى اِقَامَةِ اَرْكَانِ الْاِسْلَامِ وَتَارَةً عَلَى التَّمَسُّكِ بِالسُّنَّةِ وَهٰذَا صَحِيْحُ الْبُخَارِيِّ شَاهِدًا عَلٰى اَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَطَ عَلٰى جَرِيْرٍ عِنْدَ مُبَايَعَتِهٖ فَقَالَ وَالنُّصْحُ لِكُلِّ مُسْلِمٍ وَاَنَّهُ بَايَعَ قَوْمًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فَاشْتَرَطَ اَنْ لَّا يَخَافُوْا فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ وَيَقُوْلُوْا بِالْحَقِّ حَيْثُ كَانُوْا فَكَانَ اَحَدُهُمْ يُجَاهِرُ الْاُمَرَاءَ وَالْمُلُوْكَ بِالرَّدِّ وَالْاِنْكَارِ وَاَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَايَعَ نِسْوَةً شَتّٰى الْاَنْصَارِ وَاشْتَرَطَ الْاِجْتِنَابَ عَنِ النَّوْحَةِ اِلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ وَكُلُّ ذٰلِكَ مِنْ بَابِ التَّزْكِيَةِ وَالْاَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ تو سکو چاہیے کہ بیعت کی گفتگو کریں کہ وہ کون قسم سے ہی سو بعضے لوگوں نے یہ گمان کیا ہی کہ بیعت منحصر ہی قبول خلافت اور سلطنت پر اور وہ جو صوفیوں کی عادت ہی باہم اہل تصوف سے بیعت لینے کی وہ شرعاً کچھ نہیں اور یہ گمان فاسد ہی بدلیل اُسکے جو ہم مذکور کر چکے کہ مقرر نبی صلی اللہ علیہ وسلم گاہی بیعت لیتے تھے اقامت ارکان اسلام پر اور گاہے تمسک بالسنۃ پر اور یہ حدیث صحیح بخاری کی گواہی دیتی ہی اسپر کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جریر رضی اللہ عنہ پر شرط کی اُنکی بیعت کے وقت سو فرمایا کہ خیر خواہی لازم ہی ہر مسلمان کے واسطے اور حضرتؐ نے بیعت لی قوم انصار سے سو یہ شرط کر لی کہ نہ ڈریں امر خدا میں کسی ملامت گر کی ملامت سے اور حق ہی بات بولیں جہاں رہیں سو اُن میں سے بعضے لوگ اُمرا اور سلاطین پر کھل کر

اور ابن ماجہ نے روایت کی کہ آنحضرتؐ نے چند محتاج مہاجرین سے بیعت کی اس پر کہ لوگون سے کسی چیز کا سوال نہ کرین سو اُن مین سے کسی شخص کا یہ حال تھا کہ اُسکا کوڑا گرجاتا تھا تو اپنے گھوڑے سے اُترکر اُسکو اُٹھا لیتا تھا اور کسی سے کوڑا اُٹھا دینے کا بھی سوال نہ کرتا تھا وَمِمَّا لَا شَكَّ فِيهِ وَلَا شُبْهَةَ أَنَّهُ إِذَا ثَبَتَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِعْلٌ عَلَى سَبِيلِ الْعِبَادَةِ وَالْاِهْتِمَامِ بِشَانِهِ فَإِنَّهُ لَا يَنْزِلُ عَنْ كَوْنِهِ سُنَّةً فِي الدِّيْنِ اور اسمین کچھ شک اور شبہہ نہین وہ یہ ہے کہ جب ثابت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی فعل بطریق عبادت اور اہتمام کے بر سبیل عادت تو وہ فعل سنت دینی کسے کمتر تو نہین **ف** اور چونکہ بیعت لینا امور مذکورہ کا بطریق عبادت بکمال اہتمام تھا تو بیعت کے مسنون ہونے مین اب کچھ شک اور شبہہ نہین بَقِيَ أَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ خَلِيفَةَ اللّٰهِ فِي أَرْضِهِ وَعَالِمًا بِمَا أَنْزَلَهُ اللّٰهُ تَعَالَى مِنَ الْقُرْآنِ وَالْحِكْمَةِ مُعَلِّمًا لِلْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَمُزَكِّيًا لِلْأُمَّةِ فَمَا فَعَلَهُ عَلَى جِهَةِ الْخِلَافَةِ كَانَ سُنَّةً لِلْخُلَفَاءِ وَمَا فَعَلَهُ عَلَى جِهَةِ كَوْنِهِ مُعَلِّمًا لِلْكِتَابِ وَالْحِكْمَةِ وَمُزَكِّيًا لِلْأُمَّةِ كَانَ سُنَّةً لِلْعُلَمَاءِ الرَّاسِخِيْنَ باقی رہا یہ بیان کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خلیفۃ اللہ تھے اُسکی زمین مین اور عالم تھے اُسکے جو اللہ تعالیٰ نے اُنپر قرآن اور حکمت کو اُتارا اور معلم تھے قرآن اور حدیث کے اور اُمت کے پاک کرنے والے تھے سو جو فعل کہ حضرتؐ نے بنا بر خلافت کے کیا وہ خلفا کے واسطے سنت ہوگیا اور جو فعل کہ بجہت تعلیم کتاب اور حکمت اور تزکیہ امت کے کیا وہ علماے راسخین کے واسطے سنت ہوا **ف** علماے راسخین سے وہ مراد ہین

کی وقت مین اسواسطے بیعت اسلام متروک تھی کہ اُن مین اکثر ظالم اور فاسق تھے اقامت سنن دین مین کوشش بلیغ نہ کرتے تھے وَكَذٰلِكَ بَيْعَةُ التَّمَسُّكِ بِحَبْلِ التَّقْوٰى كَانَتْ مَتْرُوْكَةً اَمَّا فِيْ زَمَانِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ فَلِكَثْرَةِ الصَّحَابَةِ الَّذِيْنَ اسْتَنَارُوْا بِصُحْبَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَاَدَّبُوْا فِيْ حَضْرَتِهِ فَكَانُوْا لَا يَحْتَاجُوْنَ اِلٰى بَيْعَةِ الْخُلَفَاءِ وَاَمَّا فِيْ زَمَنِ غَيْرِهِمْ فَخَوْفًا مِنِ افْتِرَاقِ الْكَلِمَةِ وَاَنْ يُّظَنَّ بِهِمْ مُبَايَعَةُ الْخِلَافَةِ فَتَهِيْجَ الْفِتَنُ وَكَانَتِ الصُّوْفِيَّةُ يَوْمَئِذٍ يُقِيْمُوْنَ الْخِرْقَةَ مَقَامَ الْبَيْعَةِ ثُمَّ لَمَّا انْدَرَسَ هٰذَا الرَّسْمُ فِي الْخُلَفَاءِ انْتَهَزَ الصُّوْفِيَّةُ الْفُرْصَةَ وَتَمَسَّكُوْا بِسُنَّةِ الْبَيْعَةِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور اسی طرح تقوی کی رسی تھامنے کی بیعت زمانہ خلفا مین متروک ہوگئی تھی خلفاے راشدین کے زمانے مین تو بسبب کثرت اصحابؓ کے متروک تھی جو نورانی ہو چکے تھے بسبب صحبت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اور متادّب ہوگئے تھے آپ کی حضور مین تو اُنکو کچھ حاجت نتھی خلفا کی بیعت کی تصفیۂ باطن کے واسطے اور خلفا کے سوا اور زمانے مین بسبب خوف پھوٹ پڑنے کے اور اس خوف سے کہ بیعت کرنے والون کے ساتھ بیعت خلافت کا گمان کیا جاوے تو فساد اُٹھے بیعت مذکورہ متروک تھی اور اُسوقت مین اہل تصوف خرقہ دینے کو قائم مقام بیعت کی کرتے تھے پھر بعد مدت جب یہ رسم بیعت کی ملوک اور سلاطین مین معدوم ہوگئی تو حضرات صوفیہ نے فرصت کو غنیمت جان کر سنت بیعت پر چنگل مارا واللہ اعلم **ف** مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی قدس سرہ نے فرمایا تو حضرات صوفیہ بعد اندراس رسم بیعت کے بیعت کے جاری کرنے سے مصداق اس حدیث مرفوع کے ہوے کہ جو سُنت مردہ کو جلاوے تو

بلاخوف رد اور انکار کرتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی عورتوں سے بیعت لی اور شرط کر لی کہ نوحہ کرنے سے پرہیز کریں اُنکے سوا بہت امور میں بیعت ثابت ہی اور وہ سب امور از قسم تزکیہ اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے ہیں ف تو صاف ثابت ہو گیا کہ بیعت فقط قبول خلافت پر منحصر نہیں فَالْحَقُّ اَنَّ الْبَیْعَةَ عَلٰٓی اَقْسَامٍ مِنْهَا بَیْعَةُ الْخِلَافَةِ وَمِنْهَا بَیْعَةُ الْاِسْلَامِ وَمِنْهَا بَیْعَةُ التَّمَسُّكِ بِحَبْلِ التَّقْوٰی وَمِنْهَا بَیْعَةُ الْهِجْرَةِ وَالْجِهَادِ وَمِنْهَا بَیْعَةُ التَّوَثُّقِ فِی الْجِهَادِ تو حق یہ ہی کہ بیعت چند قسم پر ہی یعنی بعضی بیعت خلافت کی اور بعضی بیعت اسلام لانے کی اور بعضی بیعت تقویٰ کی رسّی پکڑنے کی اور بعضی بیعت ہجرت اور جہاد کی اور بعضی بیعت جہاد میں مضبوط رہنے کی کَانَتْ بَیْعَةُ الْاِسْلَامِ مَتْرُوْكَةً فِیْ زَمَنِ الْخُلَفَآءِ اَمَّا فِیْ زَمَنِ الرَّاشِدِیْنَ مِنْهُمْ فَلِاَنَّ دُخُوْلَ النَّاسِ فِی الْاِسْلَامِ فِیْ اَیَّامِهِمْ كَانَ غَالِبًا بِالْقَهْرِ وَالسَّیْفِ لَا بِالتَّالِیْفِ وَاِظْهَارِ الْبُرْهَانِ وَلَا طَوْعًا وَّرَغْبَةً وَّاَمَّا فِیْ غَیْرِهِمْ فَلِاَنَّهُمْ كَانُوْا فِی الْاَكْثَرِ ظَلَمَةً فَسَقَةً لَا یَهْتَمُّوْنَ بِاِقَامَةِ السُّنَنِ اور مسلمان ہونے کی بیعت خلفا کے زمانے میں متروک تھی خلفاے راشدین کے وقت میں بیعت اسلام تو اسواسطے متروک تھی کہ داخل ہونا لوگون کا اسلام میں اُن کے ایام میں اکثر بسبب شوکت اور تلوار کے تھا نہ بسبب تالیف قلوب اور اظہار دلیل اسلام کے اور نہ دخول اسلام اپنی خوشی اور رغبت پر تھا اور خلفاے راشدین کے سوا اور خلفا کے وقت میں چنانچہ خلفاے مروانیہ اور عباسیہ

له بعضی شیعہ بایں کرتی ہیں کہ اگرچہ اسی طرح کی بیعتیں حضرت سے ثابت ہوئیں لیکن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بیعت اسلام تقویٰ اور [illegible] معلوم ہوا کہ بیعت تقویٰ [illegible] خلفا کے زمانہ میں بھی جاری رہتی شیعہ بھی [illegible] حضرت علی کے [illegible] سوا ایک نعش [illegible] اور نعل کی [illegible] عابت ہی حضرت [illegible] اور صحابہ [illegible] حضرت علی اور حضرت ابو بکر و صوفیہ کے سلاسل میں یہ بیعت بھی ثابت ہی یہ اکابر کیسے جھوٹی ہیں اس نسبت کرتے ہیں اور ایک جواب مفصل یہ ہی کہ جو مصنف رحمہ اللہ آگے بیان فرماتے ہیں ۱۲ حاجی مدا

شرعی نے تارک بیعت کے گنہگار ہونے پر دلالت نہ کی اور ائمہ دین نے تارک
بیعت پر انکار نہ کیا تو یہ عدم انکار گویا اجماع ہو گیا اس پر کہ وہ واجب نہین
ف اور اگر بیعت تقوی کی واجب ہوتی تو بالضرور اسکے تارک پر انکار
وارد ہوتا تو معلوم ہو گیا کہ بیعت سنت ہے اسواسطے کہ حقیقت سنت یہی ہے
کہ فعل مسنون بلا دلیل وجوب تقرب الی اللہ کا موجب ہووے اَمَّا الْمَسْئَلَةُ
الثَّانِيَةُ فَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَجْرٰى سُنَّتَهٗ اَنْ يَّضْبِطَ الْاُمُوْرَ الْخَفِيَّةَ
الْمُضْمَرَةَ فِي النُّفُوْسِ بِاَفْعَالٍ وَّاَقْوَالٍ ظَاهِرَةٍ وَّيُنَصِّبَهَا مَقَامَهَا كَمَا اَنَّ
التَّصْدِيْقَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ خَفِيٌّ فَاُقِيْمَ الْاِقْرَارُ مَقَامَهٗ
وَكَمَا اَنَّ رِضَى الْمُتَعَاقِدَيْنِ بِبَدْلِ الثَّمَنِ وَالْمَبِيْعِ اَمْرٌ خَفِيٌّ مُضْمَرٌ فَاُقِيْمَ
الْاِيْجَابُ وَالْقُبُوْلُ مَقَامَهٗ اور سوال دوسرے کا جواب یون معلوم کرے کہ
سنت اللہ یون جاری ہے کہ امور خفیہ جو نفوس مین پوشیدہ ہین اُن کا
ضبط افعال اور اقوال ظاہری سے ہو اور افعال اور اقوال قائم مقام
ہون امور قلبیہ کے چنانچہ تصدیق اللہ اور اسکے رسول اور قیامت کی امر
مخفی ہے تو اقرار ایمان کا بجای تصدیق قلبی کے قائم کیا گیا اور جیسے کہ رضامندی
بائع اور مشتری کی قیمت اور مبیع کے دینے مین امر مخفی پوشیدہ ہے تو ایجاب
اور قبول کو قائم مقام رضای مخفی کے کر دیا فَكَذٰلِكَ التَّوْبَةُ وَالْعَزِيْمَةُ
عَلٰى تَرْكِ الْمَعَاصِيْ وَالتَّمَسُّكُ بِحَبْلِ التَّقْوٰى خَفِيٌّ مُضْمَرٌ فَاُقِيْمَتِ الْبَيْعَةُ
مَقَامَهَا سو اسی طرح توبہ اور عزم کرنا ترک معاصی کا اور تقوی
کی رسی کو مضبوط پکڑنا امر مخفی اور پوشیدہ ہے تو بیعت کو اُس کے

اور اسی
اقرار سے احکام
ایمان کے دائرہ
ہوگئے چنانچہ حفظ
جان اور مال
وجوب نصرت
مومن ۱۲
اور اسی ایجاب
اور قبول سے
بیع کے دائرہ
بیع قیمت
نصرف کرنا
ہبہ اور وراثت
وغیر ذلک
اور اسی
احکام دائرہ
انہی وجوہ
عہد اور حرمت
عہد شکنی وغیرہ

اُسکو اسکا اجر ملے گا اور اُن لوگون کا بھی اُسکو اجر ملیگا جو اُس سُنت پر چلین

فصل دوسری

اس فصل مین سنیت بیعت اور اُسکی غایت اور منفعت اور اُسکی شرائط وغیرہ کا بیان ہی وَلَعَلَّكَ تَقُولُ اَخْبِرْنِي عَنِ الْبَيْعَةِ مَاهِيَ وَاجِبَةٌ اَمْ سُنَّةٌ ثُمَّ مَا الْحِكْمَةُ فِي شَرْعِهَا ثُمَّ مَا شَرْطُ مَنْ يَّاخُذُ الْبَيْعَةَ ثُمَّ مَا شَرْطُ الْمُبَايِعِ ثُمَّ مَا وَفَاءُ الْمُبَايِعِ وَمَا نَكْثُهُ ثُمَّ هَلْ يَجُوْزُ تَكْرَارُ الْبَيْعَةِ مِنْ عَالِمٍ وَّاحِدٍ اَوْ عُلَمَاءَ كَثِيْرِيْنَ ثُمَّ مَا اللَّفْظُ الْمَاثُوْرُ عِنْدَ الْبَيْعَةِ اور شاید کہ اے مخاطب تو کہے گا کہ مجھکو بیعت کا حکم بتائیے کہ کیا ہی واجب ہی یا سنت پھر بیعت کے مشروع ہونے مین حکمت کیا ہی پھر بیعت لینے والے کی شرط کیا ہی پھر بیعت کرنے والے کی شرط کیا ہی پھر بیعت کرنے والے مین ایفاے بیعت کسکو کہتے ہین اور عہد شکنی کیا ہی پھر کیا جائز ہی مکرر کرنا بیعت کا ایک عالم یا علماے کثیر سے یا جائز نہین پھر کون لفظ منقول ہین سلف سے بیعت کے وقت فَاَقُوْلُ اَمَّا الْمَسْئَلَةُ الْاُوْلٰى فَاعْلَمْ اَنَّ الْبَيْعَةَ سُنَّةٌ وَّلَيْسَتْ بِوَاجِبَةٍ لِاَنَّ النَّاسَ بَايَعُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقَرَّبُوْا بِهَا اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَمْ يَدُلَّ دَلِيْلٌ عَلٰى تَاثِيْمِ تَارِكِهَا وَلَمْ يُنْكِرْ اَحَدٌ مِّنَ الْاَئِمَّةِ عَلٰى تَارِكِهَا فَكَانَ كَالْاِجْمَاعِ عَلٰى اَنَّهَا لَيْسَتْ بِوَاجِبَةٍ سو مین کہتا ہون ساتون سوالات کے جواب مفصلاً پہلے سوال کے جواب کو تو یون سمجھ لے کہ بیعت سنت ہی واجب نہین اسواسطے کہ اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور اُسکے سبب سے حقتعالیٰ کی نزدیکی چاہی اور کسی دلیل

مضمون ان سوالون کا جو بیعت

جواب سوال اول

یا دوسری حدیث اسکے معارض اور مخالف ہو فرمایا ابن مصنف یعنی مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی رح نے کہ اسی طرح مین نے مصنف قدس سرہ سے سنا مترجم کہتا ہے مصنف نے بلفظ محتمل المعنی اور احادیث متعارضہ مین اتباع مذاہب فقہا کی اسواسطے تصریح کی کہ چارون امامون کی مخالفت مین ضلالت صریح ہی گویا کہ اسنے ترک اجماع کیا وَلَا يُكَلَّفُ بِحِفْظِ الْقُرْاٰنِ وَلَا الْفَحْصِ عَنْ حَالِ الْاَسَانِيْدِ اَلَا تَرٰى اَنَّ التَّابِعِيْنَ وَاَتْبَاعَهُمْ كَانُوْا يَاْخُذُوْنَ بِالْمُنْقَطِعِ وَالْمُرْسَلِ اِنَّمَا الْمَقْصُوْدُ حُصُوْلُ الظَّنِّ بِبُلُوْغِ الْخَبَرِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور بیعت لینے والا مکلف نہین علم قرآن مین اختلافات قرأت کے یاد رکھنے کا اور نہ علم حدیث مین حال اسانید کے تجسس کا کیا تو نہین جانتا کہ تابعین اور تبع تابعین حدیث منقطع اور مرسل کو لیتے تھے مقصود تو حصول ظن ہی ساتھ پہونچ جانے حدیث کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک سو اتنی بات تو کتب معتمدہ حدیث مین تفحص رواۃ پر منحصر نہین اگرچہ تحقیق فن حدیث مین بدون علم رجال کے حاصل نہین **ف** منقطع وہ حدیث ہی جسکا راوی سند کے بیچ مین سے ایک یا زیادہ ایک سے رہ جاوے اور مرسل وہ ہی جو آخر سند مین راوی مذکور نہو چنانچہ تابعی حدیث کو بدون ذکر صحابی کے مذکور کرے چونکہ تابعین اور تبع تابعین کا زمانہ مشہود بالخیر تھا اور وسائط سند قلیل ہوتی تھی تو انقطاع اور ارسال سے بھی حاصل ہونا ظن پہونچنے خبر کا متصور تھا بخلاف غیر تابعین اور تبع تابعین کے کہ انکو یہ دولت قرب خدا داد کہان حاصل خلاصہ یہ ہی کہ پیری مریدی کے واسطے اتنا علم بھی قرآن او حدیث کا کافی ہی لیکن عمل بالحدیث اور استنباط احکام کے واسطے تو بہت سا کچھ درکار ہی

قائم مقام کردیا وَاَمَّا الْمَسْئَلَةُ الثَّالِثَةُ فَشَرْطُ مَنْ يَّاْخُذُ الْبَيْعَةَ اُمُوْرٌ اَحَدُهَا
عِلْمُ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَلَا اُرِيْدُ الْمَرْتَبَةَ الْقُصْوٰى بَلْ يَكْفِيْ مِنْ عِلْمِ الْكِتَابِ اَنْ
يَّكُوْنَ قَدْ ضَبَطَ تَفْسِيْرَ الْمَدَارِكِ اَوِ الْجَلَالَيْنِ اَوْ غَيْرَهُمَا وَحَقَّقَهٗ عَلٰى عَالِمٍ وَعَرَفَ
مَعَانِيَهٗ وَتَفْسِيْرَ الْغَرِيْبِ وَاَسْبَابَ النُّزُوْلِ وَالْاِعْرَابَ وَالْقَصَصَ وَمَا يَتَّصِلُ
بِذَالِكَ اور سوال تیسری کا جواب یہ ہی کہ بیعت لینے والے مین یعنی پیر اور مرشد
مین چند امور شرط ہین شرط اول علم قرآن اور حدیث کا اور میری یہ مراد نہین کہ پلّہ
سری کا مرتبہ علم کا مشروط ہی بلکہ قرآن مین اتنا علم ہونا کافی ہی کہ تفسیر مدارک یا جلالین
کو یا سوا انکی مانند تفسیر وسیط یا وجیز واحدی کی محفوظ کر چکا ہو اور کسی عالم سے اُسکو
تحقیق کر لیا ہو اور اُسکی معانی اور ترجمہ لغات مشکلہ کو اور شان نزول اور
اعراب قرآنی اور قصص اور جو اُسکی قریب ہین اُسکو جان چکا ہو ف یعنی دو مختلف چیزون
مین تطبیق دینا اور معرفت ناسخ اور منسوخ اور معرفت احکام مستنبطہ قرآنی کی وَمِنَ السُّنَّةِ
اَنْ يَّكُوْنَ قَدْ ضَبَطَ وَحَقَّقَ مِثْلَ كِتَابِ الْمَصَابِيْحِ وَعَرَفَ مَعَانِيَهٗ وَشَرْحَ غَرِيْبِهٖ
وَاِعْرَابَ مُشْكِلِهٖ وَتَاوِيْلَ مُعْضَلِهٖ عَلٰى رَاْيِ الْفُقَهَاءِ اور حدیث کا علم اتنا
کافی ہے کہ ضبط اور تحقیق کر چکا ہو مانند کتاب مصابیح یا مشارق کے اور
اُس کے معانی دریافت کر چکا ہو اور اُسکی شرح غریب یعنے لغات
مشکلہ کا ترجمہ اور اعراب مشکل اور تاویل معضل کی بنا بر رای فقہاے
دین کی معلوم کر چکا ہو ف مشکل اور معضل مین فرق یہ ہی کہ مشکل
اُس دشوار لفظ کو کہتے ہین جو باعتبار لفظ اور ترکیب نحوی کے صعب ہو
اور معضل وہ ہی جسکی معنی مشتبہ ہون اور ایک معنی کی تعیین نہو سکے

یا دوسری حدیث اُسکے معارض اور مخالف ہو فرمایا ابن مصنف یعنی مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی رحمہ نے کہ اسی طرح مین نے مصنف قدس سرہ سے سنا ہے مترجم کہتا ہے مصنف نے بلفظ محتمل المعنی اور احادیث متعارضہ مین اتباع مذاہب فقہا کی اسواسطے تصریح کی کہ چارون امامون کی مخالفت مین ضلالت صریح ہی گویا کہ اُسنے ترک اجماع کیا وَلَا یُکَلَّفُ بِحِفْظِ الْقُرْاٰنِ وَلَا الْفَحْصِ عَنْ حَالِ الْاَسَانِیْدِ اَلَا تَرٰی اَنَّ التَّابِعِیْنَ وَاَتْبَاعَهُمْ کَانُوْا یَاخُذُوْنَ بِالْمُنْقَطِعِ وَالْمُرْسَلِ اِنَّمَا الْمَقْصُوْدُ حُصُوْلُ الظَّنِّ بِبُلُوْغِ الْخَبَرِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اور بعیت لینے والا مکلف نہین علم قرآن مین اختلافات قرأت کے یاد رکھنے کا اور نہ علم حدیث مین حال اسانید کے تجسس کا کیا تو نہین جانتا کہ تابعین اور تبع تابعین حدیث منقطع اور مرسل کو لیتے تھے مقصود تو حصول ظن ہی ساتھ پہونچ جانے حدیث کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک سو اتنی بات تو کتب معتمدۂ حدیث مین تفحص رواۃ پر منحصر نہین اگرچہ تحقیق فن حدیث مین بدون علم رجال کے حاصل نہین **ف** منقطع وہ حدیث ہی جسکا راوی سند کے بیچ مین سے ایک یا زیادہ ایک سے رہ جاوی اور مرسل وہ ہی جو آخر سند مین راوی مذکور رہو جیا نچہ تابعی حدیث کو بدون ذکر صحابی کی مذکور کری چونکہ تابعین اور تبع تابعین کا زمانہ مشہود بالخیر تھا اور وسائط سند قلیل ہوتی تھی تو انقطاع اور ارسال سے بھی حاصل ہونا ظن پہونچنے خبر کا متصور تھا بخلاف غیر تابعین اور تبع تابعین کی کہ اُنکو یہ دولت قربیہ خدا داد کہان حاصل خلاصہ یہ ہی کہ پیری مریدی کی واسطے اتنا علم بھی قرآن اور حدیث کا کافی ہی لیکن عمل بالحدیث اور استنباط احکام کے واسطے تو بہت سا کچھ درکار ہی

قائم مقام کردیا وَاَمَّا الْمَسْئَلَةُ الثَّالِثَةُ فَشَرْطُ مَنْ يَّاخُذُ الْبَيْعَةَ اُمُوْرٌ اَحَدُهَا عِلْمُ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَلَا اُرِيْدُ الْمَرْتَبَةَ الْقُصْوٰى بَلْ يَكْفِيْ مِنْ عِلْمِ الْكِتَابِ اَنْ يَّكُوْنَ قَدْ ضَبَطَ تَفْسِيْرَ الْمَدَارِكِ اَوِ الْجَلَالَيْنِ اَوْ غَيْرَهُمَا وَحَقَّقَهُ عَلٰى عَالِمٍ وَعَرَفَ مَعَانِيَهُ وَتَفْسِيْرَ الْغَرِيْبِ وَاَسْبَابَ النُّزُوْلِ وَالْاِعْرَابَ وَالْقَصَصَ وَمَا يَتَّصِلُ بِذٰلِكَ اور سوال تیسری کا جواب یہ ہو کہ بیعت لینے والے مین یعنی پیر اور مرشد مین چند امور شرط ہین شرط اول علم قرآن اور حدیث کا اور میری یہ مراد نہین کہ بلکو سری کا مرتبہ علم کا مشروط ہی بلکہ قرآن مین اتنا علم ہونا کافی ہو کہ تفسیر مدارک یا جلالین کو یا سوا انکی مانند تفسیر وسیط یا وجیز واحدی کو محفوظ کرچکا ہو اور کسی عالم سے اسکو تحقیق کرلیا ہو اور اسکے معانی اور ترجمہ لغات مشکلہ کو اور شان نزول اور اعراب قرآنی اور قصص اور جو اسکے قریب ہی سکو جان چکا ہو **ف** یعنی دو مختلف چیزون مین تطبیق دینا اور معرفت ناسخ اور منسوخ اور معرفت احکام مستنبطہ قرآنی کی وَمِنَ السُّنَّةِ اَنْ يَّكُوْنَ قَدْ ضَبَطَ وَحَقَّقَ مِثْلَ كِتَابِ الْمَصَابِيْحِ وَعَرَفَ مَعَانِيَهُ وَشَرْحَ غَرِيْبِهِ وَاِعْرَابَ مُشْكِلِهِ وَتَاوِيْلَ مُعْضَلِهِ عَلٰى رَاْيِ الْفُقَهَاءِ اور حدیث کا علم اتنا کافی ہے کہ ضبط اور تحقیق کرچکا ہو مانند کتاب مصابیح یا مشارق کے اور اس کے معانی دریافت کرچکا ہو اور اسکی شرح غریب یعنے لغات مشکلہ کا ترجمہ اور اعراب مشکل اور تاویل معضل کی بنا پر رای فقہاے دین کی معلوم کرچکا ہو **ف** مشکل اور معضل مین فرق یہ ہو کہ مشکل اس دشوار لفظ کو کہتے ہین جو باعتبار لفظ اور ترکیب نحوی سے صعب ہو اور معضل وہ ہی جسکی معنی مشتبہ ہون اور ایک معنی کی تعیین نہو سکے

شرائط پیر و مرشد شرط اول

اور تصوف کی یہ بھی جہالت کی شامت ہی کہ جن مرشدون کا نام صبح و شام مثل
قرآن اور درود کے ذکر کیا کرتے ہین اُنکے کلام سے بھی غافل ہین کہ وہ کیا فرماگئے
ہین وَقَدِ اتَّفَقَ کَلِمَۃُ الْمَشَائِخِ عَلٰی اَنْ لَّا یَتَکَلَّمَ عَلَی النَّاسِ اِلَّا مَنْ کَتَبَ الْحَدِیْثَ
وَقَرَأَ الْقُرْاٰنَ اور متفق ہی مشائخ کا قول اس پر کہ وعظ نہ کرے لوگون کو مگر وہ شخص
جسنے کتابت حدیث کی ہو یعنے روایت کی ہو اُستاد سے اور جسنے قرآن کو پڑھا ہو
اَللّٰھُمَّ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ رَجُلٌ صَحِبَ الْعُلَمَاءَ الْاَتْقِیَاءَ دَھْرًا طَوِیْلًا وَّتَاَدَّبَ عَلَیْھِمْ
وَکَانَ مُتَفَحِّصًا عَنِ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ وَقَّافًا عِنْدَ کِتَابِ اللّٰہِ وَسُنَّۃِ رَسُوْلِہٖ فَعَسٰی
اَنْ یَّکْفِیَہٗ ذٰلِکَ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ کچھ نہین منتی بار خدایا مگر یہ کہ ایسا مرد ہو جسنے متقی علماء
کی بہت مدت تک صحبت کی ہو اور اُنسے ادب سیکھا ہو اور حلال اور حرام کا متفحص
ہو اور کثیر الوقوف ہو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے نزدیک یعنی قرآن اور حدیث
سنکر ڈر جاتا ہو اور اپنے افعال اور اقوال اور حالات کو کتاب اور سنت کے موافق
کر لیتا ہو تو امید ہی کہ اسقدر معلومات بھی اُسکو کفایت کرے درصورت عدم علم واللہ
اعلم وَالشَّرْطُ الثَّانِیُ الْعَدَالَۃُ وَالتَّقْوٰی فَیَجِبُ اَنْ یَّکُوْنَ مُجْتَنِبًا عَنِ الْکَبَائِرِ غَیْرَ مُصِرٍّ
عَلَی الصَّغَائِرِ اور بیعت لینے والے کی دوسری شرط عدالت اور تقوی ہی تو واجب ہی کہ
کبیرہ گناہون سے پرہیز رکھتا ہو اور صغیرہ گناہون پر اڑ نہ جاتا ہو **ف** مولانا عبد العزیز
رحمۃ اللہ علیہ نے حاشیے مین فرمایا کہ تقوی مرشد کا اس واسطے مشروط ہوا

---

۱ کتاب طریق محمدی مین لکھا ہی کہ سردار جماعت صوفیہ کرام اور امام ارباب طریقت کے حضرت جنید بغدادی رحمۃ فرماتے ہین کہ جسنے یاد کیا قرآن اور نہ لکھی حدیث نہ پیروی کیجاوے اسکی اس امر تصوف مین اسلیے کہ علم ہمارا اور یہ مذہب ہمارا مقید ہی ساتھ کتاب و سنت کے اور یہ بھی اُنہی کا قول ہی کل طریقۃ ردتہ الشریعۃ فھو زندقۃ یعنی جس طریقت کو رد کرے شریعت پس وہ نہیں کفر ہی اور فرمایا سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے

تصوف اسم ہی ان تین چیزون کا ایک تو یہ کہ نہ بجھاوے نور معرفت اُسکا نور ورع اُسکی کو اور دوسری یہ کہ نہ کلام کرے ساتھ علم باطن کے اس طرح کا کہ نقض کرے اسکو ظاہر کتاب اللہ کا اور تیسرے یہ کہ نہ باعث ہوا سکو کرامات اوپر پردہ دری محارم اللہ تعالی کے انتہی اور بہت سے اقوال بزرگان دین مثل ان کی منقول ہین حاشیے جامع التفاسیر صالایری تفصیل کے ہمراہ دین مین چاہئے سین دیکھ لے ۱۲ ق

وَلَا بِعِلْمِ الْاُصُوْلِ وَالْكَلَامِ وَجُزْئِيَّاتِ الْفِقْهِ وَالْفَتَاوٰی اور بیعت لینے والا علم اصول
فقہ اور اصول حدیث اور جزئیات فقہ اور فتاوون کے یاد رکھنے کا
مکلّف نہین **ف** مولانا عبد العزیز قدس سرہ نے حاشیے مین فرمایا کہ جزئیات
فقہ سے مقابل کلیات مراد نہین بلکہ صور مفروضہ مراد ہین جنکی طرف کمتر حاجت ہوتی
ہے مترجم کہتا ہے تو اس تقریر سے معلوم ہوا کہ جزئیات فقہ جو کثیر الوجود اور کثیر
الحاجت ہین اُنکا حفظ مشروط ہے وَاِنَّمَا شَرَطْنَا الْعِلْمَ لِاَنَّ الْغَرَضَ مِنَ الْبَيْعَةِ
اَمْرُهٗ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهْيُهٗ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاِرْشَادُهٗ اِلٰى تَحْصِيْلِ السَّكِيْنَةِ الْبَاطِنَةِ
وَاِزَالَةِ الرَّذَائِلِ وَاكْتِسَابِ الْحَمَائِدِ ثُمَّ امْتِثَالِ الْمُسْتَرْشِدِ بِهٖ فِيْ كُلِّ ذٰلِكَ
فَمَنْ لَّمْ يَكُنْ عَالِمًا كَيْفَ يُتَصَوَّرُ مِنْهُ هٰذَا اور عالم ہونا مرشد کا تو ہم نے فقط اتنے
واسطے شرط کیا ہے کہ غرض بیعت سے مرید کو امر کرنا ہے مشروعات کا اور روکنا
اُسکو خلاف شرع سے اور اُسکی رہنمائی طرف تسکین باطنی کے اور دور کرنا
بد خُوون کا اور حاصل کرنا صفات حمیدہ کا پھر مرید کا عمل مین لانا اُسکو جمیع امور
مذکورہ مین سو جو شخص عالم اور واقف ان امور سے نہو گا اُس سے یہ کیونکر متصور ہوگا
ف مترجم کہتا ہے سبحان اللہ کیا معاملہ بالعکس ہو گیا ہے فقرا ی جہّال کو
اسوقت مین یہ خبط سمایا ہے کہ پیری مریدی مین علم کا ہونا کچھ ضرور نہین بلکہ علم
درویشی کو مضر ہے اسواسطے کہ شریعت کچھ اور ہے اور طریقت کچھ اور حالانکہ
صوفیان قدیم کے کتب اور ملفوظات مین مثل قوت القلوب اور عوارف
اور احیاء العلوم اور کیمیای سعادت اور فتوح الغیب اور غنیۃ الطالبین تصنیف
حضرت عبد القادر جیلانی رح مین صاف مصرح ہے کہ علم شریعت شرط ہے طریقت

ف مولانا نے فرمایا کہ یہ مراد نہین کہ آمر بالمعروف اور مستقل الرای وغیرہ ہونا قبول شہادت کی شرط ہی تا اعتراض وارد ہو کہ یہ امور شہادت مین شرط نہین تو چاہیے کہ صاحب بیعت مین بھی شرط نہو بلکہ حاصل استدلال آیت قرآنی کا یہ ہی کہ حقتعالی نے قبول شہادت کو اہل اسلام کی رضا اور اختیار پر مفوض کیا اور چونکہ رضا امر مخفی ہی لہذا اسکی تعیین علامات ظاہرہ سے ہوئی مثل اجتناب عن الکبائر وغیرہ تو اخذ بیعت کی بھی تفویض اہل اسلام کی رضا پر ہو کہ تعیین اُسکی علامات ظاہرہ مذکورہ سے ہوگی تو امور مذکورہ کا مشروط ہونا مرشد مین بطریق اولے ہوگا وَالشَّرْطُ الْخَامِسُ اَنْ یَّكُوْنَ صَحِبَ الْمَشَايِخَ وَتَاَدَّبَ بِهِمْ دَهْرًا طَوِيْلًا وَاَخَذَ مِنْهُمُ النُّوْرَ الْبَاطِنَ وَالسَّكِيْنَةَ وَهٰذَا لِاَنَّ سُنَّةَ اللّٰهِ جَرَتْ بِاَنَّ الرَّجُلَ لَا يُفْلِحُ اِلَّا اِذَا رَاَى الْمُفْلِحِيْنَ كَمَا اَنَّ الرَّجُلَ لَا يَتَعَلَّمُ اِلَّا بِصُحْبَةِ الْعُلَمَاءِ وَعَلٰى هٰذَا الْقِيَاسِ غَيْرُ ذٰلِكَ مِنَ الصِّنَاعَاتِ اور پانچوین شرط یہ ہی کہ بیعت لینے والا مرشدون کامل کی صحبت مین رہا ہو اور اُن سے ادب سیکھا ہو زمانہ دراز تک اور اُنسے باطن کا نور اور اطمینان حاصل کیا ہو اور یہ یعنی صحبت کاملین اسواسطے مشروط ہوئی کہ عادت الٰہی یون جاری ہوئی ہی کہ مراد نہین ملتی جب تک مراد پانے والون کو نہ دیکھے جیسے انسان کو علم نہین حاصل ہوتا مگر علما کی صحبت سے اور اسی قیاس پر ہین اور پیشے یعنی جیسے آہنگری بدون صحبت آہنگر یا نجاری بدون صحبت نجار کی نہین آتی **ف** مولانا نے ارشاد کیا کہ جریان سنت اللہ کا بھید یہ ہی کہ انسان اس نہج پر مخلوق ہوا ہی کہ یہ اپنے کمالات کو حاصل نہین کرسکتا بدون اپنے ابنائے جنس کی مشارکت اور معاونت کے بخلاف اور حیوانات کے

کہ بیعت مشروع ہوئی ہو واسطے صفائی باطن کے اور انسان مجبول ہو اپنی بنی نوع کی اقتدا ہو افعال پر اور صفای باطن مین فقط قول بدون عمل کے کفایت نہین کرتا سو جو مرشد کہ اعمال خیر سے متصف نہو فقط زبانی تقریرون پر کفایت کرتا ہو وہ شخص حکمت بیعت کا برہم زن ہو وَالشَّرْطُ الثَّالِثُ اَنْ يَّكُوْنَ زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا رَاغِبًا فِي الْاٰخِرَةِ مُوَاظِبًا عَلَى الطَّاعَاتِ الْمُؤَكَّدَةِ وَالْاَذْكَارِ الْمَاْثُوْرَةِ الْمَذْكُوْرَةِ فِيْ صِحَاحِ الْاَحَادِيْثِ مُوَاظِبًا عَلٰى تَعَلُّقِ الْقَلْبِ بِاللّٰهِ سُبْحَانَهٗ وَكَانَ يَادْدَاشْتُ لَهٗ مَلَكَةً رَاسِخَةً تیسری شرط بیعت لینے والے کی یہ ہو کہ دنیا کا تارک ہو اور آخرت کا راغب ہو محافظ ہو طاعات موکدہ اور اذکار منقولہ کا جو صحیح حدیثون مین مذکور ہین مدام تعلق دل کا اللہ پاک سے رکھتا ہو اور یاد داشت کی مشق کامل اسکو حاصل ہو مترجم کہتا ہو یادداشت کی حقیقت آگے مذکور ہوگی وَالشَّرْطُ الرَّابِعُ اَنْ يَّكُوْنَ اٰمِرًا بِالْمَعْرُوْفِ نَاهِيًا عَنِ الْمُنْكَرِ مُسْتَبِدًّا بِرَاْيِهٖ لَا اِمَّعَةً لَيْسَ لَهٗ رَاْيٌ وَّلَا اَمْرٌ ذَا مُرُوَّةٍ وَّعَقْلٍ تَامٍّ لِيُعْتَمَدَ عَلَيْهِ فِيْ كُلِّ مَا يَاْمُرُ بِهٖ وَيَنْهٰى عَنْهُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاۗءِ فَمَا ظَنُّكَ لِصَاحِبِ الْبَيْعَةِ اور چوتھی شرط یہ ہو کہ بیعت لینے والا امر کرتا ہو شروع کا اور خلاف شرع سے روکتا ہو مستقل ہو اپنی رای پر نہ کہ مرد ہر جائی ہر دم خیالی جس کو نہ رای ہو نہ امر مروت والا اور صاحب عقل کامل کا ہو تا کہ اسپر اعتماد کیا جاوے اسکے بتائے اور روکے ہوے فعل پر حقتعالی نے فرمایا کہ گواہی انکی مقبول ہے جن گواہون کو تم پسند کرو سو کیا تیرا گمان ہے صاحب بیعت کے ساتھ یعنی جب شاہدین مین عدالت شرط ہوئی تو بیعت لینے والے مرشدین بطریق اولی عدالت اور تقوی شرط ہوگا

عَاقِلًا رَاغِبًا وَقَدْ جَاءَ فِي الْحَدِيْثِ اَنَّهٗ عُرِضَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبِيٌّ لِيُبَايِعَهٗ فَمَسَحَ عَلٰى رَاْسِهٖ وَدَعَا لَهٗ بِالْبَرَكَةِ وَلَمْ يُبَايِعْ اور سوال چوتھے کا جواب یون جان کہ واجب ہی یہ کہ بیعت کرنی والا جوان ہوشیار رغبت والا ہو اور مقرر حدیث مین آیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک لڑکا گیا تا کہ آپ سی بیعت کری تو حضرتؐ نے اُسکی سر پر ہاتھ پھیرا اور اُسکی واسطے برکت کی دعا کی اور بیعت نہ لی **ف** مولانا نے فرمایا بالغ اور عاقل ہونا بیعت کے واسطے مشروط ہی کہ نابالغ اور مجنون خود ایمان کا مکلف نہین تو تقوے اور اجتہاد فی الطاعات کا اُسکے حق مین کیا مذکور ہی وَمِنَ الْمَشَائِخِ مَنْ يُجَوِّزُ بَيْعَةَ الصِّغَارِ تَبَرُّكًا وَتَفَؤُّلًا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور بعضے مشائخ لڑکون کی بیعت کو جائز رکھتے ہین بنا بر برکت اور نیک فالی کے واللہ اعلم **ف** مولانا نے فرمایا کہ شاید تجویز بدلیل صحیح مسلم کی حدیث کے ہی کہ حضرت زبیرؓ اپنے بیٹے عبداللہ کو بیعت کے واسطے لائے اور وہ سات یا آٹھ برس کے تھے سو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اُنکو اپنی طرف متوجہ دیکھکر مسکرائے پھر اُن سے بیعت لی وَاَمَّا الْمَسْئَلَةُ الْخَامِسَةُ فَاعْلَمْ اَنَّ الْبَيْعَةَ الْمُتَوَارِثَةَ بَيْنَ الصُّوْفِيَّةِ عَلٰى وُجُوْهٍ اَحَدُهَا بَيْعَةُ التَّوْبَةِ مِنَ الْمَعَاصِيْ وَالثَّانِيْ بَيْعَةُ التَّبَرُّكِ فِيْ سِلْسِلَةِ الصَّالِحِيْنَ بِمَنْزِلَةِ سِلْسِلَةِ اَسْنَادِ الْحَدِيْثِ فَاِنَّ فِيْهَا بَرَكَةً وَالثَّالِثُ بَيْعَةُ تَاَكُّدِ الْعَزِيْمَةِ عَلَى التَّجَرُّدِ لِاَمْرِ اللّٰهِ وَتَرْكِ مَا نُهِيَ عَنْهُ ظَاهِرًا وَّبَاطِنًا وَّتَعْلِيْقِ الْقَلْبِ بِاللّٰهِ تَعَالٰى وَهُوَ الْاَصْلُ اور سوال پانچوین کا جواب یون جان کہ جو بیعت کہ صوفیون مین متوارث ہی وہ کئی طریق پر ہی

کہ اُنکی کمالات پیدایشی ہین اور کسبی نہایت کمتر ہین چنانچہ پیرنا حیوانات مین پیدایشی
کمال ہی اور انسان کو بدون سیکھے نہین آتا وَلَا یُشْتَرَطُ فِیْ ذٰلِكَ ظُهُوْرُ الْكَرَامَاتِ
وَالْخَوَارِقِ وَلَا تَرْكُ الْاِكْتِسَابِ لِاَنَّ الْاَوَّلَ ثَمَرَةُ الْمُجَاهَدَاتِ لَا شَرْطُ الْكَمَالِ
وَالثَّانِیْ مُخَالِفٌ لِلشَّرْعِ وَلَا تَغْتَرَّ بِمَا فَعَلَهُ الْمَغْلُوْبُوْنَ فِیْ اَحْوَالِهِمْ اِنَّمَا الْمَاْثُوْرُ
اَلْقَنَاعَةُ بِالْقَلِیْلِ وَالْوَرَعُ مِنَ الشُّبُهَاتِ اور شرط نہین اسمین یعنی بیعت لینے
مین ظہور کرامات اور خوارق عادات کی اور نہ ترک پیشہ وری کی اسواسطے
کہ ظہور کرامات اور خوارق عادات ثمرہ ہی مجاہدات اور ریاضت کشی کا نہ
شرط کمال کی اور ترک کرنا پیشے کا مخالف شرع کے ہی اور دھوکا نہ کھایو
اُس سی جو درویش مغلوب الاحوال کرتے ہین یعنی جو صاحب کمال بسبب
غلبے اپنے حال کے کسب حلال کی طرف متوجہ نہین ہوتے ہین اُنکے فعل کو
دلیل نہ پکڑنا ترک کسب پر منقول تو یہی ہی کہ تھوڑی پر قناعت کرنا اور شبہات سے
پرہیز کرنا یعنی مال مشتبہ اور پیشۂ مکر اور مشتبہ سی بچنا ضرور ہی **ف** مولانا نے
فرمایا اور یہی شرط ارشاد نہین کہ کمال ترہب اختیار کری یعنی عبادات شاقہ کا
اپنے اوپر لازم کرنا چنانچہ صوم دہر اور تمام رات کا جاگنا اور گوشہ گیری نساسی
کرنا اور طعام لذیذ کا نہ کھانا اور جنگل یا پہاڑون پر رہنا چنانچہ ہماری وقت کے
عوام اسکو شرط کمال کی جانتی ہین اسواسطے کہ یہ امور تشدد فی الدین اور تشدید
علی النفس مین داخل ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سخت
نہ پکڑو اپنی جانون کو تو اللہ تمکو سخت پکڑیگا اور فرمایا کہ رہبانیت اسلام مین جایز نہین
وَاَمَّا الْمَسْئَلَةُ الرَّابِعَةُ فَاعْلَمْ اَنَّهُ یَجِبُ اَنْ یَكُوْنَ الْمُبَایِعُ بَالِغًا

ہونی کہ بعضی اُن کامون مین جنمین طول مدت کی طرف حاجت ہوجاتی ہی جیسے
درس کرنا علوم دینی کا اور قضا اور بیعت شکنی عبارت ہی اُسکی خلل اندازی سی
قبل از نورانیت دل کی وَاَمَّا الْمَسْئَلَةُ السَّادِسَةُ فَاعْلَمْ اَنَّ تَكْرَارَ الْبَيْعَةِ مِنْ
رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاثُوْرٌ وَكَذٰلِكَ عَنِ الصُّوْفِيَّةِ اَمَّا مِنَ الشَّخْصَيْنِ
فَاِنْ كَانَ بِظُهُوْرِ خَلَلٍ فِیْ مَنْ بَايَعَهُ فَلَا بَاْسَ وَكَذٰلِكَ بَعْدَ مَوْتِهِ اَوْ غَيْبَتِهِ الْمُنْقَطِعَةِ
وَاَمَّا بِلَا عُذْرٍ فَاِنَّهُ يُشْبِهُ الْمُتَلَاعِبَ وَيَذْهَبُ بِالْبَرَكَةِ وَيَصْرِفُ قُلُوْبَ الشُّيُوْخِ عَنْ
تَعَهُّدِهٖ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ اور چھٹی سوال کی جواب مین معلوم کر کہ تکرار بیعت کی رسول اللّٰہ
صلی اللّٰہ علیہ وسلم سی منقول ہی اور اسی طرح حضرات صوفیہ سی لیکن دو پیرون
سی بیعت کرنا سو اگر بسبب ظہور خلل کی ہو اُس پیر مین جس سی بیعت کرچکا ہی تو
کچھ مضائقہ نہین اور اسی طرح اُسکی موت کی بعد یا اُسکی غیبت منقطعہ کی بعد کہ
اُسکی توقع ملاقات کی باقی نہین رہی اور بلا عذر تو دوسری مرشد سی بیعت
کرنا مشابہ ہی کھیل کی اور ہر جگہ بیعت کرنا برکت کو کھوتا ہی اور مرشدون کی
دلون کو اُسکی تعلیم اور تہذیب سی پھیرتا ہی واللّٰہ اعلم یعنی اُسکو ہرجائی اور
ہردم خیالی سمجھ کر اُسپر التفات نہین فرماتی ہین وَاَمَّا الْمَسْئَلَةُ السَّابِعَةُ
فَاعْلَمْ اَنَّ اللَّفْظَ الْمَاثُوْرَ عَنِ السَّلَفِ عِنْدَ الْبَيْعَةِ اَنْ يَّخْطُبَ الشَّيْخُ
الْخُطْبَةَ الْمَسْنُوْنَةَ اور ساتوین سوال کا جواب معلوم کر کہ لفظ منقول
سلف سی بیعت کی وقت یہ ہی کہ مرشد خطبۂ مسنونہ پڑھی وَهِيَ اَلْحَمْدُ
لِلّٰہِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ
اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ

پہلا طریقہ بیعت توبہ ہی معاصی سے اور دوسرا طریقہ بیعت تبرک ہی یعنی بقصد برکت صالحین کی سلسلے مین داخل ہونا بمنزلہ سلسلۂ اسناد حدیث ہی کہ اسمین البتہ برکت ہی اور تیسرا طریقہ بیعت تاکد عزیمت ہی یعنی عزم مصمم کرنا واسطے خلوص امر الٰہی اور ترک گناہون کی ظاہر اور باطن سے اور تعلیق دل کی اللہ جل شانہ سے اور یہی تیسرا طریقہ اصل ہی وَاَمَّا الْاَوَّلَانِ فَالْوَفَاءُ بِالْبَيْعَةِ فِيهِمَا تَرْكُ الْكَبَائِرِ وَعَدَمُ الْاِصْرَارِ عَلَى الصَّغَائِرِ وَالتَّمَسُّكُ بِالطَّاعَاتِ الْمَذْكُورَةِ مِنَ الْوَاجِبَاتِ وَالسُّنَنِ الرَّوَاتِبِ وَالنَّكْثُ بِالْاِخْلَالِ فِي مَا ذَكَرْنَا اور پہلی دو نون قسم کی طریقون مین بیعت کا پورا کرنا عبارت ہی ترک کبائر سے اور نہ اڑجانا صغائر پر اور طاعات مذکورہ پر چنگل مارنا از قسم واجبات اور موکدہ سنتون کی اور عہد شکنی عبارت ہی خلل ڈالنی سے اسمین جنکو ہمنے مذکور کیا یعنی ارتکاب کبائر اور اصرار علی الصغائر اور طاعات پر مستعد نہ ہونا بیعت شکنی ہی وَاَمَّا الثَّالِثُ فَالْوَفَاءُ الْبَقَاءُ عَلَى هٰذِهِ الْهِجْرَةِ وَالْمُجَاهَدَةِ حَتّٰى تَكُوْنَ مُتَنَوِّرًا بِنُوْرِ السَّكِيْنَةِ وَيَصِيْرُ ذٰلِكَ دَيْدَنًا لَهٗ وَخُلُقًا وَجِبِلَّةً فَعِنْدَ ذٰلِكَ قَدْ يُرَخَّصُ فِيْ مَا اَبَاحَهُ الشَّرْعُ مِنَ اللَّذَّاتِ وَالْاِشْتِغَالِ بِبَعْضِ مَا يُحْتَاجُ اِلٰى طُوْلِ التَّعَهُّدِ كَالتَّدْرِيْسِ وَالْقَضَاءِ وَالنَّكْثُ بِالْاِخْلَالِ فِيْ ذٰلِكَ اور تیسری طریقی مین پورا کرنا بیعت کا عبارت ہی مدام ثابت رہنے سے اُس ہجرت اور مجاہدہ اور ریاضت پر یہانتک کہ روشن ہوجاوی اطمینان کی نور سے اور یہ اسکی عادت اور خو اور جبلّی ہوجاوی بلا تکلف تو اس حالت کی نزدیک گاہی اسکو اجازت دیجاتی ہی اسمین جسکو شرع نے مباح کیا ہی از قسم لذات کی اور مشغول

سوای اللہ کی اور گواہی دیتا ہون کہ محمدؐ اُسکا بندہ ہی اور اُسکا رسول ثُمَّ
یَقُوْلُ قُلْ بَایَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِوَاسِطَۃِ خُلَفَآئِہٖ
عَلٰی خَمْسٍ شَہَادَۃُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَاِقَامِ
الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَاءِ الزَّکٰوۃِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ وَحَجِّ الْبَیْتِ اِنِ اسْتَطَعْتُ
اِلَیْہِ سَبِیْلًا پھر مرشد کہی مرید سی کہ کہہ مین نی بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سی اُنکی خلفا کی واسطی سی پانچ امر پر اسکی گواہی پر کہ کوئی معبود
برحق نہین سوای اللہ کی اور مقرر محمدؐ رسول ہی اللہ کا اور نماز کی قائم
کرنی پر اور زکوٰۃ کی دینی پر اور رمضان کی صوم پر اور بیت اللہ کی حج پر اگر
مجھکو استطاعت ہوئی اُسکی راہ کی **ف** استطاعت سبیل سی مراد زاد
اور راحلہ ہی ثُمَّ یَقُوْلُ قُلْ بَایَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِوَاسِطَۃِ
خُلَفَآئِہٖ عَلٰی اَنْ لَّآ اُشْرِكَ بِاللّٰہِ شَیْئًا وَّلَآ اَسْرِقَ وَلَآ اَزْنِیْ وَلَآ اَقْتُلَ وَلَآ اٰتِیَ
بِبُهْتَانٍ اَفْتَرِیْہِ بَیْنَ یَدَیَّ وَرِجْلَیَّ وَلَآ اَعْصِیَہٗ فِیْ مَعْرُوْفٍ پھر مرشد مرید
سی کہی کہ بیعت کی مین نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بواسطہ خلفای
حضرتؐ کی اسپر کہ شریک نہ کرونگا اللہ کی ساتھ کسی چیز کو اور چوری نہ کرونگا اور
زنا نہ کرونگا اور قتل نہ کرونگا اور بہتان کو نہ لاؤنگا اپنی دونون ہاتھ اور
دونون پاؤن کی درمیان سی اُسکو افترا کرکی اور نا فرمانی رسول کریم کی نہ
کرونگا امر مشروع مین **ف** اس مضمون کی بیعت قرآن مجید مین منصوص ہی ثُمَّ یَتْلُوا
الشَّیْخُ هَاتَیْنِ الْاٰیَتَیْنِ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَابْتَغُوْٓا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ
وَجَاهِدُوْا فِیْ سَبِیْلِہٖ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ

ل۱ یہ کہتا ہی نفسہ یعنے اپنے جی سے بہتان کسی پر نہ بناؤنگا ۱۲

ل۲ قولہ الوسیلہ ما یتوسلون به الی ثوابہ والزلفۃ منہ من فعل الطاعات وترک المعاصی من وسل الی کذا اذا تقرب الیہ وفی الحدیث الوسیلۃ منزلۃ فی الجنۃ بیضاوی آلوسیلۃ ما یقربکم الیہ طاعتہ ۱۲ جلالین

وَمَنْ یُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِیَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰٓی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ اور خطبۂ مسنونہ یہ ہی یعنی الحمد للہ سی آخر تک ترجمہ اُسکا یہ ہی سب تعریف اللہ کو ہم اُسکی حمد کرتی ہین اور اُس سی مدد مانگتی ہین اور مغفرت اُس سی چاہتے ہین اور پناہ مانگتی ہین اللہ کی اپنی نفسون کی بدیون سی اور اپنی اعمال کی برائیون سی جسکو اللہ نی ہدایت کی اُسکا کوئی گمراہ کرنی والا نہین اور جسکو اُسنی بھکایا اُسکو کوئی راہ بتانی والا نہین اور گواہی دیتا ہون مین اُسکی کہ کوئی معبود برحق نہین سوا اللہ کی اور اسکی کہ محمد بندی ہین اللہ کی اور اُسکی رسول رحمت بھیجی اللہ اُن پر اور اُنکی آل پر اور اُنکی اصحاب پر اور برکت کری اور سلامتی عنایت فرماوی ثُمَّ یُلَقِّنُهُ الْاِیْمَانَ الْاِجْمَالِیَّ فَیَقُوْلُ قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَبِمَا جَآءَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ عَلٰی مُرَادِ اللّٰهِ وَاٰمَنْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ وَبِمَا جَآءَ مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ عَلٰی مُرَادِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَتَبَرَّأْتُ مِنْ جَمِیْعِ الْاَدْیَانِ وَجَمِیْعِ الْعِصْیَانِ وَاَسْلَمْتُ الْاٰنَ وَاَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ پھر بعد خطبۂ مذکور کے مرشد مرید کو ایمان اجمالی تلقین کری سو یون کہی کہ کہہ ایمان لایا مین اللہ پر اور جو اللہ کے نزدیک سے آیا اللہ کی مراد پر اور ایمان لایا مین رسول اللہ پر اور جو رسول اللہ کی نزدیک سی آیا رسول اللہ کی مراد پر صلی اللہ علیہ وسلم اور بیزار ہوا مین سب دینون سی سوا اسلام کی اور بیزار ہوا سب گناہون سی اور مین اب اسلام لایا یعنی اسلام کو تازہ کیا اور کہتا ہون مین کہ گواہی دیتا ہون کہ کوئی معبود برحق نہین

لہ حسن حصین مین بعد الّا اللہ کے وحدہ لا شریک لہ بھی ہی ۱۲

بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ پھر مرشد دعا کری اپنی ذات کی واسطی اور مرید کی واسطی اور حاضرین کی واسطی سو یون کہی کہ اللہ تعالیٰ برکت کرے ہماری اور تمہاری واسطی اور نفع پہونچا دی ہمکو اور تمکو وَلَا بَأْسَ اَنْ يُلَقِّنَهُ فَيَقُوْلُ قُلْ اِخْتَرْتُ الطَّرِيْقَةَ النَّقْشَبَنْدِيَّةَ اَوِ الْقَادِرِيَّةَ اَوِ الْجِشْتِيَّةَ الْمَنْسُوْبَةَ اِلَى الشَّيْخِ الْاَعْظَمِ وَالْقُطْبِ الْاَفْخَمِ خَوَاجَهْ نَقْشَبَنْدَ اَوِ الشَّيْخِ مُحْيِ الدِّيْنِ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِيْلَانِيْ اَوِ الشَّيْخِ مُعِيْنِ الدِّيْنِ السَّنْجَرِيِّ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا فُتُوْحَهَا وَاحْشُرْنَا فِيْ زُمْرَةِ اَوْلِيَائِهَا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اور اسمین کچھ مضائقہ نہین کہ مرید کو یون تلقین کری سو کہی کہ تو کہہ کہ مین نی اختیار کیا طریقہ نقشبندیہ جو منسوب ہی طرف شیخ اعظم اور قطب افخم خواجہ نقشبند کے یا طریقہ قادریہ اختیار کیا جو منسوب ہی شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی کی طرف یا طریقہ چشتیہ اختیار کیا جو منسوب ہی شیخ معین الدین سنجری یعنی سیستانی کی طرف خداوندا ہمکو فتوح اس طریقی کی عنایت کر اور ہمکو اس طریقی کی دوستون کی گروہ مین محشور کر اپنی رحمت سی یا ارحم الراحمین سَمِعْتُ سَيِّدِيْ وَالِدِيْ يَقُوْلُ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مُبَشِّرَةٍ فَبَايَعْتُهُ فَاَخَذَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ يَدَيَّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاَنَا اُصَافِحُ عِنْدَ الْبَيْعَةِ عَلٰى هٰذِهِ الصِّفَةِ سنا مین نی اپنی والد بزرگوار سی فرماتی تھی کہ مین نی دیکھا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین سو مین نی آپ سی بیعت کی سو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی میری دونون ہاتھون کو اپنی دونون دست مبارک مین کر لیا سو مین تو اُسیطرح جیسی خواب مین دیکھا مصافحہ کرتا ہون بیعت لینی کی وقت

اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ فَمَنْ نَّکَثَ فَاِنَّمَا یَنْکُثُ عَلٰی نَفْسِہٖ وَمَنْ اَوْفٰی بِمَا عٰھَدَ عَلَیْہُ اللّٰہَ فَسَیُؤْتِیْہِ اَجْرًا عَظِیْمًا ۔ پھر مرشدان دو آیتون کو پڑھی یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ سی آخر تک یعنی ای ایمان والو ڈرو اللہ سی اور تلاش کرو اللہ کی طرف وسیلہ اور جہاد کرو اُسکی راہ مین تا کہ تم فلاح پاؤ مقرر جو لوگ بیعت کرتی ہین تجھسی ای نبی وہ بیعت کرتی ہین اللہ سی اللہ سبحانہ کا دست قدرت اور رحمت اُنکی ہاتھون پر ہی سو جسنی بیعت کو توڑا یہی بات ہی کہ اُسنی اپنی ذات کی مضرت کی واسطی بیعت کو توڑا اور جسنی پورا کیا اُسکو جو اللہ سی عہد کیا سو قریب اُسکو اجر عظیم عنایت کریگا ف پہلی آیت مین وسیلہ سی مراد بیعت مرشد ہی مولانا نی حاشیی مین فرمایا کہ ہمنی اپنی جد امجد حضرت شاہ عبد الرحیم قدس سرہ کی ایک مرید سی سنا کہ اُنکی ہمعصر ایک عالم نی اُنسی بیعت کی سنت یا بدعت ہونی مین گفتگو کی جد امجد نی واسطی مشروعیت بیعت کی اس آیت سی استدلال کیا اور فرمایا کہ یہ ممکن نہین کہ وسیلی سی ایمان مراد لیجیی اسواسطے کہ خطاب اہل ایمان سی ہی چنانچہ یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اسپر دلالت کرتا ہی اور عمل صالح بھی مراد نہین ہو سکتا کہ وہ تقوی مین داخل ہی اسواسطی کہ تقوی عبارت ہی امتثال اوامر اور اجتناب نواہی سی اسواسطی کہ قاعدہ عطف کا مغائرت بین المعطوف والمعطوف علیہ کا مقتضی ہی اور اسی طرح جہاد بھی مراد نہین ہو سکتا بدلیل مذکور یعنی تقوی مین داخل ہی پس متعین ہوگیا کہ وسیلی سی مراد ارادت اور بیعت مرشد کی ہی پھر اسکے بعد مجاہدہ اور ریاضت ہی ذکر اور فکر مین تا فلاح حاصل ہو کہ عبارت ہی وصول ذات پاک سی واللہ اعلم ثُمَّ یَدْعُوْ لِنَفْسِہٖ وَلِلتِّلْمِیْذِ وَلِلْحَاضِرِیْنَ فَیَقُوْلُ

کمال سے حیات میں اور علم اور قدرت اور ارادے میں اور سوا ان کی اور صفات میں کہ حق تعالیٰ نے اپنی ذات پاک کو وصف کیا ہے ساتھ ان کی اور نقل اسکی ثابت ہوئی مخبر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اور صحابہ رض اور تابعین رح سے مُنَزَّہٌ مِّنْ جَمِیْعِ سِمَاتِ النَّقْصِ وَالزَّوَالِ مِنَ الْجِسْمِیَّةِ وَالتَّحَیُّزِ وَالْعَرَضِیَّةِ وَالْجِهَةِ وَالْاَلْوَانِ وَالْاَشْکَالِ ایسا واحد ہے جو پاک ہے نقصان اور زوال کی سب نشانیوں سے مجسم ہونے سے اور احتیاج مکانی اور عرض ہونے اور جہت میں ہونے اور الوان اور اشکال سے یعنی جسم اور لوازم جسمیت سے منزہ ہے وَاَمَّا مَا وَرَدَ مِنَ الْاِسْتِوَاءِ عَلَى الْعَرْشِ وَالضِّحْكِ وَاِثْبَاتِ الْیَدَیْنِ فَنُؤْمِنُ بِهٖ عَلَى الْجُمْلَةِ ثُمَّ نَکِلُ تَفْصِیْلَهٗ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَنَعْلَمُ الْبَتَّةَ اَنَّهٗ لَیْسَ کَمِثْلِ اِتِّصَافِنَا بِالتَّحَیُّزِ وَغَیْرِہٖ بَلْ لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ وَّهُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ وَنَعْلَمُ اَنَّهٗ شَیْءٌ ثَابِتٌ لِلّٰهِ تَعَالٰى کَمَا اَثْبَتَ فِیْ مُحْکَمِ کِتَابِهٖ اور وہ جو وارد ہوا ہے استوا علی العرش اور ضحک اور اثبات یدین کا سو اسپر ہم ایمان رکھتے ہیں مجمل بلا تفصیل پھر اسکی تفصیل کو خدا کی علم پر تفویض کرتے ہیں یعنی وہی خوب جانتا ہے کہ کیا مراد ہے استوا علی العرش سے اور اتنا تو ہم بالیقین جانتے ہیں کہ اسکی استوا وغیرہ میں ہمارا اتصاف بالتحیز وغیرہ نہیں بلکہ خدا کی مثل کوئی چیز نہیں اور وہ سمیع اور بصیر ہے اور جانتے ہیں ہم کہ استوا علی العرش ایک چیز ثابت ہے اللہ تعالیٰ کے واسطے چنانچہ اسنے اپنی کتاب محکم میں اسکو ثابت کیا ہے **ف** مترجم کہتا ہے صفات متشابہ میں یعنی استوا وغیرہ میں قدماے سلف سے یہی منقول ہے کہ اسپر مجمل ایمان لائیے اور تاویل نہ کیجیے اور تفصیل اسکی علم الٰہی پر سپرد کیجیے امام مالک رح نے فرمایا کہ استوا علی العرش معلوم ہے اور کیفیت

لہ یعنی مثلاً ہر ایک تخت یا کرسی پر بیٹھنے پر مکانیت اور جگہ کا گھیرنا لازم آتا ہے دیا ہے استوا مگر نہیں لازم آمادہ پاک ہے مکانیت وغیرہا نقصان سے ۱۲ اق

ف مولانا نے فرمایا کہ بعضے اکابر مرید سے فرماتے ہین کہ اپنا داہنا ہاتھ پھیلا دے پھر بیعت لینے والا اُسپر اپنا داہنا ہاتھ رکھتا ہے اسی طرح عمرو بن العاص رض نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اَمَّا بَیْعَةُ النِّسَاءِ فَبِاَنْ یَّاخُذَ الشَّیْخُ طَرَفَ ثَوْبٍ وَّالَّتِیْ تُبَایِعُ طَرَفَهُ الْاٰخَرَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور عورتون کی بیعت کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ مرشد کپڑے کا ایک کنارہ پکڑے اور بیعت کرنے والی دوسرا کنارہ اُسکا پکڑے واللہ اعلم **ف** مولانا نے فرمایا کہ بیعت زبانی بھی عورتون سے جائز ہے بدون پکڑنے کپڑے کے جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے

فصل تیسری

اس فصل مین مرید کی تربیت اور تعلیم کا طریقہ مذکور ہے لِتَرْبِیَةِ السَّالِکِیْنَ دَرَجَاتٌ مُتَرَتِّبَةٌ فَاَوَّلُ مَا یَجِبُ اَنْ یَّتَفَکَّرَ فِیْهِ الْعَقِیْدَةُ فَاِذَا رَغِبَ امْرُؤٌ فِیْ سُلُوْكِ طَرِیْقِ اللّٰهِ فَمُرْهُ اَوَّلًا بِتَصْحِیْحِ الْعَقَائِدِ عَلٰی مُوَافَقَةِ السَّلَفِ الصَّالِحِ مِنْ اِثْبَاتِ وَاجِبٍ وَّاحِدٍ لَّا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ مُتَّصِفٍ بِجَمِیْعِ صِفَاتِ الْکَمَالِ مِنَ الْحَیٰوةِ وَالْعِلْمِ وَالْقُدْرَةِ وَالْاِرَادَةِ وَغَیْرِهَا مِمَّا وَصَفَ اللّٰهُ بِهٖ نَفْسَهٗ وَثَبَتَ بِهِ النَّقْلُ عَنِ الْمُخْبِرِ الصَّادِقِ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَالصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِیْنَ سالکون کی تربیت کے واسطے درجات ہین علی الترتیب سو اول جسکا سنوارنا واجب ہے وہ عقیدہ ہے تو جب کوئی شخص راہ خدا کے چلنے مین راغب ہو تو حکم کر اُسکو اول عقائد کے صحیح کرنے کا موافق عقائد سلف صالح کے یعنے ثابت کرنا واجب الوجود کا جو واحد ہے کوئی معبود برحق نہین سوا اُسکے موصوف ہے وہ جمیع صفات

اور حق یہ ہی کہ کبیرہ وہ گناہ ہی جسپر وعید ہو دوزخ کی یا عذاب شدید کی قرآن
یا حدیث صحیح مین جو اہل حدیث کی نزدیک معروف ہو یا اُسکی مرتکب کو کافر کہا ہو
جیسا کہ حدیث مین فرمایا کہ جسنی نماز کو عمدًا ترک کیا وہ کافر ہی اور دوسری حدیث
مین ہی کہ فرق مابین مسلمین اور مابین مشرکین کی نماز ہی سو جسنی اُسکو چھوڑا وہ
کافر ہی یا کبیرہ وہ ہی جسکی مرتکب پر شرع مین حد مقرر ہو جیسا کہ زنا اور چوری اور
راہ زنی اور شراب کا پینا یا وہ گناہ برابر یا زیادہ ہو برائی مین کبائر مذکورہ سی
صریح عقل کی حکم مین فَمِنْهَا الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ تَعَالٰى عِبَادَةً وَّ اِسْتِعَانَةً فِي الرِّزْقِ وَ
الشِّفَاءِ وَغَيْرِهِمَا وَاِلَى التَّوْبَةِ مِنْهُمَا الْاِشَارَةُ فِي قَوْلِهٖ تَعَالٰى اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ
نَسْتَعِيْنُ سو منجملہ کبائر اکبر الکبائر اشراک باللہ ہی یعنی خدا کی ساتھ ساجھا لگانا
عبادت مین اور استعانت مین یعنی غیر خدا سی مدد مانگنی روزی اور شفا وغیرہما
مین اور غیر کی عبادت اور استعانت کی توبہ کی طرف اشارہ ہی حق تعالی کے
اس قول مین اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ **ف** مولانا نی حاشیہ اس کتاب مین
فرمایا کہ مدد مانگنی روزی اور شفا مین ہمارے زمانی مین شائع ہی بہ نسبت قبور
اور اموات کی مترجم کہتا ہی شرک فی العبادۃ یہ ہی کہ جو امور کہ بطور عبادت
کی خدا کی واسطی یا خانہ خدا کی واسطی مخصوص ہین اُنکو غیر خدا کی واسطی کرنا جیسا کہ
علی مرتضیٰ کا روزہ رکھنا یا کسی کو سجدہ کرنا یا غیر خدا کا نام بطور اسم الٰہی کی
ذکر کرنا یا قبور کی گرد طواف کرنا بطور طواف بیت اللہ کی اور یہ جو فرمایا کہ اِيَّاكَ
نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ مین اشراک فی العبادۃ اور اشراک فی الاستعانۃ کی توبہ
کا اشارہ ہی اُسکی وجہ یہ ہی کہ تقدیم مفعول کی فعل پر مفید ہی تخصیص اور حصر کو یعنی خاص کیا

اسکی مجہول ہے اور اسمین سوال کرنا بدعت ہے اور یہی راہ اسلم ہے کہ مبادا تاویل مین
غیر حق کو حق قرار دینا پڑے ثُمَّ اِثْبَاتِ نُبُوَّةِ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ عُمُوْمًا وَنُبُوَّةِ
سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ خُصُوْصًا وَوُجُوْبِ اِتِّبَاعِهٖ
فِيْ كُلِّ مَا اَمَرَ وَنَهٰى وَتَصْدِيْقِهٖ فِيْ كُلِّ مَا اَخْبَرَ مِنْ صِفَاتِ اللّٰهِ وَمِنَ الْمَعَادِ
الْجِسْمَانِيِّ وَالْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَالْحَشْرِ وَالْحِسَابِ وَالرُّؤْيَةِ وَالْقِيَامَةِ وَعَذَابِ
الْقَبْرِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ مِمَّا ثَبَتَ بِهِ النَّقْلُ وَصَحَّتْ بِهِ الرِّوَايَةُ پھر بعد توحید
کے اثبات نبوت انبیا علیہم السلام کی علی العموم و نبوت سیدنا و مولانا محمد
علیہ الصلوٰة والسلام کی علی الخصوص اور ثابت کرنا آنحضرت صلعم کی اتباع کا واجب ہونا
جسمین کہ آپ نے امر کیا اور نہی کی اور تصدیق آپ کی جمیع اخبار مین یعنی منجملہ صفات
ربانی اور معاد جسمانی اور جنت اور نار اور حشر اور حساب اور رویت الٰہی اور
قیامت اور عذاب قبر اور سوای انکے اور امور مین چنانچہ حوض کوثر اور صراط
اور میزان جسکی نقل حضرت صلعم سے ثابت ہے اور روایت اسکی صحیح ہے ثُمَّ يَتْلُوْهُ النَّظَرُ
فِيْ اِجْتِنَابِ الْكَبَائِرِ وَالنَّدَمِ مِنَ الصَّغَائِرِ پھر بعد تصحیح عقائد کے نظر لاحق ہو کبائر
کی اجتناب اور صغائر سے شرمندہ ہونے مین وَالْحَقُّ اَنَّ الْكَبِيْرَةَ كُلُّ ذَنْبٍ اُوْعِدَ
عَلَيْهِ بِالنَّارِ اَوِ الْعَذَابِ الشَّدِيْدِ فِي الْقُرْاٰنِ اَوِ السُّنَّةِ الصَّحِيْحَةِ الْمَعْرُوْفَةِ
عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ اَوْ سُمِّيَ مُرْتَكِبُهٗ كَافِرًا كَقَوْلِهٖ مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا
فَقَدْ كَفَرَ فَرْقُ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُشْرِكِيْنَ الصَّلٰوةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ اَوْ
شُرِعَ عَلٰى مُرْتَكِبِهٖ حَدٌّ كَالزِّنَاءِ وَالسَّرِقَةِ وَقَطْعِ الطَّرِيْقِ وَشُرْبِ الْخَمْرِ
اَوْ كَانَ مُسَاوِيًا اَوْ اَكْثَرَ شَرًّا مِنْ هٰذِهِ الْمَذْكُوْرَاتِ فِيْ حُكْمِ بِمَا اَهْتَمَّ نَقْلِ

اور اجماع کو چھوڑنا ہے ومنها سب الرسول والقرآن والملٰئکة وانکارها والاستهزاء
بها وکذا انکار ضروریات الدین اور منجملہ اکبر الکبائر کے پیغمبر علیہ السلام اور قرآن اور
فرشتوں کو بد کہنا اور انکار کرنا اور تمسخر کرنا ان حضرات سے اور اسی طرح
ضروریات دین کا انکار کرنا ف مولانا رحمۃ اللہ نے فرمایا ضروریات دین وہ امور
ہیں جو قرآن مجید اور حدیث مشہور اور اجماع متواتر سے ثابت ہوں و
منها ترك الصلوٰة والزکوٰة والصوم والحج اور منجملہ کبائر نماز اور زکوٰۃ اور
صوم اور حج کا چھوڑنا ہے ومنها قتل النفس بغیر حق ومنه قتل الاولاد وقتل
الانسان نفسه اور منجملہ کبائر ہے جان ناحق قتل کرنا اور قتل ناحق میں اولاد کا قتل کرنا
اور انسان کو اپنی جان کا قتل کرنا داخل ہے ومنها الزناء واللواطة وشرب
المسکر والسرقة وقطع الطریق والغصب والغلول وشهادة الزور والیمین
الغموس وقذف المحصنة واکل مال الیتیم وعقوق الوالدین وقطع الرحم
وتطفیف الکیل والوزن والربا والفرار من الزحف والکذب علی
النبی صلی اللہ علیه وسلم والرشوة فی الحکم ونکاح المحارم والقیادة بین
الرجال والنساء والسعایة عند السلطان لیقتل او ینهب وترك الهجرة
من دار الکفر وموالاة الکفار والقمار والسحر فکل ذلك من الکبائر
اور منجملہ کبائر زنا ہے اور اغلام اور نشہ والی چیز کا پینا اور چوری اور رہزنی
اور غصب اور غنیمت کا مال چرانا اور جھوٹی گواہی دینی اور جھوٹی قسم کھانی
اور پاکدامن عورت کو زنا کا عیب لگانا اور یتیم کا مال کھانا اور والدین کی نافرمانی
کرنی انکی خدمت نہ کرنی اور حق برادری نہ ادا کرنا اور ناپ اور تول میں کمی کرنا

حاشیہ: ۱۲ ق ... پیغمبر ... اور ... نشر اور ... جنت اور دوزخ اور وزن اعمال اور ... صراط وغیر ذلک ۱۲ ق ... اور ... وغیرہ کی ... لگانا ... سبب الفقر ۱۲ ق

تیری ہی عبادت کرتی ہین اور خاص کر تجھی سی ہم مدد چاہتی ہین پھر جب عبادت
اور استعانت حقتعالی کو خاص ہوئی تو سوای خدا کی اورون کی عبادت کرنا یا
کسی سی مدد مانگنی روزی اور شفا وغیرہ مین ہرگز جائز نہین وجہ اختصاص عبادت
کی تو ظاہر ہی اور وجہ اختصاص استعانت کی یہ ہی کہ مدد کرنا تین صفت پر موقوف
ہی ایک علم دوسری قدرت تیسری رحمت اسواسطی کہ جو غیر کی حاجت کو نہ جانی کیونکر
اُسکی مدد کری اور اگر علم ہو قدرت نہ ہو تو کسطرح حاجت روائی کر سکی اور اگر علم اور
قدرت دونون ہون لیکن اگر رحمت اور شفقت نہو محتاج پر تو کیونکر اعانت کا ظہور
ہو حالانکہ صفات ثلاثہ مخصوص بخدای علیم و قدیر و رحیم ہین لهذا استعانت غیر خدا سی
جائز نہین بعضے گور پرست کہتی ہین کہ اولیا کو حق تعالی نی علم اور قدرت عطا کی ہی
تو اُنسی استعانت کیونکر ممنوع ہوگی تو اُنکا جواب یہ ہی کہ اگر تم سچی ہو تو قرآن یا حدیث
یا اجماع امت سی ثابت کرو کہ اولیاء اللہ کو ایسا علم محیط ہی کہ دور او نزدیک اور غیب
اور شہادت اُنکی نزدیک برابر ہی ہر لحظہ ساری عالم کی حاجات سی مطّلع ہین اور مشکلکشائی
کی قدرت رکھتی ہین سو اسکا اثبات ہرگز ممکن نہین تو اُن کی کج بحثیون کا کلام
بھی لائق التفات کی نہین حق تعالی اپنی کرم سی فہم صحیح عنایت فرماوی اور کج روی
اور کج فہمی سی بچا وی آمین وَمِنْهَا تَصْدِيْقُ الْكَاهِنِ اور منجملہ کبائر تصدیق
کرنا ہی کاہن کا ف کاہن عرب مین کچھ لوگ تھے کہ جنون سی دریافت
کر کر اخبار غیبی لوگون کو بتاتی تھی اور گمراہ کرتی تھی اور کاہن کی مانند ہی منجّم
اور رمّال اور جفّار اور شانہ بین کی تصدیق کرنا اسواسطی کہ علم غیب
مخصوص بذات حق ہے جو اسکا دعوی کری وہ بدلیل قرآن اور احادیث

یعنی بعد کبائر مذکورہ یا کہ امر مشروع کے مخالف یا رافع ہو دین کے طریقہ ماموره کا
ثُمَّ بَعْدَ ذٰلِكَ النَّظَرُ فِي اَرْكَانِ الْاِسْلَامِ مِنَ الطَّهَارَةِ وَالصَّلٰوةِ وَالصَّوْمِ وَ
الزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ فَيُقِيْمُهَا عَلٰى مَا اَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ رِعَايَةِ
الْاَبْعَاضِ وَالْاٰدَابِ وَالْهَيْئَاتِ وَالْاَذْكَارِ پھر اجتناب کبائر اور ندامت صغائر
کے بعد نظر کرنا چاہیے ارکان اسلام میں از قسم طہارت اور صلوٰة اور صوم اور زکوٰة اور
حج کے تو ان امور کو بموجب ارشاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قائم کرے رعایت ابعاض
اور آداب اور ہیئات اور اذکار سے ف مولانا نے فرمایا کہ ابعاض سے مراد یہاں وہ
امور ہیں جو ارکان وغیرہ کو شامل ہوں از قسم امور متاکدہ سو ان میں سے بعض فقہا
کے نزدیک بعض امر واجب ہے اور دوسرے فقیہ کے نزدیک سنت مؤکدہ ثُمَّ بَعْدَ
ذٰلِكَ النَّظَرُ فِي الْمَعَاشِ مِنَ الْاَكْلِ وَالشُّرْبِ وَاللِّبَاسِ وَالْكَلَامِ وَالصُّحْبَةِ
وَغَيْرِ ذٰلِكَ وَفِي الْعَقْدِ الْمَنْزِلِيِّ مِنَ النِّكَاحِ وَالْمَلَكَةِ[له] وَالْوِلَادِ وَالْمُعَامَلَاتِ
مِنَ الْبَيْعِ وَالْهِبَةِ وَالْاِجَارَةِ فَيُصَحِّحُهَا عَلَى السُّنَّةِ مِنْ غَيْرِ مُدَاهَنَةٍ وَلَا اِعْوِجَاجٍ
پھر ارکان اسلام کی اقامت کے بعد نظر کرنا چاہیے ضروریات معاش میں
منجملہ اکل وشرب اور لباس اور کلام اور صحبت خلق وغیر ذلک کے
اور نظر کرنا چاہیے امور خانگی میں منجملہ حقوق نکاح اور حقوق ممالیک اور حقوق اولاد کے
اور نظر کرنا چاہیے معاملات میں از قسم بیع اور ہبہ اور اجارے کے تو ان کو صحیح اور
ٹھیک کرے بوجہ سنت بدون سستی اور بے طرح دی کے ثُمَّ بَعْدَ ذٰلِكَ النَّظَرُ
فِي الْاَذْكَارِ الْمَاْمُوْرَةِ فِي الْاَوْقَاتِ مِنَ الصَّبَاحِ وَالْمَسَاءِ وَوَقْتِ النَّوْمِ وَغَيْرِهَا
وَتَهْذِيْبِ الْاَخْلَاقِ مِنَ الرِّيَاءِ وَالْعُجْبِ وَالْحَسَدِ وَالْحِقْدِ وَالْمُطَالَبَةِ

[له] مولانا نے فرمایا عرب جو لیتے ہین فلان حسین الملکہ ہے جب وہ اپنی لونڈی غلاموں سے حسن سلوک کرتا ہو حدیث مین وارد ہو لا یدخل الجنۃ سیء الملکۃ یعنے جو مالک برا سلوک کرے جنت مین نہ داخل ہو گا ۱۲ منہ

پورا نہ دینا اور بیاج کھانا اور جہاد مین کفار کی صف جنگ سے بھاگنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھنا اور معاملات فیصل کرنے مین رشوت لینا اور محارم سے نکاح کرنا اور مردون اور عورتون کے درمیان مین کٹناپن کرنا اور حاکم سے چغل خوری کرنا تاکہ وہ قتل کرے یا لوٹ لے اور دارالحرب سے دارالاسلام کی طرف ہجرت نہ کرنا اور کافرون سے دوستی کرنا انکی خیر خواہ ہونا اور جوا کھیلنا اور جادو کرنا سو یہ سب کبائر مین داخل ہین **ف** مولانا نے فرمایا کہ ابن عباس رض نے کہا کہ کبائر ستر کے قریب ہین اور سعید بن جبیر رض نے کہا کہ قریب سات سو کے ہین اور انسب یہ ہے کہ کبائر کو ضبط اور قیاس کرنا چاہیے مفسدہ منصوصہ پر تو اگر اقل مفاسد سے کم ہو تو صغیرہ ہے اور نہین تو کبیرہ یہ خلاصہ تقریر امام عزالدین بن سلام ہے اور شیخ ابو طالب رح مکی نے فرمایا کہ مین نے کبائر کی احادیث کو جمع کیا تو مین نے سترہ کبائر مصرح پائے چار گناہ دل مین شرک اور گناہ پر ہمیشہ رہنے کی نیت اور رحمت الہی سے ناامید ہونا اور قہر خدا سے بے خوف ہونا اور چار گناہ زبان مین جھوٹی گواہی دینا اور پاکدامنون کو زنا کا عیب لگانا اور جھوٹی قسم کھانا اور جادو کرنا اور تین گناہ پیٹ مین شراب پینا اور یتیم کا مال کھانا اور بیاج لینا اور دو گناہ شرمگاہ مین زنا اور لواطت اور دو گناہ ہاتھ مین ناحق قتل اور چوری اور ایک گناہ پاؤن مین یعنی جہاد مین صف جنگ سے بھاگنا اور ایک گناہ تمام بدن سے یعنی والدین کی نافرمانی حق تعالی اپنے کرم سے ہمکو ان گناہون سے بچاوے آمین وَالصَّغِيرَةُ كُلُّ مَا نُهِيَ عَنْهُ الشَّرْعُ اَوْ خَالَفَ مَشْرُوْعًا اَوْ دَفَعَ طَرِيْقَةً مَاْمُوْرَةً فِي الدِّيْنِ اور گناہ صغیرہ وہ ہے جس سے شرع نے روک دیا

ف جب تک کہ کافر دگنے ہوں اور جب دگنے سے زیادہ ہوں تو بھاگنا جائز ہے کذا فی الکتب الدینیہ ۱۲

ق ۵۲ ترک صلوٰۃ اور ترک زکوٰۃ اور صوم نہ رکھنا اور حج نہ کرنا باوجود فرض ہونے کے اور غیبت کرنی اور حکم خلاف شرع دینا اور زعمت کی کافرون سے وغیرہ لک صریح قرآن وحدیث مین وعید آئی ہے مذکور نہین پس یہ تقسیم مہمل ہے واللہ اعلم ۱۲

فرمایا کہ جن امور کو مؤلف قدس سرہٗ کثیر جانکر ترک کیا اُنکو ہم مجملاً بیان کرتی ہین سو لھذا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ ایمان کی ستر اور چند شاخین ہین اور مراد یہان ایمان سی ورع اور تقوی کا مرادف ہی تو سالک کو مراعات ان شعب ایمانیہ کی ضرور ہی چنانچہ اُنکا بیان یون ہی کہ خدا پر ایمان لانا اور اُسکے صفات پر اور اُسکے غیر کو حادث جاننا اور اُسکی ملائکہ پر اور اُسکی کتابون پر اور اُس کی رسولون پر اور تقدیر پر اور پچھلے دن پر ایمان لانا اور حق تعالی سے محبت رکھنی اور غیر حق سی محبت یا بغض اللہ ہی کی واسطے رکھنا بلا دخل نفسانیت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی محبت رکھنی اور اُنکی تعظیم کا معتقد رہنا اور درود پڑھنا حضرت کی تعظیم ہی مین داخل ہے اور آنحضرت کی سنت کی پیروی کرنی اور اعمال کو خالص اللہ ہی کی واسطے کرنا اور ترک ریا و نفاق اخلاص ہی مین داخل ہی اور خدا سی خوف رکھنا اور اُسکی رحمت کا امیدوار رہنا اور گناہون سے توبہ کرتی رہنا اور احسانات ربانی کا شکر ادا کرنا اور عہد کو پورا کرنا اور ترک شہوت اور ہجوم مصائب مین صابر رہنا اور قضای ربانی سی راضی رہنا اور تواضع اور فروتنی اختیار کرنا اور توقیر بزرگ کی اور ترحم خردیرا و گھمنڈ اور پندار کا ترک کرنا اور حسد اور کینہ کا ترک کرنا اور غضب ترک کرنا بھی درحقیقت تواضع مین داخل ہی اور توحید زبانی کا ناطق رہنا یعنی لا الہ الا اللہ پڑھتی رہنا اور قرآن مجید کی تلاوت کرنا کمتر رتبہ تلاوت کا دس آیتین ہین اور متوسط رتبہ سو آیتین ہین اور اس سے زیادہ تلاوت کرنا اعلی رتبہ مین داخل ہی اور علم دین حاصل کرنا اور غیر کو علم سکھانا اور دعا کرنا اور ذاکر رہنا اور استغفار ذکر ہی مین داخل ہی اور لغو سی

عَلَی التِّلَاوَةِ وَذِکْرِ الْاٰخِرَةِ وَالْمُوَاظَبَةِ عَلٰی مَجَالِسِ الْعِلْمِ وَحِلَقِ الذِّکْرِ وَالْمَسَاجِدِ فَاِذَا تَاَدَّبَ بِهٰذِهِ الْاٰدَابِ حَانَ اَنْ یَّشْتَغِلَ بِالْاَشْغَالِ الْبَاطِنَةِ وَیَجْتَهِدَ فِیْ تَعْلِیْقِ الْقَلْبِ بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ دَائِمًا وَالنَّظْرِ اِلَیْهِ بِبَصَرِ الْقَلْبِ وَاِنَّمَا تَرَکْنَا بَیَانَ هٰذِهِ الْاُمُوْرِ الْمُقَدَّمَةِ اِسْتِثْقَالًا لَّهَا وَاعْتِمَادًا عَلٰی فَهْمِ الطَّالِبِ الصَّادِقِ الْمُتَتَبِّعِ لِلْکِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَالْفِقْهِ وَالْکُتُبِ الْمُتَوَسِّطَةِ فِی السُّلُوْکِ مِثْلِ رِیَاضِ الصَّالِحِیْنَ وَالْمُخْتَصَرَةِ فِی الْعَقِیْدَةِ کَالْعَقَائِدِ الْعَضُدِیَّةِ وَمَنْ لَّمْ یَتَیَسَّرْ لَهٗ تَتَبُّعُهَا فَلْیَأْخُذْهَا مِنْ عَالِمٍ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ پھر بعد ضروریات معاش وغیرہ کے نظر کرنا چاہیے اُن اذکار میں جو اوقات مخصوصہ یعنی صبح اور شام اور وقت خواب وغیر ذلک میں ماموربہا ہیں پھر نظر کرنا چاہیے آراستگی اخلاق میں از قسم ریا اور پندار اور حسد اور کینہ وغیرہا کی اور مواظبت اور دوام کرنا چاہیے تلاوت قرآن اور آخرت کی یاد پر اور مجالس علم اور ذکر اللہ کی حلقوں پر اور مساجد پر پھر جب کہ سالک اِن آداب مذکورہ کی ساتھ متادب ہو گیا تو اب وقت آیا اشغال باطنی کی اشغال کا اور ہمیشہ اللہ عز وجل کی ساتھ دل لگائے رہنے کی کوشش کرنے کا اور اُسی کو تاکتے رہنے کا دل کی بینائی سے اور ہمنے تو امور مقدمہ کا بیان علی وجہ التفصیل اُنکو بہت جان کر چھوڑدیا اور طالب صادق کی فہم پر بھروسا کر کے جو طالب کہ قرآن اور حدیث اور فقہ اور کتب متوسطہ سلوک کا مثل ریاض الصالحین اور کتب مختصرہ عقائد مانند عقیدۂ عضدیہ کا واقف اور متجسس ہی اور جسکو تتبع اور علم ان کتابوں کا میسر نہو وہ کسی عالم سی دریافت کر لے واللہ اعلم ف مولانا رح نے

اور ترک تبذیر و اسراف یعنی خلاف شرع بیہودہ مال کو برباد نہ کرنا انفاق المال (خرچ کردن درحق او ۱۲) فی حقہ مین داخل ہی اور سلام کا جواب دینا اور چھینکنی والی کو دعای خیر دینا[1] اور اپنی برائی سی لوگون کو بچانا ضرر نہ پہونچانا اور لہو ولعب سی پرہیز کرنا اور تکلیف کی چیز کو راہ سی ہٹا دینا مترجم کہتا ہی شیخ جلال الدین سیوطیؒ نی اسی طرح شعبہ ایمانیہ کی تفصیل نقایۃ العلوم (نام کتاب ۱۲) مین فرمائی ہی واللہ اعلم

فصل چوتھی

فِی اَشْغَالِ الْمَشَایِخِ الْجِیْلَانِیَّۃِ وَهُمْ اَصْحَابُ اِمَامِ الطَّرِیْقَۃِ الشَّیْخِ اَبِیْ مُحَمَّدٍ مُحْیِ الدِّیْنِ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِیْلَانِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَعَنْهُمْ اَجْمَعِیْنَ یہ فصل مشایخ جیلانیہ یعنی قادریہ کی اشغال مین ہی قادریہ امام طریقت شیخ ابو محمد محی الدین عبد القادر جیلانی کی مرید ہین خدا راضی رہی اُن سی اور اُنکی سب تابعین سی ف مصنف نی انتباہ مین فرمایا کہ کتاب غنیۃ الطالبین اور فتوح الغیب حضرت محی الدین غوث الاعظم کی تصنیف ہی اور مجالس ستین اُنکا ملفوظ ہی اور اصل طریقہ قادریہ اُس مین مفصل موجود ہی فَاَقَلُّ مَا یَلْقِنُوْ لَہُ الْجَهْرُ بِذِکْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالْمُرَادُ

---

[1] یعنی چھینکنی والا الحمد للہ کہی تو یہ اُسکی جواب مین یرحمک اللہ کہی یہ جواب دینا واجب علی الکفایہ ہی اگر محفل مین سی کوئی بھی جواب نہ دیگا تو سب گنہگار ہونگی اور یہی حکم ہی سلام کی جواب کا ۱۲ [2] ذکر جہر مذہب حنفی مین بدعت ہی مگر اُس جگہ کہ اُسمین ذکر جہر آیا ہی مثل اذان وغیرہ کی اُس مین بدعت نہین ہی اور رہا سو ای اسکی بدعت ہی چنانچہ فتح القدیر مین ہی ان الاصل فی الاذکار الاخفاء والجهر بها بدعۃ انتہی یعنی اصل اذکار مین چپکی ذکر کرنا ہی اور پکار کر کرنا اذکار کا بدعت سے جہان کہین بدعت کو مطلق چھوڑتی ہین بدعت سیئہ مراد ہوتی ہی چنانچہ یہ بات بھی فقہ کی کتابون کی عبارتون سے معلوم ہوتی ہی اور غایۃ البیان شرح ہدایہ مین ہی لان الجهر بالتکبیر بدعۃ لقولہ تعالی ادعوا ربکم تضرعا وخفیۃ انتہی یعنی پکارو اپنی رب کو گڑگڑا کر اور پوشیدہ انتہی اور کہا کفایہ شرح ہدایہ مین ان الجهر بالتکبیر بدعۃ فی کل وقت الا فی المواضع المستثناۃ یعنی جہر ساتھ تکبیر کی بدعت ہی ہر وقت مین مگر نئی جگہ جیدہ مین اور تصریح کی ہی قاضی خان نی اپنی فتاوی مین ساتھ کراہت ذکر جہر کی اور اتباع کیا اُسکا اُسپر صاحب مصفی نی اور فتاوی علامہ مین ہی ویمنع الصوفیۃ من رفع الصوت والصفق یعنی منع کیا کری ہین صوفی بلند کرنی آواز سی اور تالی بجانی سی اور برہان شرح مواہب الرحمن مین ہی ان رفع الصوت بالذکر بدعۃ یعنی بلاشبہہ بلند کرنا آواز کا ساتھ ذکر کی بدعت ہی واسطی مخالفت قول اللہ تعالی کے واذکر ربک فی نفسک تضرعا وخیفۃ ودون الجهر من القول یعنی اور یاد کر اپنی رب کو اپنی جی مین گڑگڑا کر اور ازراہ خوف کی

دور رہنا اور حسی اور حکمی طہارت کرنا اور پرہیز کرنا نجاستوں سے تطہیر ہی مین داخل ہی اور ستر کو چھپا رکھنا اور فرض اور نفل نماز پڑھنی اور اسی طرح فرض زکوٰۃ اور نفل صدقہ ادا کرنا اور لونڈی غلام کو آزاد کرنا اور سخاوت کرنا اور کھانا کھلانا اور ریاضت کرنی سخاوت ہی مین داخل ہی اور فرض اور نفل روزہ رکھنا اور اعتکاف کرنا اور شب قدر کو تلاش کرنا اور حج اور عمرہ اور طواف بیت اللہ کا کرنا اور فرار بالدین یعنی ایسی ملک اور صحبت کو چھوڑنا جہان اپنا دین نہ قائم رہ سکے اور اسی مین ہجرت بھی داخل ہی اور نذر اللہ کو پورا کرنا اور قسم کو قائم رکھنا اور قسم وغیرہ کی کفارون کو ادا کرنا اور نکاح کر کے پارسائی حاصل کرنی اور عیال کے حقوق ادا کرنا اور ماں باپ سے احسان اور سلوک کرنا اور اولاد کو تربیت کرنا اور برادری کا حق ادا کرنا اور لونڈی غلامون کو مالکون کی اطاعت کرنی اور مالکون کو لونڈی غلامون پر مہربانی اور شفقت کرنا اور انصاف کی ساتھ حکومت پر قائم رہنا اور جماعت مسلمین کا تابع رہنا اور مسلمان حاکمون کی اطاعت کرنی اور خلق مین اصلاح کرتی رہنا اور خوارج اور باغیون کا قتال تو اصلاح بین الناس مین داخل ہی اور امر نیک پر مدد کرنا اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی اعانت مین داخل ہی اور حدود کو جاری رکھنا اور جہاد کرنا اور مرابطہ یعنی سرحد دار الاسلام کی محافظت کرنا جہاد ہی مین داخل ہی اور امانت کا ادا کرنا اور خمس کا دینا ادای امانت مین داخل ہی اور قرض کا لینا بشرط ادا کرنی کی اور پڑوسی کی ساتھ احسان کرنا اور معاملہ اچھا رکھنا یعنی غیر کا حق بخوبی ادا کرنا اور اپنی حق لینی مین سختی نہ کرنا اور حسن معاملہ مین داخل ہی مال کا جمع کرنا حلال سی اور مال کا صرف کرنا اپنی موقع پہ

له بشکیکہ خلاف شرع .. حکم زہو کماکبادر فی الخلف سر کاشقاط شکوک فی شعب الایمان ۱۲ ےه شرط پائے جائز تحرز الغط ۱۲

الْقَلْبِيُّ بِقُوَّةٍ وَّشِدَّةٍ لِيَتَأَثَّرَ الْقَلْبُ وَتَجْتَمِعَ الْخَاطِرُ خواہ ذکر دو ضربی ہو اُسکا طریقہ یہ ہی
کہ نماز کی نشست پر بیٹھی اور اسم ذات کو ایکبار داہنے زانو مین اور دوسری بار دل
مین ضرب کری اور اُسکو بار بار بلا فصل کری اور مناسب یہ ہی کہ ضرب خصوصاً قلبی
قوت اور سختی کے ساتھ ہوتا دل پر اثر ہو اور خاطر یکسو ہو جاوی پریشان خاطری اور
وسواس مندفع ہو وَاَمَّا بِثَلٰثِ ضَرَبَاتٍ وَصِفَتُهٗ اَنْ يَّجْلِسَ مُتَرَبِّعًا فَيَضْرِبَ
مَرَّةً فِي الرُّكْبَةِ الْيُمْنٰى وَمَرَّةً فِي الرُّكْبَةِ الْيُسْرٰى وَمَرَّةً فِي الْقَلْبِ وَلٰكِنَّ الثَّالِثَ
اَشَدُّ وَاَجْهَرُ خواہ ذکر سہ ضربی ہو اور اُسکا طریقہ یہ ہی کہ چار زانو بیٹھی اور ایکبار
داہنے زانو مین اور دوسری بار بائین زانو مین اور تیسری بار دل مین ضرب
کری اور چاہی کہ تیسری ضرب سخت تر اور بلند تر ہو وَاَمَّا بِاَرْبَعِ ضَرَبَاتٍ وَصِفَتُهٗ
اَنْ يَّجْلِسَ مُتَرَبِّعًا وَّيَضْرِبَ مَرَّةً فِي الرُّكْبَةِ الْيُمْنٰى وَمَرَّةً فِي الرُّكْبَةِ الْيُسْرٰى
وَمَرَّةً فِي الْقَلْبِ وَمَرَّةً اَمَامَهٗ وَلٰكِنَّ الرَّابِعَ اَشَدُّ وَاَجْهَرُ خواہ ذکر چہار ضربی
ہو اُسکا طریقہ یہ ہی کہ چار زانو بیٹھی اور ایکبار داہنے زانو مین اور دوسری بار
بائین زانو مین اور تیسری بار دل مین اور چوتھی بار اپنے سامنے ضرب کری
اور چاہیے کہ چوتھی ضرب سخت تر اور بلند تر ہو وَمِنْهُ النَّفْيُ وَالْاِثْبَاتُ وَهُوَ كَلِمَةُ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَصِفَتُهٗ اَنْ يَّجْلِسَ جِلْسَةَ الصَّلٰوةِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَيُغَمِّضَ عَيْنَيْهِ
وَيَقُوْلَ لَا كَاَنَّهٗ يُخْرِجُهَا مِنْ سُرَّتِهٖ ثُمَّ يَمُدُّهَا حَتّٰى يَبْلُغَ اِلَى الْمَنْكِبِ الْاَيْمَنِ
فَيَقُوْلُ اِلٰهَ كَاَنَّهٗ يُخْرِجُهَا مِنْ اُمِّ الدِّمَاغِ ثُمَّ يَضْرِبُ اِلَّا اللّٰهُ بِالشِّدَّةِ
وَالْقُوَّةِ وَيُلَاحِظُ نَفْيَ الْمَحْبُوْبِيَّةِ اَوِ الْمَقْصُوْدِيَّةِ اَوِ الْوُجُوْدِ مِنْ غَيْرِ اللّٰهِ
تَعَالٰى وَاِثْبَاتَهَا لَهٗ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اور منجملہ ذکر جہری کی نفی اور اثبات ہو اور

بِهٰذَا الْجَهْرِ هُوَ غَيْرُ الْمُفْرِطِ فَلَا مُنَافَاةَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ مَا نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ قَالَ ارْبَعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ فَاِنَّكُمْ لَا تَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا اَلْحَدِيْثَ

سو پہلا شغل جسکو مشائخ قادریہ تلقین کرتی ہین ذکر اللہ ہی جہر سی یعنی بلند آواز سی ذکر کرنا اور مراد اس جہر سی یہ ہی کہ افراط سی نہ ہو تو اس تقریر سی کچھ مخالفت نہ رہی اسکی جوازمین اور اسمین جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا اس طرح کہ اعتدال اختیار کرو اور نرمی کرو اپنی جانون پر کہ تم بہری اور غائب کو نہین پکارتی ہو الی آخر الحدیث ف پوری حدیث یون ہی بروایت ابوموسی اشعری رض کہ تم سمیع اور بصیر کو پکارتے ہو اور وہ تمھارے ساتھ ہی اور جسکو تم پکارتے ہو وہ ملتے قریب تر ہی اونٹ کی گردن سے انتہی یہ تمثیل ہی شدت قرب سے والاحق تعالی حبل الورید سے بھی قریب تر ہی شعر اتصالی بی تکیف بیقیاس ہست رب الناس را با جان ناس ۱۲ کذا فی الحاشیۃ العزیزیہ فَمِنْهُ اِسْمُ الذَّاتِ اِمَّا بِضَرْبَةٍ وَّاحِدَةٍ وَّصِفَتُهٗ اَنْ يَّقُوْلَ اللّٰهُ بِالشَّدِّ وَالْمَدِّ وَالْجَهْرِ بِقُوَّةِ الْقَلْبِ وَالْحَلْقِ جَمِيْعًا ثُمَّ يَلْبِثُ حَتّٰى يَعُوْدَ اِلَيْهِ نَفَسُهٗ ثُمَّ يَفْعَلُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا

سو منجملہ ذکر جہری کی اسم ذات ہی خواہ ایک ضرب سی ہو اور طریقہ یک ضربی کا یہ ہی کہ لفظ مبارک اللہ کو سختی اور درازی اور بلندی سی دل اور حلق دونون کی قوت کی ساتھ کہی پھر ٹھہر جاوی یہانتک کہ ذاکر کی سانس اپنی ٹھکانی پر آجاوی پھر اسی طرح باربار ذکر کری وَاِمَّا بِضَرْبَتَيْنِ وَصِفَتُهٗ اَنْ يَّجْلِسَ جِلْسَةَ الصَّلٰوةِ وَيَضْرِبَ الْجَلَالَةَ مَرَّةً فِي الرُّكْبَةِ الْيُمْنٰى وَمَرَّةً فِي الْقَلْبِ يُكَرِّرُ ذٰلِكَ بِلَا فَصْلٍ وَّيَنْبَغِيْ اَنْ يَّكُوْنَ الضَّرْبُ بِاسْمِ

له قوله اربعوا ای اعتدلوا یقال ربع القامۃ اذا کان معتدلها ای ارفقها بها بالاجتناب عن الجهر

المفرط ۱۲ ص مولانا عبدالعزیز قدس سرہ

کی ایجاد کیے ہین مناسبات مخفیہ کے سبب سے جنکو مرد صافی الذہن اور علوم حقہ کا عالم
دریافت کرتا ہے بعضی صورت مین کسر نفس ہے اور بعضے جلسے مین خشوع اور خضوع ہے
اور بعضے مین جمعیت خاطر اور دفع وسواس ہے اور بعضے مین نشاط ہے اسی بعید کی جہت
سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوکھہ پر ہاتھ رکھکر کھڑے ہونے کو منع فرمایا کہ یہ اہل نار
کی شکل ہے اسواسطے کہ ایسی ہیأت مین اکثر کاہلی اور فتور نشاط ہوتا ہے اور وہ منافی
ہے سرگرمی عبادات کا تو اسکو یاد رکھنا چاہیے یعنے ایسے امور کو مخالف شرع یا داخل
بدعات سیئہ نہ سمجھنا چاہیے[1] جیسا کہ بعضے کم فہم سمجھتے ہین وَيَنْبَغِي اَنْ يَجْتَمِعَ اَهْلُ السُّلُوكِ
حَلْقَةً بَعْدَ الْفَجْرِ وَالْعَصْرِ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ تَعَالٰى عَلٰى وَجْهِ الْجَمْعِيَّةِ فَفِيْ ذٰلِكَ فَوَائِدُ
لَا تُوْجَدُ فِي الْوَحْدَةِ اور لائق ہے کہ اہل سلوک مجتمع ہوں حلقہ کرکے بعد نماز فجر
اور عصر کے ذکر الٰہی کرنے کے واسطے بطریق جمعیت کے کہ اس اجتماع مین فوائد ہین جو
تنہائی مین حاصل نہین ہوتے فَاِذَا اَظْهَرَ عَلَى الطَّالِبِ اَثَرُ هٰذَا الذِّكْرِ الْجَلِيِّ وَشُوْهِدَ فِيْهِ
نُوْرُهٗ اُمِرَ بِالذِّكْرِ الْخَفِيِّ وَالْمُرَادُ مِنْ هٰذَا الْاَثَرِ اِنْبِعَاثُ الشَّوْقِ وَاِطْمِيْنَانُ الْقَلْبِ
بِاسْمِ اللّٰهِ وَانْتِفَاءُ اَحَادِيْثِ النَّفْسِ وَاِيْثَارُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلٰى كُلِّ مَا عَدَاهُ پھر جب
طالب پر اس ذکر جلی کا اثر ظاہر ہوا اور اسکا نور اسمین دکھائی دے تو اسکو ذکر خفی کا
حکم کیا جاوے اور ذکر جلی کے اثر سے انبعاث شوق مراد ہے یعنے شوق کا ابھرنا اور نام خدا
دل مین چین آنا اور احادیث نفس یعنی وساوس کا دور ہونا اور حقتعالی کو
اسکے ماسوا پر مقدم رکھنا وَمَنْ وَاظَبَ عَلٰى ذِكْرِ اِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهِ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ اَرْبَعَ
اٰلَافٍ مَرَّةٍ مَعَ تَقْدِيْمِ الشُّرُوْطِ الَّتِيْ اَسْلَفْنَاهَا وَاسْتَمَرَّ عَلٰى ذٰلِكَ شَهْرَيْنِ اَوْ نَحْوًا

[1] کیونکہ یہ ممد اور آلہ ہے حضور مع اللہ کے حاصل کرنیکا جیسے علم صرف نحو آلہ اور ممد ہین پڑھنے عبارتون کلام اللہ او حدیث وغیرہا کتب دینیہ کے ۱۲

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا کلمہ ہی اور طریقہ اُسکا یہ ہی کہ بطور نماز رو بقبلہ بیٹھی اور اپنی آنکھ بند
کرلی اور لَا کہی گویا اپنی ناف سی اُسکو نکالتا ہی پھر اُسکو کھینچی یہانتک کہ داہنی مونڈھی
تک پہونچی پھر اِلٰهَ کہی گویا اُسکو دماغ کی جھلی سی نکالتا ہی پھر اِلَّا اللّٰهُ کو دل پر شدت
اور قوت سی ضرب کری اور محبوبیت یا مقصودیت یا وجود کی نفی غیر حق سی ملاحظہ
کری اور اثبات اسکا ذکر مقدس مین دھیان کری **ف** مولانا رح نی فرمایا کہ یہ ملاحظہ
اور تصور باعتبار مراتب ذاکرین کی مختلف ہی یعنی مبتدی نفی محبوبیت کی تصور
کری اور متوسط نفی مقصودیت کی اور منتہی نفی موجود کی وَلَعَلَّكَ تَقُوْلُ مَا الْحِكْمَةُ
فِيْ اِشْتِرَاطِ الضَّرَبَاتِ وَالتَّشْدِيْدَاتِ وَمُرَاعَاةِ اَمَاكِنِهَا فَاَقُوْلُ جُبِلَ
الْاِنْسَانُ عَلَى التَّوَجُّهِ اِلَى الْجِهَاتِ وَالْاِصْغَاءِ اِلٰى اِيْقَاعِ النَّغَمَاتِ وَاَنْ تَدُوْرَ
فِيْ نَفْسِهِ الْاَحَادِيْثُ وَالْخَطَرَاتُ فَوَضَعُوْا هٰذَا الْوَضْعَ سَدًّا لِلتَّوَجُّهِ اِلٰى غَيْرِ
نَفْسِهِ وَكَبْحًا عَنْ خُطُوْرِ الْخَطَرَاتِ الْخَارِجِيَّةِ لِيَتَدَرَّجَ مِنْهُ اِلٰى قَصْرِ التَّوَجُّهِ عَلَى اللّٰهِ
تَعَالٰى اور شاید کہ تو کہی اَی سالک کہ کیا حکمت ہی ضربات اور تشدیدات کی شرط
کرنی مین اور کیا فائدہ ہی اُنکی مکانات کی مراعات مین تو مین جواب مین کہتا ہون
کہ انسان مخلوق ہی جہات مختلفہ کی طرف متوجہ ہونی پر اور آوازون کی طرف
کان لگانی پر اور اسپر مجبول ہی کہ اُسکی دل مین باتین اور خطرات گھوما کرین تو
علماء طریقت نی یہ طریقہ نکالا اپنی غیر کی طرف متوجہ ہونے کی روک دینی کا اور
خطرات بیرونی کی آنی سی باز رکھنی کا تا آہستہ آہستہ اپنی ذات سی بھی توجہ ٹوٹ
کر اسکا دھیان فقط اللہ پاک سی لگ جاوی **ف** مولانا رح حاشیہ مین فرماتی ہین
اور اسی طرح پیشوایان طریقت نی جلسات اور ہیآت واسطی اذکار مخصوصہ

ناف تک ٹھہر جاوی اسی طرح ہر بار کرتا رہی اور اگر اللہ قدیر کو زیادہ کری تو تیسری بار آسمان تک پہونچی اور چوتھی بار عرش تک وَمِنْهُ النَّفْيُ وَالْاِثْبَاتُ وَصِفَتُهُ اِمَّا كَذِكْرِنَا فِي الْجَهْرِ وَاِمَّا بِاَنْ يَكُوْنَ مُتَيَقِّظًا مُطَّلِعًا عَلٰى اَنْفَاسِهٖ فَاِذَا اَخْرَجَ النَّفْسَ بِطَبِيْعَتِهٖ مِنْ غَيْرِ قَصْدِهٖ وَاِرَادَتِهٖ قَالَ مَعَ خُرُوْجِهٖ لَا اِلٰهَ بِلِسَانِ الْقَلْبِ وَاِذَا دَخَلَ قَالَ مَعَ دُخُوْلِهٖ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ الْاَكَابِرُ وَهٰذَا پَاسِ اَنْفَاسْ وَلَهٗ اَثَرٌ عَظِيْمٌ فِيْ نَفْيِ الْخَوَاطِرِ وَزَوَالِ حَدِيْثِ النَّفْسِ اور منجملہ ذکر خفی نفی اور اثبات ہی اور طریقہ اُسکا یا اُس طرح ہی جو ذکر جلی مین مذکور ہوچکا یا اسطرح پر ہی کہ ذاکر بیدار اور ہوشیار ہوجاوی اپنی دمون پر آگاہ رہی پھر جب دم باہر نکلی خود بخود بدون اپنی ارادی اور قصد کی تو اُسکی باہر ہونی کی ساتھ ہی دل کی زبان سی کہی لا الٰہ پھر جب سانس اندر کو جاوی خود بخود تو اندر جانی کی ساتھ ہی اِلّا اللہ کہی طریقت کی بزرگون نی کہا ہی کہ اس ذکر کا نام پاس انفاس ہی اور اسکا بڑا اثر ہی نفی خطرات اور وسواس کی دور ہونی مین چنانچہ کسی عارف نی فرمایا ہی **شعر** اگر تو پاس داری پاس انفاس ❊ بسلطانی رسانندت ازین پاس **شعر** تا بجاروب لا نروبی راہ ❊ نرسی در مقام الا اللہ ❊

رباعی در ذات مقدس است کسی را رہ نیست ❊ وز عین جلال ہیچکس آگہ نیست ❊ سرمایۂ رہروان کہ راہش طلبند ❊ جز گفتن لا الٰہ الا اللہ نیست فَاِذَا ظَهَرَ اَثَرُ ذِكْرِ الْخَفِيِّ وَشُوْهِدَ فِي الطَّالِبِ نُوْرُهٗ اُمِرَ بِالْمُرَاقَبَةِ وَالْمُرَادُ مِنْ هٰذَا الْاَثَرِ الشَّوْقُ وَغَلَبَةُ الْحُبِّ وَانْصِرَافُ عِنَانِ عَزِيْمَتِهٖ اِلَى الْفِكْرِ وَاِيْثَارُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاجْتِمَاعُ الْهِمَّةِ عَلٰى طَلَبِهٖ وَوِجْدَانُ الْحَلَاوَةِ فِي السُّكُوْتِ وَالنَّفْرَةُ عَنِ الْكَلَامِ وَالْاِشْتِغَالُ بِاَمْرِ الدُّنْيَا پھر جب ذکر خفی کا اثر ظاہر ہو اور طالب مین اسکا نور معلوم ہو تو اُسکو مراقبہ کرنیکا امر کیا جاوی

مِنْ ذٰلِكَ فَاِنَّهٗ يُشَاهِدُ فِيْهِ الْاَثَرَ لَا مَحَالَةَ سَوَاءٌ كَانَ غَبِيًّا اَوْ ذَكِيًّا اور جو شخص
مواظبت کری اسم ذات پر سرون مین چار ہزار بار ساتھ تقدیم اُن
شرطون کی جنکو ہم اول مذکور کرچکی ہین اور دو مہینی یا مانند اسکی اس ذکر پر
مداومت کری تو اسمین یہ اثر البتہ مشاہدہ کریگا خواہ ذکی ہو خواہ کم فہم ہو تیز فہم
وَاَمَّا الذِّكْرُ الْخَفِيُّ فَمِنْهُ اِسْمُ الذَّاتِ مَعَ اُمَّهَاتِ الصِّفَاتِ وَصِفَتُهٗ اَنْ يُّغْمِضَ
عَيْنَيْهِ وَيَضُمَّ شَفَتَيْهِ وَيَقُوْلَ بِلِسَانِ الْقَلْبِ اَللّٰهُ سَمِيْعٌ اَللّٰهُ بَصِيْرٌ اَللّٰهُ
عَلِيْمٌ كَاَنَّهٗ يُخْرِجُهَا مِنْ سُرَّتِهٖ اِلٰى صَدْرِهٖ وَمِنْ صَدْرِهٖ اِلٰى دِمَاغِهٖ اِلَى الْعَرْشِ
ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَلِيْمٌ اللّٰهُ بَصِيْرٌ اللّٰهُ سَمِيْعٌ هَابِطًا عَلٰى تِلْكَ الْمَنَازِلِ كَمَا صَعِدَ
فِيْهَا بِهٰذِهٖ دَوْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ثُمَّ يَفْعَلُ هٰكَذَا اَوْهٰكَذَا وَمِنْ اَهْلِ هٰذَا الشَّانِ مَنْ يَّزِيْدُ
اَللّٰهُ قَدِيْرٌ اور منجملہ ذکر خفی تو اسم ذات ہی اور اُن صفات کی ساتھ جو اصول
ہین اور طریقہ اُسکا یہ ہی کہ اپنی دونون آنکھون اور دونون لبون کو
بند کری اور دل کی زبان سی کہی اللہ سمیع اللہ بصیر اللہ علیم گویا انکو اپنی ناف سی نکالتا ہی
اپنی سینی تک اور اپنی سینی سی نکالتا ہی اپنی دماغ تک اور دماغ سی نکالتا ہی عرش تک پھر
یون کہی اللہ علیم اللہ بصیر اللہ سمیع اُترتا ہوا ان ہی منزلون پر جیسا کہ ان پر چڑھا تھا
درجہ بدرجہ تو یہ ایک دورہ ہوا پھر اسیطرح باربار کیا کری اور اس طریقی کی بعضی لوگ اللہ قدیر
کو بھی زیادہ کرتی ہین ف توضیح اسکی یون ہی کہ اللہ سمیع دل سی کہی ناف سی سینی تک چڑھی
اپنی تصور مین پھر اللہ بصیر کہکر سینی سی دماغ تک پہونچی پھر وہانسی اللہ علیم کہکر عرش
تک پہونچی پھر یہی الفاظ خیال کرتا ہوا درجہ بدرجہ اُتری یعنی اللہ علیم کہتا ہوا
عرش سی دماغ پر ٹھہری اور اللہ بصیر کہکر دماغ سی سینہ تک ٹھہری پھر اللہ سمیع کہتی ہوئی

بجیلاً مستقیماً مع تنزیہہ عن الجہۃ والمکان حتی یستغرق فی ھذا التصور تو اپنی زبان سے کہے کہ اللہ حاضری اللہ ناظری اللہ معی یا اسکو دل مین خیال کرے بدون تلفظ کے پھر اللہ تعالی کی حضوری اور نظر اور اُسکی معیت یعنی ساتھ ہونے کو خوب مضبوط تصور کرے باوجود پاک ہونے اُس ذات مقدس کے جہت اور مکان سے یہانتک کہ تصور کو جماوے کہ اُس مین ڈوب جاوے او یتصور وھو معکم اینما کنتم و یتصور معیتہ قائماً وقاعداً او مضطجعاً فی الخلوۃ والجلوۃ والشغل والدعۃ یا اس آیت کا تصور کرے وھو معکم اینما کنتم یعنی حق تعالی تمہارے ساتھ ہے جہان کہین کہ تم ہو اور اُسکے ساتھ ہونے کو دھیان کرے کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے تنہائی اور لوگون کی ملاقات مین اور مشغولی اور بیکاری مین او یتلفظ اینما تولوا فثم وجہ اللہ او الم یعلم بان اللہ یری او نحن اقرب الیہ من حبل الورید او واللہ بکل شیئ محیط او ان معی ربی سیھدین او ھو الاول والاخر والظاہر والباطن فھذہ مراقبات مفیدۃ لتعلق القلب باللہ عز وجل یا یہ آیت پڑھے کہ اینما تولوا فثم وجہ اللہ یعنی جدھر تم متوجہ ہو تو وہان اللہ کی ذات ہے یا یہ آیت پڑھے الم یعلم بان اللہ یری یعنی انسان نہین جانتا کہ اللہ اُسکو دیکھتا ہے یا اس آیت کو مراقبہ کرے نحن اقرب الیہ من حبل الورید یعنی ہم قریب تر ہین انسان کی رگ گردن سے یا اس آیت کا تصور کرے واللہ بکل شیئ محیط یعنی اللہ ہر چیز کو گھیرے ہوے ہے یا اس آیت کا دھیان کرے ان معی ربی سیھدین یعنے البتہ میرا رب میرے ساتھ ہے وہ اب مجھ کو ہدایت کریگا اس آیت کا مراقبہ کرے ھو الاول والاخر والظاہر والباطن یعنی حق تعالی

اور ذکر خفی کے اثر سے شوق مراد ہے اور غالب ہونا محبت الٰہی کا اور عزیمت کی باگ کا پھیرنا فکر کی جانب اور تقدیم اللہ عز وجل کی اور ہمت کا جم جانا اُسی کی طلب پر اور حلاوت پانا جب رہتے ہیں اور گفتگو اور اشغال امر دنیاوی سے نفرت کا ہونا وَاَمَّا الْمُرَاقَبَةُ فَهِيَ عِنْدَهُمْ عَلٰى اَنْوَاعٍ كَثِيْرَةٍ يَجْمَعُهَا اَمْرٌ وَهُوَ اَنْ يَتَلَفَّظَ بِاٰيَةٍ اَوْ كَلِمَةٍ بِاللِّسَانِ اَوْ يَتَخَيَّلَهَا فِي الْجَنَانِ وَيَفْهَمَ مَعْنَاهَا فَهْمًا جَيِّدًا ثُمَّ يَتَصَوَّرَ كَيْفَ هٰذَا الْمَعْنٰى وَمَا صُوْرَةُ تَحَقُّقِهٖ ثُمَّ يَجْمَعَ الْخَاطِرَ عَلٰى تِلْكَ الصُّوْرَةِ بِحَيْثُ لَا يَخْطُرُ خَطْرَةٌ سِوَاهَا حَتّٰى يَتَحَقَّقَ الْاِسْتِغْرَاقُ فِيْهَا وَنَوْعُ ذُهُوْلٍ عَمَّا سِوَاهَا اور مراقبہ تو بزرگان طریقت کے نزدیک بہت اقسام پر ہے اور جامع اُن اقسام کا ایک امر ہے وہ یہ ہے کہ ایک آیت قرآنی یا کوئی کلمہ زبان سے کہے یا اُسکا دل میں خیال کرے اور اُسکے معنی کو خوب طرح بوجھے پھر تصور کرے کہ یہ مدعا کیونکر ہے اور اسکی تحقیق اور ثبوت کی کیا صورت ہے پھر اسی صورت پر خاطر کو جمع کرے اس طرح پر کہ سوا ے اُسکے کوئی خطرہ نہ آوے یہانتک کہ اُسمین استغراق متحقق ہو اور ایک طرح کی ربودگی اور غفلت اُسکے ماسوا سے حاصل ہو مترجم کہتا ہے خلاصہ یہ ہے کہ لفظ کے مفہوم مین اسطرح ڈوب جانا کہ سوا ے اُسکے کوئی چیز دھیان مین نہ رہے اُسکو مراقبہ کہتے ہین وَالْاَصْلُ فِيْهَا قَوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاِحْسَانُ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ اور اصل مراقبہ کی وہ حدیث ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ احسان یہ ہے کہ تو عبادت کرے اللہ کی گویا تو اُسکو دیکھ رہا ہے سو اگر تو اُسکو نہ دیکھے تو یہ دھیان کر کہ وہ تجھکو دیکھتا ہے فَيَتَلَفَّظُ السَّالِكُ اَللّٰهُ حَاضِرِيْ اَللّٰهُ نَاظِرِيْ اَللّٰهُ مَعِيْ اَوْ يَتَخَيَّلُ فِي الْجَنَانِ ثُمَّ يَتَصَوَّرُ حُضُوْرَهٗ تَعَالٰى وَنَظَرَهٗ وَمَعِيَّتَهٗ تَصَوُّرًا

بتدریج محسوسات سے حالات مطلوبہ کو انسان پہونچ جاوے تو اسکو یاد رکھنا چاہیے کذا فی الحاشیۃ العزیزیۃ وکذالک اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِی تَفِرُّوْنَ مِنْہُ فَاِنَّہٗ مُلَاقِیْکُمْ وَاَیْنَمَا تَکُوْنُوْا یُدْرِکْکُمُ الْمَوْتُ وَلَوْ کُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَۃٍ اور اسی طریقہ مذکورہ سے اس آیت کا مراقبہ بہی کا باعث ہے اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ آخر آیت تک یعنی مقرر جس موت سے کہ تم بھاگتے ہو وہ تمکو ملنے والی ہے جہان کہین کہ تم ہو گے موت تمکو پالیوے گی اگرچہ تم اونچے یا مضبوط برجون مین ہو فَاِذَا ظَہَرَ اَثَرُ الْمُرَاقَبَۃِ فِی الطَّالِبِ وَشُوْہِدَ نُوْرُہٗ اُمِرَ بِالتَّوْحِیْدِ الْاَفْعَالِی پھر جب اثر مراقبہ کا طالب مین ظاہر ہوا اور اُسکا نور مشاہدہ ہو تو اُسکو توحید افعالی کا امر کیا جاوے **ف** توحید افعالی یہ ہے کہ ہر فعل کو جو عالم مین ظاہر ہو خدا کی جانب سے سمجھے نہ زید اور عمرو سے تاکہ غیر حق سے نہ خوف باقی رہے نہ توقع سعدی نے فرمایا **شعر** درین نوعی از شرک پوشیدہ ہست ✽ کہ زیدم بیازرد و عمروم بخست وَاعْلَمْ اَنَّ الشَّارِعَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ رَغَّبَ وَحَثَّ عَلٰی شَیْئَیْنِ عَلَی الذِّکْرِ وَالْمُرَادُ مِنْہُ مَا یَتَلَفَّظُ بِہٖ وَعَلَی الْفِکْرِ وَالْمُرَادُ مِنْہُ الْمُرَاقَبَۃُ اور جان رکھاے مخاطب کہ شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دو چیز پر ترغیب اور آمادگی دلائی ایک ذکر پر اور مراد ذکر سے وہ ہے جو زبان سے بولا جاوے اور دوسری فکر پر اور مراد اُس سے مراقبہ ہے قَالَ بَعْضُ الْمَشَائِخِ مِمَّا جَرَّبْنَا لِکَشْفِ الْوَقَائِعِ الْاٰتِیَۃِ عَلٰی مَا ہِیَ عَلَیْہِ اَنْ یَّعْتَکِفَ الطَّالِبُ فِیْ خَلْوَۃٍ وَّیَغْتَسِلَ وَیَلْبَسَ اَحْسَنَ لِبَاسِہٖ وَیَتَطَیَّبَ وَیَجْلِسَ عَلَی السَّجَّادَۃِ وَیَضَعَ مُصْحَفًا مَّفْتُوْحًا عَلٰی یَمِیْنِہٖ وَمُصْحَفًا مَّفْتُوْحًا عَلٰی یَسَارِہٖ وَمُصْحَفًا کَذٰلِکَ بَیْنَ یَدَیْہِ وَمُصْحَفًا کَذٰلِکَ خَلْفَہٗ ثُمَّ

اول ہے اُس سے پہلے کوئی چیز نہیں آخر ہے جو بعد فنا ے عالم باقی رہیگا ظاہر ہے باعتبار اپنی صفات اور افعال کے باطن ہے باعتبار اپنی ذات کے کہ اُسکی حقیقت کو کوئی نہیں سمجھ سکتا سو یہ مراقبات اللہ عزوجل کے ساتھ دل متعلق ہونے کے واسطے مفید ہیں وَاَمَّا الْمُفِیْدُ لِقَطْعِ الْعَلَائِقِ وَالتَّجَرُّدِ التَّامِّ وَالسُّکْرِ وَالْمَحْوِ فَهِیَ کُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ وَّیَبْقٰی وَجْهُ رَبِّکَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ٥ وَصِفَتُهٗ اَنْ یَّتَصَوَّرَ نَفْسَهٗ قَدْ مَاتَ وَصَارَ رَمَادًا تَذْرُوْهُ الرِّیَاحُ وَالسَّمَاءُ قَدِ انْشَقَّتْ وَکُلُّ شَیْءٍ قَدْ بَطَلَ تَرْکِیْبُهٗ وَهَیْئَتُهٗ وَیَتَصَوَّرُ اللّٰهَ بَاقِیًا مَوْجُوْدًا فَیَبْقٰی عَلٰی هٰذَا التَّصَوُّرِ مَلِیًّا فَاِنَّهٗ یُفِیْدُ الْمَحْوَ اور وہ مراقبہ جو قطع علائق اور پوری مجرد ہو جانے اور بیہوشی اور فنا کے لیے مفید ہے وہ مراقبہ اس آیت کا ہے کُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ وَّیَبْقٰی وَجْهُ رَبِّکَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یعنی جو زمین پر ہے وہ نیست و نابود ہونے والا ہے اور باقی رہیگی تیرے رب کی ذات جو بڑائی اور بزرگی والا ہے اور اُسکے مراقبے کا طریقہ یہ ہے کہ آپ کو تصور کرے کہ مر گیا اور ایسی راکھ ہو گیا جسکو ہوائیں اُڑاتی ہیں اور آسمان ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا اور ہر چیز کی ترکیب اور شکل مٹ گئی اور اللہ کو باقی اور موجود دھیان کرے سو اس تصور پر دیر تک قائم رہے تو یہ نیستی اور نابودی کو مفید ہوگا **ف** ایسے تصورات کی سند وہ حدیث ہے جو صحیح مسلم میں امیر المومنین علیؓ مرتضیٰ سے مروی ہے کہ مجھسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قُلِ اللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ وَسَدِّدْنِیْ وَاذْکُرْ بِالْهُدٰی هِدَایَتَکَ الطَّرِیْقَ وَبِالسَّدَادِ سَدَادَ السَّهْمِ یعنی اے علی کہہ کہ خداوندا مجھکو ہدایت کر اور سیدھا چلا اور ہدایت سے اپنی راہ کے چلنے کو اور راستی سے تیر کی راستی کو دھیان کر تو آنحضرتؐ نے امیر المومنینؓ سیدا ولیا کو وہ طریقہ سکھایا جس کے

صلے اللہ علیہ وسلم ۱۲

طریقہ ہماری والد مرشد نی پسند کیا ہی وہ یہ ہی کہ اللہ تعالی کا ذکر کری ان اسمائی ثلثہ
سی یا علیم یا مبین یا خبیر شروط مذکورہ کی مراعات کی ساتھ یا اُس طرح جیسا ہم نی
ذکر یک ضربی مین بیان کیا ہی یا اُس طرح جیسا ذکر سہ ضربی مین واللہ اعلم ف
مولانا نی فرمایا شرط مذکورہ سی خلوت اور لباس اور غسل اور خوشبو لگانا اور مصلی پر
بیٹھنا بدون مصاحف کی رکھنی کی مراد ہی وَقَالُوا مِمَّا جَرَّبْنَا لِكَشْفِ الْاَرْوَاحِ بِهٰذِهِ
الشُّرُوطِ الْمَذْكُورَةِ اَنْ يَضْرِبَ فِي الْجَانِبِ الْاَيْمَنِ سُبُّوْحٌ وَفِي الْاَيْسَرِ قُدُّوْسٌ
وَفِي السَّمَاءِ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَفِي الْقَلْبِ وَالرُّوْحِ اور مشائخ قادریہ نی کہا ہی کہ جو
طریقہ کہ کشف ارواح کی واسطی ہمارا مجرب ہی شروط مذکورہ کی ساتھ وہ یہ ہی کہ داہنی
طرف سُبُّوحٌ کی ضرب لگاوی اور بائین طرف قُدُّوسٌ کی اور آسمان مین رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ
کی ضرب لگاوی اور دل مین والرُّوح کی وَلِتَحْصِيْلِ الْاُمُوْرِ الْمُهِمَّةِ الصَّعْبَةِ بِهٰذِهِ
الشُّرُوطِ اَنْ يُصَلِّيَ فِي اللَّيْلِ مَا قُدِّرَ لَهٗ ثُمَّ يَضْرِبَ فِي الْاَيْمَنِ يَا حَيُّ وَفِي الْاَيْسَرِ يَا وَهَّابُ
يَفْعَلُ ذٰلِكَ اَلْفَ مَرَّةٍ اور امور مہمہ مشکلہ کی حاصل کرنی کی واسطی اُن ہی شروط
مذکورہ کی ساتھ یہ طریقہ ہی کہ تہجد کی نماز پڑھی جسقدر اُسکی واسطی مقدر ہو پھر داہنی
طرف یا حی کی ضرب لگاوی اور بائین طرف یا وہاب کی اسی طرح ہزار بار کری
وَلِانْشِرَاحِ الْخَاطِرِ وَدَفْعِ الْبَلَاءِ اَنْ يَضْرِبَ اللّٰهَ فِي الْقَلْبِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ كَمَا
وَصَفْنَاهُ فِي النَّفْيِ وَالْاِثْبَاتِ وَالْحَيَّ فِي الْجَانِبِ الْاَيْمَنِ وَالْقَيُّوْمَ فِي الْاَيْسَرِ اور
انشراح خاطر اور دور کرنی بلاؤن کا یہ طریقہ ہی کہ اللہ کی ضرب دل مین لگاوی
اور لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ کی اسطرح ضرب لگاوی جیسا ہمنی نفی اور اثبات مین بیان
کیا اور اَلْحَيُّ کی ضرب داہنی طرف اور اَلْقَيُّوْمُ کی ضرب بائین طرف لگاوی

يَدْعُوَ اللهَ اَنْ يَّكْشِفَ عَلَيْهِ الْوَاقِعَةَ الْفُلَانَةَ بِجُهْدِ هِمَّتِهٖ ثُمَّ يَشْرَعُ فِيْ اِسْمِ الذَّاتِ
مِنْ غَيْرِ غَمْضِ الْعَيْنِ فَيَضْرِبُ مَرَّةً فِي الْمُصْحَفِ الْاَيْمَنِ وَمَرَّةً فِي الْاَيْسَرِ وَمَرَّةً خَلْفَهٗ
وَمَرَّةً بَيْنَ يَدَيْهِ حَتّٰى يَجِدَ فِيْ نَفْسِهٖ اِنْشِرَاحًا وَّنُوْرًا وَّيُوَاظِبُ عَلٰى ذٰلِكَ سَبْعَةَ
اَيَّامٍ وَّنَحْوَهَا مَعَ الْخَلْوَةِ فَاِنَّهٗ يُكْشَفُ عَلَيْهِ اَلْبَتَّةَ قُلْتُ هٰذَا مَا قِيْلَ وَفِيْ قَلْبِيْ مِنْهُ
شَيْءٌ لِمَا فِيْهِ مِنْ اِسَاءَةِ الْاَدَبِ بِالْمُصْحَفِ بعضی مشائخ نے کہا جسکا ہمنے تجربہ کیا ہے
وقائع آیندہ کے کشف ہونے پر ٹھیک ٹھیک وہ یہ ہے کہ طالب خلوت مین اعتکاف
کرے اور غسل کرے اور اپنا عمدہ لباس پہنے اور خوشبو لگادے اور مصلّے پر بیٹھے
اور رکھلا ایک مصحف اپنے داہنے رکھے اور رکھلا ایک مصحف اپنے بائین رکھے اور
اسی طرح ایک مصحف اپنے آگے اور اسی طرح ایک مصحف اپنے پیچھے رکھے
پھر حق تعالی سے بکوشش تمام یہ دعا کرے کہ فلانے واقعے کو اُسپر ظاہر کردے
پھر اسم ذات کے ذکر مین شروع کرے بدون آنکھ بند کرنے کے تو ایک بار دہنے
مصحف پر ضرب لگاوے اور ایکبار بائین پر اور ایکبار پیچھے اور ایکبار آگے ضرب
لگاوے یہانتک کہ اپنے دل مین کشایش اور نور کو پاوے اور سات دن مانند
اسکے اس پر مداومت کرے خلوت کے ساتھ تو البتہ اُسپر کشف حال ہوگا مین کہتا ہون
کہ ایسا کچھ کہا ہے کہنے والون نے اور میرے دل مین اس سے کچھ تردد ہے اسواسطے
کہ اس مین بے ادبی ہے مصحف مجید کے ساتھ وَالَّذِيْ اَخْتَارَهٗ سَيِّدِيَ الْوَالِدُ فِيْ
هٰذَا الْبَابِ اَنْ يَّذْكُرَ اللهَ تَعَالٰى بِهٰذِهِ الْاَسْمَآءِ يَا عَلِيْمُ يَا مُبِيْنُ يَا خَبِيْرُ مَعَ
مُرَاعَاتِ الشُّرُوْطِ الْمَذْكُوْرَةِ اِمَّا كَمَا وَصَفْنَا فِي الذِّكْرِ بِضَرْبَةٍ وَّاحِدَةٍ
اَوْ بِثَلٰثِ ضَرَبَاتٍ وَاللهُ اَعْلَمُ اور کشف واقعہ آیندہ مین جو

له
پیچ فرمایا
حضرت
رح
مصنف
نے اور
کیا
حاجت
ہے
اسکی
مقصود
اصلی
تو
استخارہ
مسنونہ
مین
بھی
حاصل
ہوا
ق

ب اللہِ مَاتَ فِیْ حُبِّ اللہِ یعنی خدا کا دوست خدا کی محبت میں مرگیا وَقَالُوا جَاءَ
عٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللہِ دُلَّنِیْ عَلٰی اَقْرَبِ الطُّرُقِ
اللہِ وَاَفْضَلِہَا عِنْدَ اللہِ وَاَسْہَلِہَا لِعِبَادِہٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ
ہِ وَسَلَّمَ عَلَیْکَ بِمُلَازَمَۃِ الذِّکْرِ فِی الْخَلْوَۃِ فَقَالَ عَلِیٌّ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہٗ کَیْفَ
کُرُ یَا رَسُوْلَ اللہِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَمِّضْ عَیْنَیْکَ
سْمَعْ مِنِّیْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَالنَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ ثَلٰثَ
اتٍ وَعَلِیٌّ یَسْمَعُ ثُمَّ قَالَ عَلِیٌّ کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَالنَّبِیُّ
لَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْمَعُ ثُمَّ لَقَّنَ عَلِیٌّ کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہٗ الْحَسَنَ الْبَصْرِیَّ
ھٰکَذَا حَتّٰی وَصَلَ اِلَیْنَا وَھٰذَا الْحَدِیْثُ اِنَّمَا وَجَدْنَاہٗ عِنْدَ ھٰؤُلَاءِ الْمَشَائِخِ وَ
لِیْ قَوَانِیْنِ اَھْلِ الْحَدِیْثِ فِیْہِ بَحْثٌ طَوِیْلٌ اور مشائخ چشتیہ نے فرمایا کہ امام الیا
لی مرتضیٰ آنبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے سو کہا یا رسول اللہ مجھکو راہ بتایئے جو سب راہوں
یادہ تر قریب ہو اللہ کی طرف اور وہ راہ افضل ہو خدا کی نزدیک اور اسکی بندون پ
سان تر ہو تو آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اپنے اوپر لازم کر لے مداومت
کر کی خلوت میں سو علی کرم اللہ وجہہ نے کہا کیونکر ذکر کرون یا رسول اللہ فرمایا
کہ اپنی آنکھون کو بند کر اور مجھسے سن تین بار سو آنحضرت نے تین بار فرمایا لا الہ الا اللہ
ور علی مرتضیٰ سنتے تھے پھر علی مرتضیٰ نے تین بار لا الہ الا اللہ کہا اور آنحضرت اسکو
سنتے تھے پھر علی مرتضیٰ نے یہ طریقہ حسن بصری کو تعلیم کیا اسی طرح درجہ بدرجہ
مرشد بمرشد ہم تک پہونچا مصنف نے فرمایا کہ اس حدیث کو تو ہمنے فقط ان مشائخ چشتیہ
کے پاس پایا اور اہل حدیث کے قوانین پر تو اسمین طویل بحث ہے ف مولانا نے فرمایا

وَاِذَا اَرَادَ اَنْ یَّدْعُوَ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ بِشِفَاءِ مَرِیْضٍ اَوْ دَفْعِ جُوْعٍ وَتَوْسِیْعِ الرِّزْقِ اَوْ قَھْرِ عَدُوٍّ فَلْیَطْلُبِ الْاِسْمَ الْمُنَاسِبَ بِحَاجَتِہٖ فِی الْاَسْمَاءِ الْحُسْنٰی فَلْیَذْکُرْ بِذٰلِکَ الْاِسْمِ بِضَرْبَتَیْنِ اَوْ ثَلٰثِ ضَرَبَاتٍ اَوْ اَرْبَعٍ فَیَقُوْلُ یَا شَافِیْ اَوْ یَا صَمَدُ اَوْ یَا رَزَّاقُ اَوْ یَا مُذِلُّ اِلٰی غَیْرِ ذٰلِکَ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَاَحْکَمُ اور جب اللہ عزوجل سے دعا کرنے کا ارادہ کرے بیمار کی شفا کا یا دفع گرسنگی کا یا کشائش رزق کا یا مغلوبی دشمن کا تو چاہیے کوئی اسم الٰہی موافق اپنی حاجت کے اسماے حسنیٰ سے طلب کرے سو اُس نام کو دو ضرب یا تین ضرب یا چار ضرب کے ساتھ ذکر کرے تو یون کہے شفاء بیمار مین یا شافی یا دفع گرسنگی مین یا صمد یا کشائش رزق مین یا رزاق یا دفع دشمن مین یا مذل اور سوا اسکے اور اسماے الٰہی کو موافق اپنے مطلب کے بطریق مذکورہ ذکر کرے واللہ اعلم واحکم

فصل پانچوین

فِیْ اَشْغَالِ الْمَشَائِخِ الْچِشْتِیَّۃِ وَھُمْ اَصْحَابُ اِمَامِ الطَّرِیْقَۃِ خَوَاجَہ مُعِیْنُ الدِّیْنِ حَسَنِ الْچِشْتِیِّ وَچِشْتُ قَرْیَۃُ شُیُوْخِہٖ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَعَنْھُمْ اَجْمَعِیْنَ

یہ فصل ہے مشائخ چشتیہ کے اشغال مین اور وہ امام طریقہ خواجہ معین الدین حسن چشتی کے مریدین اور چشت خواجہ معین الدین کے پیرون کے گانون کا نام ہے خدا راضی رہے اُنسے اور اُنکے سب پیرون سے مولانا نے فرمایا کہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اس امت کے عمدہ اولیا مین ہین اُنکے ہاتھ پر ہزارون کفار ہنود مسلمان ہوگئے منقول ہے کہ جب خواجہ کا انتقال ہوا تو آپ کی پیشانی مبارک پر یہ نقش ظاہر ہوگیا

وہ مراد ہے جو جسم سے ملا ہے اور باب تحتانی سے وہ مراد ہے جو روح سے متصل ہے
اَمَّا الْبَابُ الْفَوْقَانِیُّ فَفَتْحُهٗ بِالذِّكْرِ الْجَلِیِّ فَاَمَّا التَّحْتَانِیُّ فَفَتْحُهٗ بِالذِّكْرِ الْخَفِیِّ دل کے
اوپر کے دروازے کی کشایش تو ذکر جلی سے ہوتی ہے اور نیچے کے دروازے کی کشادگی
ذکر خفی سے ہوتی ہے فَاِذَا اَرَدْتَ الذِّكْرَ الْجَلِیَّ فَاجْلِسْ مُتَرَبِّعًا وَخُذِ الْعِرْقَ الَّذِیْ
یُسَمّٰی كِیْمَاسَ بِاِبْهَامِ قَدَمِكَ الْیُمْنٰی وَالَّتِیْ تَلِیْهَا وَسَمِعْتُ سَیِّدِی الْوَالِدَ قُدِّسَ
سِرُّهٗ یَقُوْلُ هُوَ عِرْقٌ فِیْ بَطْنِ الْاَكْحَلِ هَبَطَ مِنْ جَانِبِ الْفَخِذِ وَاَخْذُهٗ بِهٰذِهِ الْكَیْفِیَّةِ
یَنْفِی الْخَوَاطِرَ وَیَجْمَعُ الْهِمَّةَ وَیُسَخِّنُ الْقَلْبَ تَسْخِیْنًا عَجِیْبًا جب تو ذکر جلی کا ارادہ
کرے تو چار زانو بیٹھ اور پکڑ اس رگ کو جسکا کیماس نام ہے اپنے داہنے پاؤں کے انگوٹھے
اور بیچ کی انگلی کو داب کر اور میں نے اپنے والد مرشد قدس سرہ سے سنا کہتے تھے کہ
کیماس وہ رگ ہے زانو کے تلے ران کی جانب سے اتری ہے اور اسکا اسطرح سے
پکڑنا نفی وساوس اور جمعیت ہمت کو مفید اور دل کو گرم کر دیتا ہے عجیب گرمی کے
ساتھ وَاجْلِسْ جِلْسَةَ الصَّلٰوةِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ بِاِجْمَاعِ الْعَزِیْمَةِ ثُمَّ قُلْ لَا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ بِالشَّدِّ وَالْمَدِّ وَاِخْرَاجِ الْقُوَّةِ مِنْ دَاخِلِ الْقَلْبِ وَاَخْرِجْ لَفْظَةَ لَا مِنَ
السُّرَّةِ وَامْدُدْهَا اِلَی الْمَنْكِبِ الْاَیْمَنِ وَلَفْظَةَ اِلٰهَ مِنْ اُمِّ الدِّمَاغِ تَخَیَّلْ بِذٰلِكَ
اَنَّكَ اَخْرَجْتَ حُبَّ مَنْ سِوَی اللّٰهِ تَعَالٰی مِنْ بَاطِنِكَ وَاَلْقَیْتَهٗ خَلْفَكَ نَفْسًا
[illegible] اُخْرٰی فَاضْرِبْ اِلَّا اللّٰهُ فِی الْقَلْبِ بِالشِّدَّةِ وَالْقُوَّةِ اور بطریق مذکور بیٹھ
بہ نشست نماز کے روبقبلہ بحضور دل سے ہمت کو جمع کر کے پھر کہہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
سختی اور کشیدگی کے ساتھ اور قوت کو دل کے اندر سے نکال کر اور لفظ لا کا
ناف سے نکال اور اسکو کھینچ داہنے مونڈھے تک اور لفظ اِلٰهَ کا دماغ کی

بحث کی یہ وجہ ہے کہ یہ حدیث بطور محدثین نہایت غریب ہے اور بہ شدت منقطع ہے
اسواسطے کہ ملاقات حسن بصری کی علی مرتضیٰ سے باعتبار تاریخ کے ثابت نہین اور
رکاکت الفاظ اسکے علاوہ مترجم کہتا ہے فی الواقع کتب اسماء الرجال سے اتصال
اس روایت کا مشکل ہے لیکن اولیاء حیثیت رضی اللہ عنہم کے ساتھ حسن ظن اسکو مقتضی
ہے کہ اس حدیث کو پایہ اعتبار سے بشبہہ انقطاع ساقط نہ کیجے اسواسطے کہ امام اعظم ابو حنیفہ
اور امام مالک کے نزدیک بشرط عدالت رُوات حدیث مرسل بھی حجت ہے واللہ اعلم
فَاِذَا اَرَادَ الشَّیْخُ اَنْ یُلَقِّنَ تِلْمِیْذَہٗ اَمَرَہٗ اَنْ یَّصُوْمَ یَوْمًا فَاِنْ کَانَ یَوْمَ الْخَمِیْسِ
فَھُوَ اَوْلٰی ثُمَّ یَاْمُرُہٗ بِالْاِسْتِغْفَارِ عَشْرَ مَرَّاتٍ وَّالصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ عَشْرَ مَرَّاتٍ ثُمَّ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ فِیْ مُحْکَمِ کِتَابِہٖ فَاذْکُرُوا اللّٰہَ قِیَامًا
وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِکُمْ فَاجْتَھِدْ اَنْ لَّا یَاْتِیَ عَلَیْکَ زَمَانٌ اِلَّا وَاَنْتَ ذَاکِرٌ وَّاعْلَمْ
اَنَّ قَلْبَکَ مَوْضُوْعٌ تَحْتَ ثَدْیِکَ الْاَیْسَرِ بِاِصْبَعَیْنِ عَلٰی صُوْرَۃِ زَھْرِ الصَّنَوْبَرِ وَلَہٗ
بَابَانِ بَابٌ فَوْقَانِیٌّ وَّبَابٌ تَحْتَانِیٌّ پھر جب مرشد ارادہ کرے اپنے مرید کی تلقین کرنیکا
تو اُسکو امر کرے روزہ رکھنے کا سو اگر پنجشنبہ کے دن ہو تو بہتر ہے پھر اُس شخص سے
امر کرے دس بار استغفار کرنیکو اور دس بار درود پڑھنے کو پھر مرشد کہے اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے اپنی مضبوط کتاب مین فَاذْکُرُوا اللّٰہَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِکُمْ یعنے
اللہ کو یاد کرو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے سو تو اسکے کوشش کر کہ کوئی زمانہ بدون ذکر کے
تجھکو نہ گذرے اور معلوم کر اے طالب کہ تیرا دل رکھا ہے تیری بائین چھاتی کے نیچے
دو انگل پر بصورت شگوفہ چلغوزہ کے اور اُسکے دو دروازے ہین ایک دروازہ
اوپر کا ہے اور دوسرا نیچے کا ف مصنف نے حاشیے مین فرمایا کہ باب فوقانی سے

ف کتب لغت سے معلوم ہوا کہ چلغوزہ پیڑ کے درخت کو کہتے ہین اور یہی درخت صنوبر ہے اور بعضون نے صنوبر درخت سرو ناز وغیرہ کو کہا ہے ۱۲

صُورَتِهٖ قُلْتُ اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى مَظَاهِرَ كَثِيْرَةً فَمَا مِنْ عَابِدٍ غَبِيًّا كَانَ اَوْ ذَكِيًّا اِلَّا وَ قَدْ
ظَهَرَ بِهٰذَا اٰيَةٍ صَارَ مَعْبُوْدًا لَهٗ فِيْ مَرْتَبَتِهٖ وَ لِهٰذَا السِّرِّ نَزَلَ الشَّرْعُ بِاسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ
وَالْاِسْتِوَاۤءِ عَلَى الْعَرْشِ وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ
فَلَا يَبْصُقْ قِبَلَ وَجْهِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى بَيْنَهٗ وَبَيْنَ قِبْلَتِهٖ وَ سَاَلَ جَارِيَةً سَوْدَاۤءَ
فَقَالَ اَيْنَ اللّٰهُ فَاَشَارَتْ اِلَى السَّمَاۤءِ فَسَاَلَهَا مَنْ اَنَا فَاَشَارَتْ بِاِصْبَعِهَا تَعْنِيْ اللّٰهُ
اَرْسَلَكَ فَقَالَ هِيَ مُؤْمِنَةٌ فَلَا عَلَيْكَ اَنْ لَا تَتَوَجَّهَ اِلَّا اِلَى اللّٰهِ وَلَا تَرْبُطَ قَلْبَكَ
اِلَّا بِهٖ وَلَوْ بِالتَّوَجُّهِ اِلَى الْعَرْشِ وَتَصَوُّرِ النُّوْرِ الَّذِيْ وَضَعَهٗ عَلَيْهِ وَهُوَ اَزْهَرُ
اللَّوْنِ كَمِثْلِ لَوْنِ الْقَمَرِ اَوْ بِالتَّوَجُّهِ اِلَى الْقِبْلَةِ كَمَا اَشَارَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَكُوْنُ كَالْمُرَاٰةِ لِهٰذَا الْحَدِيْثِ مشائخ چشتیہؒ نے فرمایا ہی کہ رکن
اعظم دل کا لگانا اور گانٹھنا ہی مرشد کے ساتھ محبت اور تعظیم کی صفت پر
اور اُسکی صورت کا ملاحظہ کرنا مین کہتا ہون حقتعالی کے مظاہر کثیرہ ہین سو
نہین کوئی عابد غبی ہو یا ذکی مگر کہ اُسکے مقابل ظاہر ہوکر اُسکا معبود ہو گیا ہی
بحسب مرتبہ اُسکے کے اور اِسی بھید کے سبب سے روبقبلہ ہونا اور استوا علی العرش
کا شرع مین نازل ہوا ہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم
مین سے کوئی نماز پڑھی تو اپنی منھ کے سامنے نہ تھوکے اسواسطے کہ اللہ تعالی اُسکے درمیان
اور اُسکے قبلہ کے درمیان مین اور آنحضرتؐ نے ایک کالی لونڈی سے پوچھا تو فرمایا
کہ اللہ کہان ہے لونڈی نے آسمان کی طرف اشارہ کیا پھر حضرت
نے اُس سے پوچھا کہ مین کون ہون تو اُسنے اپنی اُنگلی سے اشارہ کیا
مراد اُس کی یہ کہ خدا نے تجھ کو بھیجا ہی پس فرمایا آپؐ نے

جھٹکے سے اشارہ کرے تو اس تصور سے گویا تو نے غیر خدا کی محبت کو اپنے اندر سے نکالا اور
اسکو اپنی پیٹھ کے پیچھے ڈالا پھر دوسرا دم لے سوا الّا اللہ کو دل میں سختی اور قوت
کے ساتھ ضرب کرے وَیُلَاحِظُ الْمُبْتَدِیُ نَفْیَ الْمَعْبُوْدِیَّۃِ مِنْ غَیْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالْمُتَوَسِّطُ
نَفْیَ الْمَقْصُوْدِیَّۃِ وَالْمُنْتَہِیُ نَفْیَ الْوُجُوْدِ اور اس نفی اور اثبات سے مبتدی ملاحظہ کرے
نفی معبودیت کا غیر خدا سے اور متوسط نفی مقصودیت کا اور منتہی نفی وجود کا وَالشَّرْطُ
الْاَعْظَمُ فِیْ ھٰذَا الذِّکْرِ جَمْعُ الْھِمَّۃِ وَفَھْمُ الْمَعْنٰی وَیَنْبَغِیْ لِصَاحِبِ الذِّکْرِ الْجَلِیِّ اَنْ
لَّا یُقَلِّلَ الطَّعَامَ جِدًّا بَلْ یَکْفِیْہِ اَنْ تَخْلُوَ رُبْعُ الْمَعِدَۃِ وَیَنْبَغِیْ اَنْ یَّاکُلَ شَیْئًا
مِنَ الدَّسَمِ لِئَلَّا یَتَشَوَّشَ دِمَاغُہٗ اور شرط اعظم اس ذکر میں ہمت کا جمع کرنا اور معنی
کا سمجھنا ہے اور ذکر جلی کرنے والے کو لائق یہ ہے کہ کھانے کو نہایت کم نہ کرے بلکہ اسکو
کافی ہے کہ چوتھائی پیٹ خالی رکھے اور مناسب ہے کہ کچھ چکنائی کھایا کرے تاکہ
اسکا دماغ نہ پریشان ہو خشکی کے سبب سے وَاِذَا اَرَدْتَ پَاسِ اَنْفَاسٍ فَکُنْ
مُسْتَیْقِظًا وَاقِفًا عَلٰی اَنْفَاسِكَ فَلَمَّا خَرَجَ النَّفَسُ فَقُلْ مَعَ خُرُوْجِہٖ لَا اِلٰہَ کَاَنَّكَ
تُخْرِجُ مَحَبَّۃَ کُلِّ شَیْءٍ سِوَی اللّٰہِ مِنْ بَاطِنِكَ وَاِذَا دَخَلَ النَّفَسُ فَقُلْ مَعَ دُخُوْلِہٖ
اِلَّا اللّٰہُ کَمَا اَنَّكَ تُدْخِلُ وَتُثْبِتُ مَحَبَّۃَ اللّٰہِ فِیْ قَلْبِكَ اور جبکہ تو اے سالک پاس
انفاس کا ارادہ کرے تو بیدار اور اپنے دموں پر واقف ہو جا پھر جب دم باہر
کو نکلے تو اسکے نکلنے کے ساتھ لَا اِلٰہَ کہہ گویا ہر چیز کی محبت تو سوائے خدا کے اپنے باطن
سے نکالتا ہے اور جب دم اندر کی طرف آئے تو اسکے داخل ہونے کے ساتھ
اِلَّا اللّٰہُ کہہ گویا تو داخل کرتا ہے اور محبت الٰہی کو ثابت کرتا ہے اپنے دل میں
قَالُوْا وَالرُّکْنُ الْاَعْظَمُ رَبْطُ الْقَلْبِ بِالشَّیْخِ عَلٰی وَصْفِ الْمَحَبَّۃِ وَالتَّعْظِیْمِ وَمُلَاحَظَۃِ

کرتا ہے قَالَ الْمَشَائِخُ مَنْ اَرَادَ الدُّخُوْلَ فِی الْاَرْبَعِیْنِیَّةِ یَلْزِمُهٗ مُرَاعَاتُ اُمُوْرٍ دَوَامُ
الصِّیَامِ وَدَوَامُ الْقِیَامِ وَتَقْلِیْلُ الْکَلَامِ وَالطَّعَامِ وَالْمَنَامِ وَالصُّحْبَةِ مَعَ الْاَنَامِ
وَالْمُوَاظَبَةُ عَلَی الْوُضُوْءِ فِیْ حَالَاتِ الْیَقْظَةِ وَعِنْدَ الْمَنَامِ وَرَبْطُ الْقَلْبِ مَعَ الشَّیْخِ
عَلَی الدَّوَامِ وَتَرْکُ الْغَفْلَةِ وَاَسَاحِقَ تَکُوْنَ عِنْدَهٗ مِنَ الْحَرَامِ فَاِذَا اَدْخَلَ فِی الْحُجْرَةِ
رِجْلَهُ الْیُمْنٰی تَعَوَّذَ وَسَمّٰی وَقَرَأَ سُوْرَةَ النَّاسِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَاِذَا اَدْخَلَ الرِّجْلَ
الْیُسْرٰی قَالَ اللّٰهُمَّ اَنْتَ وَلِیِّیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ کُنْ لِیْ کَمَا کُنْتَ لِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ وَارْزُقْنِیْ مَحَبَّتَکَ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ حُبَّکَ وَاشْغَلْنِیْ بِجَمَالِکَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُخْلِصِیْنَ
اَللّٰهُمَّ امْحُ نَفْسِیْ بِجَذَبَاتِ ذَاتِکَ یَا اَنِیْسَ مَنْ لَا اَنِیْسَ لَهٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَاَنْتَ
خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ مشائخ چشتیہ نے فرمایا جو چلہ مین داخل ہونے کا ارادہ کرے اُسکو چند
امور کی رعایت کرنا لازم ہے ہمیشہ روزہ رکھنا اور سدا قیام شب کرنا اور بولنے اور کھانے
اور سونے اور صحبت خلق کو کم کر دینا اور ہمیشہ باوضو رہنا جاگنے اور سونے کے حالات مین اور
شیخ کے ساتھ ہمیشہ دل کو لگائے رکھنا اور غفلت کو بالکل ترک کرنا یہانتک کہ اُسکے
نزدیک غفلت از قسم حرام کے ہوجائے پھر جب حجرے مین داہنا پانون داخل کرے
تو اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ اور بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کہے اور قُلْ
اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ کو تین بار پڑھے اور جب بایان پانون داخل کرے تو اللّٰهم سے آخر
تک دعا کرے یعنی خداوندا تو میرا کارساز ہے دنیا اور آخرت مین میرا مددگار رہو جیسا تو
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مددگار و کارساز تھا اور مجھکو اپنی محبت دے الٰہی مجھکو اپنی حب نصیب کر
اور اپنے جمال کے ساتھ مشغول کرلے اور مجھکو عباد مخلصین مین کر ڈال الٰہی میرے
نفس کو مٹا ڈال اپنی ذات کی کششون سے اے انیس اُسکے جسکا کوئی

کہ یہ ایسا ندا رہے تو اے سالک تجھپر کچھ مضائقہ نہین اسمین کہ تو متوجہ نہ ہو مگر
اللہ ہی کی طرف اور اپنا دل لگادے مگر اُسی سے اگرچہ ہو عرش کی طرف
متوجہ ہوکر اور اُس نور کا تصور کرکے جسکو حقتعالی نے عرش پر رکھا ہے اور وہ
نہایت روشن رنگ ہے چاند کے رنگ کے مانند یا قبلے کی طرف متوجہ ہوکر چنانچہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے اُسکی طرف اشارہ کیا ہے تو یہ اس حدیث[له] کا گویا مراقبہ ہوگا واللہ اعلم ف
مصنف رح نے حاشیے مین فرمایا کہ حق تعالی کی عالم مثال مین تجلی ہے تو ہر شخص اپنی استعداد
کے مناسب اُسکو ادراک کرتا ہے مترجم کہتا ہے تجلی اور عالم مثال کی حقیقت کتب صوفیہ
مین مفصل مذکور ہے یہ رسالہ مختصر لائق اُسکی تفصیل کے نہین فَاِذَا تَنَوَّرَ الطَّالِبُ
بِنُوْرِ الذِّکْرِ اَمَرَہٗ بِالْمُرَاقَبَۃِ وَھِیَ مُشْتَقَّۃٌ مِّنَ الرَّقِیْبِ سُمِّیَتْ بِھٰذَا الْاِسْمِ لِاَنَّ
الطَّالِبَ یُرَاقِبُ قَلْبَہٗ اَوْ یُرَاقِبُ اللّٰہَ کَمَا اَنَّ اللّٰہَ یُرَاقِبُہٗ فَیَقُوْلُ بِلِسَانِہٖ
اَوْ یَتَخَیَّلُ بِقَلْبِہٖ اَللّٰہُ حَاضِرِیْ اَللّٰہُ نَاظِرِیْ اَللّٰہُ شَاھِدِیْ اَللّٰہُ مَعِیْ اَوْ اَلَا اِنَّہٗ
بِکُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ اَوْ کَاَنَّہٗ حَاضِرٌ بَیْنَکَ وَبَیْنَ الْقِبْلَۃِ تُشَاھِدُہٗ پھر جب طالب
رنگین ہوجاوے ذکر کے نور سے تو مرشد اُسکو مراقبہ کرنے کا امر کرے اور مراقبہ رقیب
یعنی محافظ اور نگہبان سے مشتق ہے اسکا نام مراقبہ اسواسطے رکھا گیا کہ سالک
بعضے مراقبات مین اپنے دل کی محافظت اور نگہبانی کرتا ہے یا بعضے مراقبات مین
اللہ تعالی کا مراقب ہوتا ہے جیسا اللہ اُسکی حفاظت کرتا ہے تو مراقبہ کرنے کے وقت
زبان سے کہے یا اپنے دل سے خیال کرے کہ اللہ حاضری اللہ ناظری اللہ شاہدی اللہ معی
یا اسکا مراقبہ کرے اَلَا اِنَّہٗ بِکُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ یعنی آگاہ ہوجا کہ اللہ ہر چیز کو گھیرے ہے یا اسکا
مراقبہ کرے کہ گویا اللہ حاضر ہے تیرے درمیان اور تیرے قبلے کے درمیان مین اور تو اسکو مشاہدہ

[له] مراد حدیث سے یہی حدیث جو ابھی اوپر گذری اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ فَلَا یَبْصُقْ قِبَلَ وَجْهِهٖ الحدیث ۱۲ ق

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہی اور گیارہ بار سورۂ فاتحہ پڑھی پھر میت سی قریب ہوجاوے پھر کہی یاربّ یاربّ اکیس بار پھر کہی یا روح اور اُسکو آسمان میں ضرب کرے اور یا روح الروح کی دل میں ضرب کرے یہانتک کہ کشایش اور نور پاوے پھر منتظر رہے اُسکا جسکا فیضان صاحب قبر سے ہوسکے دل پر وَلِلْچِشْتِيَّةِ صَلٰوۃٌ تُسَمّٰی صَلٰوۃَ الْمَعْكُوْسِ لَمْ نَجِدْ مِنَ السُّنَّةِ وَلَا اَقْوَالِ الْفُقَهَاۗءِ مَا نَشُدُّ هَا بِهٖ فَلِذٰلِكَ هَذَفْنَاهَا وَالْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ اور چشتیون کے یہاں ایک نماز ہے جسکو صلوۃ المعکوس کہتے ہیں ہمنے سنت مصطفویہ اور اقوال فقہا سے ایسی اصل اسکی نہیں پائی جس سے ہم اُسکی تقویت کرین اسی واسطے ہمنے اُسکو ذکر نہ کیا اور علم اُسکی جواز اور عدم جواز کا خدا کی نزدیک ہے وَلَهُمْ صَلٰوۃٌ تُسَمّٰی صَلٰوۃَ كُنْ فَيَكُوْنُ اور چشتیہ کی یہاں ایک نماز ہے جسکو صلوۃ کن فیکون کہتے ہیں **ف** صلوۃ کن فیکون اسواسطے کہتے ہیں کہ مطلب برآری میں اُسکی تاثیر نہایت جلد اور قوی ہے قَالُوْا مَنْ اَغْلَقَ لَهٗ حَاجَةٌ صَعْبَةٌ فَلْيَرْكَعْ كُلَّ لَيْلَةٍ مِّنْ لَيَالِي الْاَرْبِعَاۗءِ وَالْخَمِيْسِ وَالْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ يَقْرَأُ فِي الْاُوْلٰى الْفَاتِحَةَ مَرَّةً وَّالْاِخْلَاصَ مِائَةَ مَرَّةٍ وَّفِي الثَّانِيَةِ الْفَاتِحَةَ مِائَةَ مَرَّةٍ وَّالْاِخْلَاصَ مَرَّةً وَّيَقُوْلُ يَا اَللّٰهُ مَرَّةً اے آسان کنندۂ دشواریہا واے روشن کنندۂ تاریکیہا مِائَةَ مَرَّةٍ وَّيَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ مِائَةَ مَرَّةٍ وَّيُصَلِّيْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةَ مَرَّةٍ وَّيَدْعُو اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ فَاِذَا كَانَتِ الثَّالِثَةُ فَعَلَ هٰذَا ثُمَّ حَسَرَ الْعِمَامَةَ عَنْ رَأْسِهٖ وَجَعَلَ كُمَّهٗ فِيْ عُنُقِهٖ وَبَكٰى وَدَعَا اللّٰهَ اِلٰى حَاجَتِهٖ خَمْسِيْنَ مَرَّةً فَاِنَّهٗ لَابُدَّ يُسْتَجَابُ لَهٗ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ مشائخ چشتیہ نے صلوۃ کن فیکون کے بیان میں کہا ہے کہ جسکو سخت حاجت پیش آوے تو چاہیے

انیس نہین ای رب مجھکو نہ چھوڑیو تنہا اور تو بہتر وارثین سے ہی فیقوم علی المصلی
ویقول انی وجہت وجہی للذی فطر السموات والارض حنیفا وما انا من المشرکین
احدی وعشرین مرۃ ثم یرکع رکعتین فی الاولی اٰیۃ الکرسی وفی الثانیۃ
اٰمن الرسول ثم یسجد سجدۃ طویلۃ ویجتہد فی الدعاء ثم یقول یا قائم
خمس مائۃ مرۃ ثم یشتغل بالاذکار التی ذکرنا ھا پھر مصلی پر کھڑا ہو اور انی
وجہت وجہی للذی فطر السموات والارض حنیفا وما انا من المشرکین
کو اکیس بار پڑھے یعنی مین نے اپنا منھ متوجہ کیا یکسو ہوکر اُسکی طرف جسنے آسمانون اور زمین کو
پیدا کیا اور مین مشرکین مین داخل نہین پھر دو رکعت پڑھے پہلی رکعت مین آیۃ الکرسی اور
دوسری رکعت مین اٰمن الرسول پھر لنبا سجدہ کرے اور دعا مین خوب
کوشش کرے پھر پانسو بار یا قیوم کہے پھر اُن اذکار مین مشغول ہو جنکو ہم ذکر
کرچکے یعنی ذکر جلی اور پاس انفاس اور مراقبات وَاَمَّا لَوْ اِذَا دَخَلَ الْمَقْبَرَۃَ
قَرَأَ سُوْرَۃَ اِنَّا فَتَحْنَا فِیْ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ یَجْلِسُ مُسْتَقْبِلًا اِلَی الْمَیِّتِ مُسْتَدْبِرَ
الْکَعْبَۃِ فَیَقْرَأُ سُوْرَۃَ الْمُلْکِ وَیُکَبِّرُ وَیُھَلِّلُ وَیَقْرَأُ سُوْرَۃَ الْفَاتِحَۃِ
اِحْدٰی عَشَرَ مَرَّۃً ثُمَّ یَقْرُبُ مِنَ الْمَیِّتِ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ یَا رَبِّ اِحْدٰی وَ
عِشْرِیْنَ مَرَّۃً ثُمَّ یَقُوْلُ یَا رُوْحُ یَضْرِبُہٗ فِی السَّمَآءِ وَیَا رُوْحَ الرُّوْحِ یَضْرِبُہٗ
فِی الْقَلْبِ حَتّٰی یَجِدَ انْشِرَاحًا وَّنُوْرًا ثُمَّ یَنْتَظِرُ لِمَا یُفِیْضُ مِنْ صَاحِبِ الْقَبْرِ
عَلٰی قَلْبِہٖ اور مشائخ چشتیہ نے فرمایا کہ جب قبرستان مین داخل ہو تو سورہ
اِنَّا فَتَحْنَا دو رکعت مین پڑھے پھر میت کی طرف سامنے ہوکر کعبہ معظمہ
کو پشت دیکر بیٹھے پھر سورہ ملک پڑھے اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور

الوصول الی اللہ ثلث احدها الذکر فمنه النفی والاثبات وهو الماثور عن متقدمیهم
نقشبندیہ نے کہا کہ اللہ تک پہونچنے کی تین راہین ہین ایک تو ذکر ہے سو منجملہ ذکر
کے نفی اور اثبات ہے اور وہی منقول ہے متقدمین نقشبندیہ سے وصفته ان ینتهز
فرصة من التشویشات الخارجیة کالاستماع الی احادیث الناس والداخلیة
کالجوع المفرط والغضب والالم والشبع المفرط ثم یذکر الموت ویحضره بین
یدیه ویستغفر الله تعالی مما صدر منه من المعاصی ثم یضم شفتیه ویغمض
عینیه ویحبس نفسه فی بطنه ویقول بالقلب لا یخرجها من سرته الی الایمن
ویمدها حتی یصل الی منکبه ثم یحرك منکبه الی راسه یقول اله ثم یضرب فی
قلبه بالشدة الا الله اور طریقہ نفی و اثبات کے ذکر کا یہ ہے کہ فرصت کو غنیمت جانے
تشویشات بیرونی سے چنانچہ لوگون کی گفتگو سننا اور تشویشات اندرونی سے چنانچہ
گرسنگی زائد اور غضب اور درد اور سیری بہت پھر موت کو یاد کرے اور تصور مین
اسکو اپنے سامنے کرلے اور اللہ تعالی سے مغفرت چاہے اُن گناہون کی جو اُس سے
صادر ہوئے پھر دونون لبون اور دونون آنکھون کو بند کرے اور دم کو اپنے
پیٹ مین حبس کرے اور دل سے کہے لا اسکو اپنی ناف سے داہنی طرف نکالے اور کھینچے
یہانتک کہ اپنے مونڈھے تک پہونچے پھر مونڈھے کو سر کی طرف جھکا دے اور ہلا دے اور رکھے
الہ پھر ضرب لگا دے اپنے دل مین سختی سے الا اللہ کی ف مصنف قدس سرہ کے بھائی
حضرت شاہ اہل اللہ نے چار باب مین فرمایا کہ مبادی سلوک مین اسم ذات
ہے ہر روز بارہ ہزار بار اور نفی اور اثبات ہر ایک ایک ہزار ایکبار
مواظبت کرنا آتا ہے عجیب اور غریب کا مثمر ہے گا لو الحبس التنفس

کہ ہر رات کو یعنی ثلثہ یعنی چہارشنبہ اور پنجشنبہ اور جمعہ کی راتوں میں دو رکعتین ادا کری پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ ایکبار اور قل ہو اللہ سو بار پڑھی اور دوسری رکعت میں فاتحہ سو بار اور قل ہو اللہ ایک بار اور سو بار یوں کہی ای آسان کنندہ دشوار یہا وای روشن کنندہ تاریکیہا سو بار اور استغفار کرے سو بار اور درود پڑھی سو بار اور حقتعالی سے دعا کرے بحضور قلب پھر جب تیسری رات ہو تو بھی کری جو ذکر ہوا پھر پگڑی یا ٹوپی کو سر سے اُتاری اور اپنی آستین کو اپنی گردن میں ڈالی اور روئی اور حقتعالی سے دعا کری پچاس بار تو بالضرور انشاء اللہ تعالی دعا اُسکی مستجاب ہوگی واللہ اعلم **ف** مولانا نے فرمایا کہ بعضی نا واقفوں نے اعتراض کیا ہی آستین گردن میں ڈالنا کیونکر جائز ہوگا حالانکہ ادعیہ ماثورہ میں یہ ثابت نہیں ہم جواب دیتی ہیں کہ قلب ردا یعنی چادر کا اُلٹنا پلٹنا نماز استسقا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہی تا حال عالم کا بدلجا دی تو اسی طرح آستین گردن میں ڈالنا امر مخفی کی اظہار کیواسطی یعنی تضرع کیواسطے اشعار گردش حال کی حصول مقصود سے کیونکر جائز ہوگا

فصل چھٹی

فِی اَشْغَالِ الْمَشَائِخِ النَّقْشْبَنْدِیَّةِ وَهُمْ اَصْحَابُ اِمَامِ الطَّرِیْقَةِ خَوَاجَهْ بَهَاءُ الدِّیْنِ نَقْشْبَنْدِ الْبُخَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَنْهُمْ اَجْمَعِیْنَ فصل ہی مشائخ نقشبندیہ کی اشغال میں نقشبندیہ امام طریقت خواجہ بہاء الدین نقشبند بخاری کی مرید ہیں اللہ راضی ہو اُنسے اور اُن کی سب مریدوں سے قالوا طرق

اور شرط اعظم نفی و اثبات ذکر مین ملاحظہ کرنا ہی نفی معبودیت یا نفی مقصودیت یا نفی وجود کا غیر اللہ تعالی سے اور اثبات معبودیت وغیرہ کا حق تعالی کے واسطے بوجہ تاکید اور اجتماع خاطر نہ اُس طرح جیسے دل مین خطرات اور باتون کے خیالات گھومتے پھرتے ہین وَمَنْ بَلَغَ اِلَى اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ مَرَّةً وَّلَمْ يَنْفَتِحْ لَهٗ بَابٌ مِّنَ الْجَذْبِ وَالْاِنْصِرَافِ الْبَاطِنِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَجَبَ الْاِشْتِغَالُ بِاِسْمِهٖ وَالنُّفْرَةُ عَنِ الْاَشْغَالِ الْاُخْرٰى فَلْيَعْرِفْ اَنَّ عَمَلَهٗ لَمْ يُقْبَلْ فَلْيَسْتَاْنِفْ بِهٰذِهِ الشُّرُوْطِ مِنَ الثَّلٰثَةِ اِلٰى اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ اور جو شخص کہ اکیس بار تک پہونچا اور اُسکے واسطے جذب یعنی کشش ربانی اور خدا کی طرف گردش باطن کا دروازہ نہ کھلا تو اُسکو اُسکے اسم کی مشغولی واجب ہوئی اور نفرت اشغال دیگر سے لازم آئی تو چاہیے کہ وہ معلوم کرے کہ اسکا عمل مقبول نہوا تو بشروط مذکورہ اُسکو پھر از سر نو تین سے شروع کرنا چاہیے اکیس بار تک وَمِنْهُ الْاِثْبَاتُ الْمُجَرَّدُ كَاَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ عِنْدَ الْمُتَقَدِّمِيْنَ وَاِنَّمَا اسْتَخْرَجَهٗ خُوَاجَهْ مُحَمَّدْ بَاقِيْ اَوْ مَنْ يَّقْرُبُ مِنْهُ الزَّمَانِ فَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور منجملہ ذکر کے اثبات مجرد ہے یعنی فقط اللہ کا لفظ ذکر کرے بدون نفی اور اثبات وغیرہ کے اور گویا کہ یہ ذکر متقدمین نقشبندیہ کے نزدیک نہ تھا اُسکو تو خواجہ محمد باقی نے یا اُنکے کسی قریب العصر نے نکالا ہے واللہ اعلم ف مولانا نے فرمایا کہ اثبات مجرد شریعت مین کہین ثابت نہین اسواسطے کہ ذات بحت کا تصور عوام کو ممکن نہین بلکہ شرع مین اسم ذات بعض صفات یا بعض محامد کے ساتھ یا بعض ادعیہ کے ساتھ وارد ہوا ہے سَمِعْتُ سَيِّدِي الْوَالِدَ يَقُوْلُ النَّفْيُ وَالْاِثْبَاتُ اَفْيَدُ لِلسُّلُوْكِ فَالْاِثْبَاتُ الْمُجَرَّدُ اَفْيَدُ لِلْجَذْبِ مین نے اپنے والد مرشد سے سنا فرماتے تھے کہ نفی اور

خَاصِیَّۃٌ عَجِیْبَۃٌ فِیْ تَسْخِیْنِ الْبَاطِنِ وَجَمْعِ الْعَزِیْمَۃِ وَھَیْجَانِ الْعِشْقِ وَقَطْعِ اَحَادِیْثِ النَّفْسِ وَیَتَدَرَّجُ فِی الْحَبْسِ لِئَلَّا یَثْقُلَ عَلَیْہِ وَالْمُرَادُ بِالْحَبْسِ غَیْرُ الْمُفْرِطِ فَبَیْنَہٗ وَبَیْنَ مَا یَاْمُرُ بِہِ الْجُوْکِیَّۃُ بَوْنٌ بَائِنٌ نقشبندیہ نے فرمایا کہ حبس نفس یعنی دم روکنے کی عجیب خاصیت ہے باطن کو گرم کردینے اور جمعیت عزمیت اور عشق کے ابھارنے اور وساوس کے قطع کرنے میں اور بتدریج اندک اندک حبس دم کی مشق کرے تا اسیر گران نہوجاوے اور خشکی کی بیماری نہ پیدا ہوجاوے اور حبس دم سے حبس غیر مفرط مراد ہے جسکی نوبت حصر نفس تک نہ پہونچے تو نقشبندیہ کی حبس دم میں اور جسکو جوگی بتاتے ہیں فرق بعید ہے ف مصنف قدس سرہ نے فرمایا رباعی حاشا کہ اکابر رہ جوگیہ روند ۔ اثبات مقالات ربابین نکنند حبس نفس و حصر نفس دارد فرق ۔ حبس نفس ست انچہ نشانش ہندند وَکَذٰلِکَ لِعَدَدِ الْوِتْرِ خَاصِیَّۃٌ عَجِیْبَۃٌ فَیَقُوْلُ اَوَّلًا ھٰذِہِ الْکَلِمَۃَ مَرَّۃً فِیْ نَفَسٍ وَّاحِدٍ ثُمَّ یَقُوْلُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فِیْ نَفَسٍ وَّاحِدٍ وَھٰکَذَا یَتَدَرَّجُ حَتّٰی یَصِلَ اِلٰی اَحَدٍ وَّعِشْرِیْنَ مَعَ الْمُرَاعَاتِ عَلٰی عَدَدِ الْوِتْرِ اور حبس دم کے مانند شمار طاق کی بھی عجیب خاصیت ہے تو اول اسی کلمہ توحید کو ایکبار ایک دم میں کہے پھر تین بار ایک دم میں کہے اسی طرح درجہ بدرجہ چند روز کی مشق میں اکیس ۲۱ بار تک پہونچے طاق عدد کی مراعات کے ساتھ یعنی اول بار ایکبار اور دوسری بار تین بار اور تیسری بار پانچ بار اور چوتھی بار سات بار علی ہذا القیاس وَالشَّرْطُ الْاَعْظَمُ مُلَاحَظَۃُ نَفْیِ الْمَعْبُوْدِیَّۃِ اَوِ الْمَقْصُوْدِیَّۃِ اَوِ الْوُجُوْدِ مِنْ غَیْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَاِثْبَاتُھَا لَہٗ تَعَالٰی عَلٰی وَجْہِ التَّاکِیْدِ وَاجْتِمَاعِ الْخَاطِرِ کَمَا یَدُوْدُ فِی النَّفْسِ مِنَ الْخَطَرَاتِ وَالْاَحَادِیْثِ

اَحَدٍ عِنْدَ اِطْلَاقِ اسْمِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ قَلَّ مَنْ يُجَرِّدُهُ عَنِ اللَّفْظِ فَلْيَجْتَهِدْ هٰذَا الطَّالِبُ
اَنْ يُجَرِّدَ هٰذَا الْمَعْنٰى عَنِ الْاَلْفَاظِ وَيَتَوَجَّهَ اِلَيْهِ مِنْ غَيْرِ مُزَاحَمَةِ الْخَطَرَاتِ وَالتَّوَجُّهِ
اِلَى الْغَيْرِ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ لَا يُمْكِنُهُ هٰذَا النَّحْوُ مِنَ الْاِدْرَاكِ فَمِنَ الْمَشَائِخِ مَنْ يَّاْمُرُ
مِثْلَ هٰذَا بِالدُّعَاءِ وَصِفَتُهُ اَنْ لَّا يَزَالَ يَدْعُو اللّٰهَ بِقَلْبِهِ يَقُوْلُ يَا رَبِّ اَنْتَ مَقْصُوْدِيْ
قَدْ تَبَرَّاْتُ اِلَيْكَ عَنْ كُلِّ مَا سِوَاكَ وَنَحْوَ ذٰلِكَ مِنَ الْمُنَاجَاتِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّاْمُرُهُ بِتَخَيُّلِ
الْخَلَاءِ الْمُجَرَّدِ اَوِ النُّوْرِ الْبَسِيْطِ فَيَتَدَرَّجُ الطَّالِبُ مِنْ هٰذَا التَّخَيُّلِ اِلَى التَّوَجُّهِ الْمَذْكُوْرِ

اور طریقہ مراقبہ کا یہ ہی کہ دم کو بند کری ناف کی نیچی تھوڑا سا پھر اپنی جمیع حواس مدرکہ سی متوجہ ہو معنی مجرد وبسیط کی طرف جسکو ہر شخص اللہ کی نام بولنی کی وقت تصور کرتا ہی ولیکن ایسی لوگ کمتر ہین جو اس معنی بسیط کو لفظ سی خالی کر سکین تو طالب کوشش کری کہ اس معنی بسیط کو الفاظ سی جدا کری اور اُسکی طرف متوجہ ہو بلا مزاحمت خطرات اور التفات ماسوی اللہ کے اور بعضی لوگون سی اس قسم کا ادراک نہین ہو سکتا ہی سو بعضی مشائخ تو ایسی شخص کو اس طرح کی دعا بتاتی ہین اور طریقہ اُس دعا کا یہ ہی کہ ہمیشہ دل سی کیا کری یون کہو ای رب تو ہی میرا مقصود ہی مین بیزار ہوا آیا تیری طرف تیری ماسوا سی اور مانند اسکی کوئی اور مناجات کری اور بعضی مشائخ شخص مذکور کو خلای مجرد یا نور بسیط کی خیال کرنی کو فرماتی ہین تو طالب اس تخیل سی توجہ مذکور کی طرف بتدریج پہونچ جاتا ہی مترجم کہتا ہی خلای مجرد سی یہ مراد ہی کہ ساری عالم کی مکان کو جمیع اجسام سی خالی تصور کرای اور نور بسیط سادہ روشنی سی عبارت ہی وَثَانِيْهَا الرَّابِطُ بِشَيْخِهٖ اور تیسرا طریقہ وصول الی اللہ کا رابطہ اور اعتقاد کامل بہم پہونچانا ہی اپنی مرشد کی ساتھ

اثبات سلوک کے واسطے مفید تر ہے اور اثبات مجرد جذب اور کشش کے واسطے
زیادہ تر مفید ہے وَصِفَتُهُ اَنْ يُخْرِجَ لَفْظَةَ اللّٰهِ مِنْ سُرَّتِهِ بِالشِّدَّةِ التَّامِ وَيَمُدَّهَا
حَتّٰى يَصِلَ اِلَى اُمِّ دِمَاغِهِ مَعَ الْحَبْسِ وَالتَّدْرِيْجِ فِي الزِّيَادَةِ حَتّٰى اَنَّ مِنْهُمْ مَنْ
يَقُوْلُهَا فِيْ نَفَسٍ وَّاحِدٍ اَلْفَ مَرَّةٍ وَّقَدْ رَاَيْتُ امْرَأَةً مِّنْ مُّخْلِصَاتِ سَيِّدِيْ
الْوَالِدِ تَقُوْلُهَا اَلْفَ مَرَّةٍ فِيْ نَفَسٍ وَّاحِدٍ وَّاَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اَيْضًا اور طریقہ اثبات
مجرد کا یہ ہے کہ اللہ کے لفظ کو اپنی ناف سے بشدت تمام نکالے اور اُسکو کھینچے یہانتک کہ اُسکو
دماغ کی جھلی تک پہونچے حبس دم کے ساتھ اور اندک اندک زیادہ کرتا جاوے یہانتک
کہ بعضے نقشبندی ایک دم میں اسکو ہزار بار کہتے ہیں اور البتہ میں نے ایک عورت
کو جو مرشد کے مریدوں سے تھی دیکھا کہ اسم ذات کو ایکدم میں ہزار بار کہتی تھی اور اس سے
اکثر بھی وَسَمِعْتُ سَيِّدِيَ الْوَالِدَ قُدِّسَ سِرُّهٗ يَحْكِيْ عَنْ نَفْسِهٖ اَنَّهٗ كَانَ فِي ابْتِدَائِهٖ
يَقُوْلُ النَّفْيَ وَالْاِثْبَاتَ فِيْ نَفَسٍ وَّاحِدٍ مِّائَتَيْ مَرَّةٍ وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ اور میں نے
اپنے والد مرشد سے سنا اپنا حال نقل فرماتے تھے کہ ابتدائے سلوک میں نفی اور اثبات کو
ایک دم میں دو سو بار کہتے تھے واللہ اعلم وَثَانِيْهَا الْمُرَاقَبَةُ اور دوسرا طریقہ
وصول الی اللہ کا مراقبہ ہے ف مصنف قدس سرہ نے حاشیہ منہیہ میں فرمایا کہ
حقیقت مراقبہ بوجہیکہ شامل جمیع افراد آن باشد آنست کہ توجہ قوت درّاکہ باقبال
تمام بسوئے صفات حضرت حق نمودن یا بسوئے حالت انفکاک روح از جسد یا مثل آن
تا آنکہ عقل و وہم و خیال و جمیع حواس تابع آن توجہ گردد وآنچہ محسوس نیست بمنزلہ
محسوس نصب العین گردد وَصِفَتُهَا اَنْ يَّحْبِسَ النَّفَسَ تَحْتَ السُّرَّةِ حَبْسًا
يَسِيْرًا ثُمَّ يَتَوَجَّهُ بِمَجَامِعِ اِدْرَاكِهٖ اِلَى الْمَعْنَى الْمُجَرَّدِ الْبَسِيْطِ الَّذِيْ يَتَصَوَّرُهٗ كُلُّ

نظر ہی جسکا اُسکی طرف سی فیض آوی اور دونون آنکھین بند کرلیا اُنکو کھول دی اور
رشد کی دونون آنکھون کی بیچ مین تکی لگاوی پھر جب کسی چیز کا فیض آوی تو اُسکی پیچھی پڑجاوے
اپنی دل کی جمعیت سی اور چاہیے کہ اُس فیض کی محافظت کری اور جب مرشد اُسکی
پاس نہ ہو تو اُسکی صورت کو اپنی دونون آنکھون کی درمیان خیال کرتا رہی بطریق
محبت اور تعظیم کی تو اُسکی خیالی صورت وہ فائدہ دیگی جو اُسکی صحبت فائدہ دیتی تھی
ف مولانا نی فرمایا مرشد کی شرط یہ ہی کہ واصل بمقام مشاہدہ ہو اور نورانی یہ تجلیات
ذاتیہ ہو جسکی دیکھنی سی ذکر کا فائدہ حاصل ہو بموجب اس حدیث صحیح کی هُمُ الَّذِينَ اِذَا
رُءُوا ذُكِرَ اللهُ یعنی اولیاء اللہ وہ ہین جنکو دیکھنی سی خدا یاد پڑی اور جن کی صحبت
فوائد صحبت کی مفید ہو بموجب اس حدیث کی هُمْ جُلَسَاءُ اللهِ کہ اولیاء اللہ جلیس
ہین خدا کی اور بمقتضای اس حدیث معتمد کی هُمْ قَوْمٌ لَا يَشْقَى جَلِيسُهُمْ یعنے
اولیاء اللہ ایسی قوم ہی جنکا جلیس اور ہم صحبت بدبخت نہین ہوتا مترجم
کہتا ہی خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نی بموجب احادیث مذکورہ کی ولی کی علامت بتائی
اس قول مین رباعی با ہر کہ نشستی و نشد جمع دلت ۔ وز تو نرمید صحبت آب و گلت ۔
زنہار ز صحبتش گریزان میباش ۔ ورنہ نکند روح عزیزان بحلت ۔
خلاصہ یہ ہی کہ جسکی صحبت سی دنیا سرد ہو اور ہر طرف سی دل ٹوٹ کر
حضرت حق سی متعلق ہو جاوی تو اُسکی صحبت اور محبت اکسیر اعظم ہی اور جب دنیا
دل سی نہ منقطع ہوئی تو تضییع اوقات ہی اُسکی صحبت سی تنہائی بہتر ہی پس واجب ہی
کہ غلو عوام پر دھوکا نہ کھاوی ہر شیخ سی بیعت نہ کرلی بلکہ طریقت کی بیعت اُس
مرشد کامل مکمل سی کری جسکی ولایت کی علامات ظاہر اور باہر ہون مولوی روم علیہ الرحمۃ نی

مولانا ثانی رحمہ نے فرمایا حق یہ ہے کہ سب راہون سے یہ راہ زیادہ قریب تر ہے گاہے مریدین قابلیت
نہین ہوتی تو اُسکی مزید محبت سے مرشد اسمین تصرف کرتا ہے مشائخ طریقت
نے فرمایا ہے کہ اللہ کے ساتھ صحبت رکھو سو اگر تمسے نہ ہو سکے تو اُنکے ساتھ صحبت رکھو
جو اللہ کے ساتھ صحبت رکھتے ہین عارف باللہ شیخ عبد الرحیم قدس سرہ نے فرمایا کہ
مشائخ طریقت کے کلام کے معنے یہ ہین کہ پہلے تو سامنا کرنا چاہیے کامل بیداری اور
ہوشیاری سے جو ایک پرتو ہے تجلی ذاتی کے اظلال سے تاکہ تعلق کونین سے مخلصی
حاصل ہو جاے سو اگر یہ نہ ہو سکے تو اُن لوگون سے تعلق بہم پہونچانا چاہیے جو اس
پرتو سے مشرف ہوے ہین جو اپنے نفوس اور علائق ماسوا سے نجات پا گئے ہین اور
اس آیت قرآنی ہین کُونُوا مَعَ الصَّادِقِیْنَ یعنے سچون کے ساتھ رہو ایک طرح کا
اسمین اشارہ ہے رابطہ مرشد کا اگر مرشد کامل شہود ذاتی کا واصل ہو تو اُسکی
توجہ سے اندک زمانے مین وہ حاصل ہوتا ہے جو سالہا سال کی محنت مین حاصل
نہین ہوتا اور کیا خوب کہا ہے شعر آنکہ بہ تبریز یافت یک نظر از شمس دین ۔ طعنہ زند
بر دہ سخرہ کند بر چلہ ۔ وَشَرْطُهَا اَنْ يَكُوْنَ الشَّيْخُ قَوِيَّ التَّوَجُّهِ دَائِمَ الْيَادْدَاشْتْ
فَاِذَا صَحِبَهٗ خَلّٰى نَفْسَهٗ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ اِلَّا مَحَبَّتَهٗ وَيَنْتَظِرُ لِمَا يُفِيْضُ مِنْهُ وَيُغَمِّضُ
عَيْنَيْهِ اَوْ يَفْتَحُهُمَا وَيَنْظُرُ بَيْنَ عَيْنَيِ الشَّيْخِ فَاِذَا اَفَاضَ شَيْءٌ فَلْيَتَّبِعْهُ بِمَجَامِعِ
قَلْبِهٖ وَلْيُحَافِظْ عَلَيْهِ وَاِذَا غَابَ الشَّيْخُ عَنْهُ يَتَخَيَّلُ صُوْرَتَهٗ بَيْنَ عَيْنَيْهِ بِوَصْفِ
الْمَحَبَّةِ وَالتَّعْظِيْمِ فَتُفِيْدُ صُوْرَتُهٗ مَا تُفِيْدُ صُحْبَتُهٗ اور رابطہ مرشد کی شرط کا
یہ ہے کہ مرشد قوی التوجہ ہو یادداشت کی مشق والی رکھتا ہو پھر جب ایسے مرشد کی
صحبت کرے تو اپنی ذات کو ہر چیز کے تصور اور خیال سے خالی کر ڈالے سوا اُسکی محبت کے اور اُسکا

خواجہ خرد یکتب بابہامہ علی اصابعہ الاربع شیئا فی مجلسہ وکلامہ وشانہ کلہ
فسالتہ فقال کتبت اسم الذات فی بدایۃ امری وصارت دیدنا لا استطیع الانقلاع
عنہا واللہ اعلم۔ اور والد مرشد سے میں نے سنا فرماتے تھے کہ میں نے خواجہ خرد یعنی خواجہ محمد
باقی کو دیکھا کہ اپنے انگوٹھے سے اپنی چاروں انگلیوں پر کچھ لکھتے تھے اپنی نشست اور
بات کرنے اور سب کاموں میں تو میں نے انسے پوچھا تو فرمایا کہ میں نے اسم ذات ابتدائے
سلوک میں لکھا تھا اور اب مجھکو ایسی عادت ہوگئی ہے کہ میں اسکو چھوڑنے پر قادر نہیں ہوں
واللہ اعلم۔ وللنقشبندیۃ کلمات علیہا بناء طریقتہم بعضہا اشارۃ الی ہذہ الاشغال
وبعضہا علی شروط تاثیرہا فلنذکرہا اور مشائخ نقشبندیہ کے چند اصطلاحات
ہیں جن پر انکے طریقے کی بنا ہے بعضی اصطلاحوں میں تو ان ہی اشغال مذکور کی طرف اشارہ
ہے اور بعضی انکی تاثیر کی شرطوں پر تو ہمکو انکا ذکر کرنا چاہیے ہوش در دم
نظر بر قدم سفر در وطن خلوت در انجمن یاد کرد بازگشت نگہداشت
یادداشت فہذہ ہی الماثورۃ عن خواجہ عبد الخالق الغجدوانی وبعدہا
ثلثۃ ماثورۃ عن الخواجہ نقشبند وقوف زمانی وقوف قلبی وقوف عددی
(۱) ہوش در دم (۲) نظر بر قدم (۳) سفر در وطن (۴) خلوت در انجمن (۵) یاد کرد (۶)
بازگشت (۷) نگہداشت (۸) یادداشت۔ تو یہ آٹھ کلمات خواجہ عبد الخالق
غجدوانی سے منقول ہیں اور ان کے بعد تین اصطلاحیں خواجہ نقشبند سے مروی
ہیں (۱) وقوف زمانی (۲) وقوف قلبی (۳) وقوف عددی اما ہوش در دم
فمعناہ التیقظ فی کل نفس فلا یزال متیقظا متفحصا عن نفسہ فی کل نفس
ہل ہو غافل او ذاکر وہذا طریق التدریج الی دوام الحضور وہذا

فرمایا شعر ای بسا ابلیس آدم روی ہست پس بہردستی نشاید داد دست پس اعتقاد
اور محبت مرشد کی عمدہ چیز ہی لیکن افراط اور تفریط ہر امر مین معیوب ہی ایسی افراط بھی
بہتر نہین جسمین صورت پرستی کی نوبت پہونچی اور شریعت محمدیہ کی مخالفت ہوجاوے
حق تعالی ہر امر مین صراط مستقیم پر قائم رکھی آمین سَمِعْتُ سَیِّدِی الْوَالِدَ یَقُوْلُ
یَجِبُ عَلَی السَّالِكِ اِذَا کَانَ عَلٰی هَیْئَۃٍ وَحَصَلَ لَهٗ شَیْءٌ مِنْ هٰذَا الْمَعْنٰی اَنْ لَا
یُغَیِّرَ تِلْكَ الْهَیْئَۃَ فَاِنْ کَانَ قَائِمًا لَمْ یَقْعُدْ وَاِنْ کَانَ قَاعِدًا لَمْ یَقُمْ اور
والد مرشد سے مین نے سنا فرماتے تھے سالک پر واجب ہی کہ جب کسی شکل و ہیأت
پر ہو اور اسکو اس بات سے کوئی حال حاصل ہو اس شکل کو نہ بدل ڈالے پس اگر کھڑا ہو تو نہ بیٹھے
اور اگر بیٹھا ہو تو کھڑا نہ ہوجاوے وَمِنَ الْمَشَایِخِ مَنْ یَّاْمُرُ بِتَخَیُّلِ الْقَلْبِ مَکْتُوْبًا عَلَیْهِ
اسْمُ اللّٰهِ بِالذَّهَبِ اور بعضے وہ مشائخ ہین جو سالک کو بتاتے ہین دل ہی اسم اللہ
کو سونے سے لکھا ہوا خیال کرنے کا سَمِعْتُ سَیِّدِی الْوَالِدَ یَقُوْلُ اَمَرَنِیْ خُوَاجَه هَاشِمُ
الْبُخَارِیُّ بِکِتَابَۃِ اِسْمِ الذَّاتِ وَاَنَا ابْنُ عَشْرِ سِنِیْنَ فَاَکْثَرْتُ مِنْهَا وَاَخَذَ تُشَبَّعُ
قَلْبِیْ حَتّٰی اِنِّیْ کُنْتُ مَشْغُوْلًا بِکِتَابَۃِ کِتَابٍ فَکَتَبْتُ اسْمَ الذَّاتِ عَلٰی نَحْوٍ مِنْ
اَرْبَعَۃِ اَوْرَاقٍ وَمَا شَعَرْتُ اور والد مرشد سے مین نے سنا فرماتے تھے کہ مجھکو خواجہ
ہاشم بخاری نے اسم ذات کے لکھنے کو فرمایا اور مین دس برس کا تھا مین نے اسکو لکھنے کی
کثرت کی اور اسکی تحریر مین نے اپنے دل ہی جمالی یہانتک کہ ایک کتاب کے لکھنے مین
مشغول تھا تو اسم ذات کو مین بقدر چار ورقون کے لکھ گیا اور مجھکو کچھ خبر نہ ہوئی ف
مولانا نے فرمایا کہ مین نے مصنف قدس سرہ سے سنا کہ کتاب مذکور ملا عبد الحکیم
سیالکوٹی کا حاشیہ تھا شرح عقائد کے حاشیہ خیالی پر وَسَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ رَاَیْتُ

وقوف زمانی ہو لائق ہر مرتبہ متوسط ہی مولانا نے فرمایا کہ وقوف زمانی کو صوفیہ محاسبہ کہتے ہیں
حدیث میں وارد ہی کہ ہوشیار وہ شخص ہی جسنے اپنے نفس کو دبایا اور واسطے بعد موت کے
واسطے عمل کیا اور امیر المومنین عمر فاروق نے خطبے میں فرمایا کہ اپنی جانون کا محاسبہ
کرو قبل اسکے کہ تم سے حساب لیا جاوے اور انکو وزن کرو قبل اسکے کہ وزن کیے
جاوین اور مستعد ہو جاؤ عرض اکبر کے واسطے یعنی خدا کا سامنا جو قیامت میں ہوگا
اسدن تم سامنے کیے جاؤ گے تمھاری کوئی چیز نہ چھپ سکیگی اَمَّا نظر بر قدم فمعناهُ
اَنَّ السَّالِكَ يَجِبُ عَلَيْهِ اَنْ لَّا يَنْظُرَ فِيْ حَالِ مَشْيِهٖ اِلَّا اِلٰى قَدَمَيْهِ وَلَا فِيْ حَالِ
قُعُوْدِهٖ اِلَّا بَيْنَ يَدَيْهِ فَاِنَّ النَّظَرَ اِلَى النُّقُوْشِ الْمُخْتَلِفَةِ وَالْاَلْوَانِ الْمُعْجِبَةِ يُفْسِدُ
عَلَيْهِ حَالَهٗ وَيَمْنَعُهٗ مِمَّا هُوَ بِسَبِيْلِهٖ وَفِيْ حُكْمِهٖ الْاِسْتِمَاعُ اِلٰى اَصْوَاتِ النَّاسِ وَاَحَادِيْثِهِمْ
سَمِعْتُ سَيِّدِيَ الْوَالِدَ يَقُوْلُ هٰذَا بِالنِّسْبَةِ اِلَى الْمُبْتَدِيْ اَمَّا الْمُنْتَهِيْ فَيَجِبُ عَلَيْهِ اَنْ
يَتَاَمَّلَ فِيْ حَالِهٖ عَلٰى قَدَمِ اَيِّ نَبِيٍّ هُوَ اِذْ مِنَ الْاَوْلِيَاءِ مَنْ يَّكُوْنُ عَلٰى قَدَمِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ
الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَلَهُ الْجَامِعِيَّةُ التَّامَّةُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّكُوْنُ عَلٰى قَدَمِ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ
وَعَلٰى هٰذَا الْقِيَاسِ فَاِذَا عَرَفَ مَتْبُوْعَهٗ فَلْتَكُنْ اَحْوَالُهٗ وَوَقَائِعُهٗ مُنَاسِبَةً بِوَقَائِعِ
مَتْبُوْعِهٖ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور نظر بر قدم سے تو یہ مراد ہی کہ سالک پر واجب ہے کہ اپنے چلنے کے
وقت کسی چیز پر نظر نہ ڈالے سوا اپنے قدم کے اور نہ اپنے بیٹھنے کی حالت میں دیکھے
مگر اپنے آگے اسواسطے کہ نقوش مختلفہ کا دیکھنا اور تعجب انگیز رنگونکا نظر کرنا سالک کی
حالت کو بگاڑ دیتا ہی اور اُس سے روکتا ہی جسکی وہ طلب میں ہی اور حکم نظر میں ہی لوگونکی
آوازون اور انکی باتون کی طرف کان لگانا اپنے والد مرشد سے مینے سنا فرماتے تھے
کہ یہ یعنی نظر کو نیچے رکھنا بہ نسبت مبتدی کے ہی اور منتہی پر تو واجب ہی کہ تامل کرے

سلہ اصل سند محاسبہ کی آیہ کریمہ ہو بسورہ حشر کی وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ یعنی اور یہ حدیث شریف بھی الکیس من دان نفسہ وعمل لما بعد الموت والعاجز من اتبع نفسہ وتمنی علی اللہ ۱۲

لِلْمُبْتَدِی فَاِذَا تَوَسَّطَ فِی السُّلُوْكِ فَلْيَكُنْ مُتَفَحِّصًا عَنْ نَفْسِهٖ فِیْ كُلِّ طَآئِفَةٍ مِّنَ الزَّمَانِ مِثْلُ اَنْ يَّتَاَمَّلَ بَعْدَ كُلِّ سَاعَةٍ هَلْ دَخَلَتْ عَلَيْهِ فِيْهَا غَفْلَةٌ اَوْ لَا فَاِنْ دَخَلَتْ غَفْلَةٌ اِسْتَغْفَرَ وَعَزَمَ عَلٰى تَرْكِهَا فِی الْمُسْتَقْبَلِ وَهٰكَذَا حَتّٰى يَصِلَ اِلَى الدَّوَامِ وَيُسَمّٰى هٰذَا الْاٰخِيْرُ بِوُقُوْفٍ زَمَانِیٍّ وَاسْتَخْرَجَهٗ خُوَاجَهْ نَقْشْبَنْدْ لِمَا دَرٰى اَنَّ التَّوَجُّهَ اِلٰى عِلْمِ الْعِلْمِ فِیْ كُلِّ نَفْسٍ يُّشَوِّشُ حَالَ الْمُتَوَسِّطِ فَاِنَّمَا اللَّائِقُ بِهٖ اَلْاِسْتِغْرَاقُ فِی التَّوَجُّهِ اِلَى اللّٰهِ بِحَيْثُ لَا يُزَاحِمُهٗ عِلْمُ هٰذَا التَّوَجُّهِ

تو ہوش دردم کے معنی ہوشیاری اور بیداری ہی ہر دم کے ساتھ تو ہمیشہ بیدار اور متجسس رہے اپنی ذات سے ہر سانس مین کہ وہ غافل ہے یا ذاکر اور یہ طریقہ ہے بتدریج دوام حضور کے حاصل کرنے کا اور اسطرح کی ہوشیاری مبتدی کے واسطے مخصوص ہے پھر جب آگے بڑھے اور سلوک کے درمیان مین آوے تو چاہیے کھوج کرتا رہے اپنی ذات کا تھوڑی تھوڑی مدت مین اسطرح کہ تامل کرے ہر ساعت کے بعد کہ اس ساعت مین غفلت آئی یا نہین سو اگر غفلت آگئی ہو تو استغفار کرے اور آیندہ کو اسکے چھوڑنے کا ارادہ کرے اسی طرح مدام تفحص کرتا رہے یہانتک کہ دوام حضور کو پہونچ جاوے اور یہ پچھلے طریق کی ہوشیاری مسمی بوقوف زمانی ہے اسکو خواجہ نقشبند رح نے استخراج کیا اسواسطے کہ اُنھون نے معلوم کیا کہ متوجہ ہونا علم العلم یعنی دانست کو دریافت کرنا ہر دم مین سالک متوسط کے حال کو پریشان کرتا ہے اسکو مناسب تو استغراق ہے توجہ الی اللہ مین اسطرح پر کہ اسکو اپنے متوجہ ہونے کی دانست مین مزاحم حال نہو ف مترجم کہتا ہے ہر دم کا محاسبہ عبارت ہے ہوش در دم سے سو یہ مبتدی کے مناسب ہے نہ متوسط کے اور قدرے مدت کا محاسبہ کا نام

تو اُسکو توڑنا کرے اس کلمہ کی مداومت سے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا
جسنے اللہ کی محبت کا خالص مزہ چکھا تو اُسنے اُسکو طلب دنیا سے باز رکھا اور سب
لوگون سے اُسکو وحشی کردیا اَمَّا خلوت درانجمن فمعناہ اَنْ یَّشْتَغِلَ بِقَلْبِہٖ بِالْحَقِّ
فِی الْاَحْوَالِ کُلِّہَا مِنَ الدَّرْسِ وَالْکَلَامِ وَالْاَکْلِ وَالشُّرْبِ وَالْمَشْیِ فَیَجِبُ اَنْ یُّحَصِّلَ
السَّالِکُ مَلَکَۃَ التَّوَجُّہِ اِلَی الْحَقِّ فِیْ وَقْتِ الْاِشْتِغَالِ بِہٰذِہِ الْاَشْغَالِ قَالَ
خُوَاجَہ نَقْشْبَنْدُ وَاِلَیْہِ الْاِشَارَۃُ فِیْ قَوْلِہٖ عَزَّ وَجَلَّ رِجَالٌ لَّا تُلْہِیْہِمْ تِجَارَۃٌ
وَّلَا بَیْعٌ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ بَلِ الْحَقُّ اَنَّ التَّوَسُّمَ بِزِیِّ الْفُقَرَآءِ وَدَوَامَ التَّعَلُّقِ
بِاللّٰہِ یَکُوْنُ غَالِبًا مَظَنَّۃً لِلرِّیَآءِ وَالسُّمْعَۃِ فَالْاَوْلٰی اَنْ یَّکُوْنَ الزِّیُّ زِیَّ الْعِلْمِ
وَالدِّیَانَۃِ وَالْاِجْتِہَادِ فِی الطَّاعَاتِ وَیَکُوْنُ الْقَلْبُ مَعَ الْحَقِّ دَائِمًا
قَالَ الْخُوَاجَہ عَلِیُّ نِ الرَّامِیْتَنِیُّ بِالْفَارِسِیَّۃِ **شعر** از درون شو آشنا
وز برون بیگانہ وش ؎ این چنین زیبا روش کم میبود اندر جہان
اور خلوت در انجمن کا یہ مطلب ہے کہ دل سے خدا کے ساتھ مشغول ہو اپنے جمیع حالات
مین پڑھنے مین اور کلام کرنے اور کھانے اور پینے اور چلنے مین تو سالک کو
واجب ہے کہ خدا کی طرف متوجہ رہنے کا ملکہ یعنی قوت راسخہ بہم پہونچاوے ان
اشغال مذکورہ کی مشغولی کے وقت خواجہ نقشبند نے فرمایا کہ اسی طرف اشارہ
ہے حق تعالی کے قول مین کہ مرد وہ لوگ ہین جنکو سوداگری اور خرید و فروخت
ذکر اللہ سے غافل نہین کرتی مترجم کہتا ہے دل بیار و دست بکار گویا اسی آیت کا
ترجمہ ہے بلکہ حق یہ ہے کہ بلباس فقر انشان مند ہونا اور ہمیشہ ذکر متعلق خدا رہنا اسطرح
کہ لوگون پر مخفی نہ رہے اسمین اکثر دکھانے اور سنانے کا مظنہ ہے تو بہتر یہ ہے کہ وضع

اپنے حال میں کہ وہ کس نبی کے قدم پر ہے اسواسطے کہ بعضے اولیاء سید المرسلین
محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدم پر ہوتے ہیں اور انکو پوری جامعیت کمالات کی
حاصل ہوتی ہے اور بعض ولی موسیٰ علیہ السلام کے قدم پر ہوتا ہے وعلیٰ ہذا القیاس پھر جب
منتہی اپنے پیشوا کو پہچان لے تو چاہیے کہ اسکے حالات اور واقعات اپنے پیشوا کے
واقعات کے ساتھ مناسب ہوں واللہ اعلم اَمَّا سفر در وطن فَمَعْنَاهُ الْاِنْتِقَالُ
مِنَ الصِّفَاتِ الْبَشَرِيَّةِ الْخَسِيْسَةِ اِلَى الصِّفَاتِ الْمَلَكِيَّةِ الْفَاضِلَةِ فَيَجِبُ عَلَى
السَّالِكِ اَنْ يَّتَفَحَّصَ عَنْ نَفْسِهٖ هَلْ فِيْهِ بَقِيَّةُ حُبِّ الْخَلْقِ فَاِذَا عَرَفَ شَيْئًا
مِّنْ ذٰلِكَ اسْتَاْنَفَ التَّوْبَةَ وَعَلِمَ اَنَّ ذٰلِكَ مِنْهُ ثُمَّ يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
يَعْنِيْ نَفَيْتُ عَنْ قَلْبِي الشَّيْءَ الْفُلَانِيَّ وَاَثْبَتُّ حُبَّ اللّٰهِ مَكَانَهٗ وَذٰلِكَ لِاَنَّ
عُرُوْقَ الْمَحَبَّةِ فِيْ دَاخِلِ الْقَلْبِ كَثِيْرٌ خَفِيَّةٌ لَا يُمْكِنُ اَنْ تُسْتَخْرَجَ اِلَّا بِالتَّفَحُّصِ
الْبَالِغِ وَيَجِبُ عَلَيْهِ اَنْ يَّتَفَحَّصَ هَلْ فِيْ قَلْبِهٖ حَسَدٌ لِاَحَدٍ اَوْ حِقْدٌ اَوِ اعْتِرَاضٌ
فَلْيَكْسِرْهُ بِيَدِ اَوْمَدِّ هٰذِهِ الْكَلِمَةِ اور سفر در وطن کا تو مطلب نقل کرنا ہے صفات بشریہ
خسیسہ سے صفات ملکیہ فاضلہ کی طرف تو سالک پر واجب ہے کہ اپنے نفس کا متفحص رہے
کہ آیا اسمیں کچھ حب خلق باقی ہے پھر جب اسکو جان جاوے تو سر نو سے توبہ کرے اور جانے کہ یہ
میرا عیب ہے اسواسطے کہ جو تجھکو خدا سے باز رکھے وہ فی الواقع تیرا عیب ہے پھر کہے لا الٰہ الا اللہ
لا الٰہ سے ارادہ کرے کہ میں نے فلانی چیز کی محبت کو نفی کر دیا اور الا اللہ سے قصد کرے کہ
اللہ کی محبت میں نے اسکے مقام پر ثابت کر دی اور وجہ اسکی یہ ہے کہ غیر خدا کی محبت کی رگیں
دل کے اندر بہت چھپی ہوئی ہیں انکا نکالنا ممکن نہیں مگر کمال تفحص اور تلاش سے اور
سالک پر واجب ہے کہ تلاش کرے کہ آیا اسکے دل میں کسی کا حسد یا کینہ یا اعتراض موجود ہے

نِعْمَتَكَ وَ اَذِقْنِیْ وُصُوْلَكَ التَّامَّ سَمِعْتُ سَیِّدِیْ الْوَالِدَ قُدِّسَ سِرُّهٗ یَقُوْلُ
هٰذَا شَرْطٌ عَظِیْمٌ فِی الذِّكْرِ فَلَا یَنْبَغِیْ اَنْ یَّغْفُلَ السَّالِكُ عَنْهُ فَاِنَّا لَمْ نَجِدْ
مَا وَجَدْنَا اِلَّا بِبَرَكَةِ هٰذَا اور بازگشت یعنی رجوع کرنا اور پھرنا اُس سے عبارت ہے کہ
قدرے ذکر کے بعد تین بار یا پانچ بار مناجات کی طرف رجوع کرے سو یون دعا کرے اللہ عزوجل
سے بحضور دل کہ اے میرے رب توہی میرا مقصود ہے مین نے دنیا اور آخرت کو چھوڑا تیرے
ہی واسطے اپنی نعمت کو مجھپر پورا کر اور پورا وصال اپنا مجھکو نصیب فرما والد مرشد
قدس سرہ سے مین نے سنا فرماتے تھے کہ یہ شرط عظیم ہے ذکر مین تو لائق نہین کہ
سالک اس سے غافل ہو اسواسطے کہ جو ہمنے پایا اسی کی برکت سے پایا ف مولانا نے
فرمایا کہ ذاکر جب کلمہ طیبہ کو دل سے کہے تو اُسکے بعد اسی طرح کہے الٰہی توہی میرا
مقصود ہے اور تیری رضا میرا مطلوب ہے یعنی اس ذکر سے توہی مقصود ہے سواسطے
کہ یہ کلمہ ہر خاطر نیک اور بد کا نافی ہے تو دم بدم اخلاص تازہ کرکے ذکر کو خالص
کرنا چاہیے تاکہ باطن ماسوائے حق سے صاف ہوجاوے اور اگر ذاکر ایسا اخلاص
نہ پاوے تو دعائے مذکور کو بطریق تقلید مرشد کیا کرے تو مرشد کی برکت سے اُسکو انشاء اللہ
تعالیٰ اخلاص حاصل ہوجائیگا اور بازگشت اخلاص حاصل کرنا اسواسطے
ذکر مین شرط عظیم ٹھہرا کہ ذاکر کے دل مین وسوسہ آتا ہے سو ہر خاطر سے تو اُسپر
مغرور ہوجاتا ہے اور اُسی کو مقصود ذکر قرار دیتا ہے حالانکہ اُسکے حق مین
یہ زہر سے زیادہ تر مضر ہے وَاَمَّا نِگَاهْ دَاشْت فَهُوَ عِبَادَةٌ عَنْ طَرْدِ الْخَطَرَاتِ
اَحَادِیْثَ النَّفْسِ فَیَنْبَغِیْ اَنْ یَّكُوْنَ السَّالِكُ مُتَیَقِّظًا فَلَا یَدَعُ خَطْرَةً
تَخْطُرُ فِیْ قَلْبِهٖ قَالَ خَوَاجَهْ نَقْشَبَنْدْ یَنْبَغِیْ اَنْ یَّصُدَّهَا السَّالِكُ فِیْ

اور لباس تو علم اور دیانت اور اجتہاد فی الطاعات والون کا سا ہو اور دل ہمیشہ
حق جل شانہ کے ساتھ رہے چنانچہ خواجہ علی رامیتنی رح نے یہی مضمون فارسی کی بیت مین
ادا کیا یعنی اندر سے آشنا رہ اور باہر سے بیگانے کے مانند ایسی پیاری چال کم ہے
جہان مین **ف** مترجم کہتا ہے مصنف حقانی نے حق فرمایا کہ اس زمانے مین دفع
ریاکاری کے واسطے اس سے بہتر کوئی وضع نہین یا خود لکھے واسطے کہ علما کی وضع
اور لباس اختیار کرے اور ریا حق رہے اکثر عوام کو اُسکے ساتھ عقیدت نہ ہوگی یہی گمان
کرینگے کہ یہ مُلّا ہین کتاب کے کیڑے انکو درویشی اور ولایت سے کیا نسبت بخلاف لباس
فقراکے یا مطلق ترک لباس کے **حکایت** ایک شخص نے خواجہ نقشبند رح سے
پوچھا کہ کاروبار کی عین مشغولی مین توجہ الی اللہ رکھنا اور غافل نہ ہونا کیونکر
متصور ہوا اور اسپر کیا دلیل ہے خواجہ علیہ الرحمۃ نے اس آیت سے استدلال کیا کہ
رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ - وَاَمَّا يادکرد فمعناہ ذِكْرُ اللّٰهِ تعالىٰ
اِمَّا بِالنَّفْيِ وَالْاِثْبَاتِ اَوْ بِالْاِثْبَاتِ الْمُجَرَّدِ كَمَا مَرَّ تَفْصِيْلُهٗ اور یادکرد سے مراد ذکر اللہ
ہے یا بہ نفی و اثبات یا باثبات مجرد چنانچہ اسکی تفصیل مذکور ہو چکی **ف** یادکرد سے
مراد یہ ہے کہ ہمیشہ اُس ذکر کو تکرار کرتا رہے جسکو مرشد سے سیکھا ہے یہانتک کہ حق جل شانہ
کی حضوری حاصل ہو جاوے خواجہ نقشبند قدس سرہ نے فرمایا کہ مقصود ذکر سے یہ ہے کہ
دل ہمیشہ حضرت حق کے ساتھ حاضر رہے بوصف محبت و تعظیم کے اسواسطے کہ ذکر یعنی یاد
دفع غفلت کا نام ہے کذا فی الحاشیۃ العزیزیۃ وَاَمَّا بازگشت فمعناہ اَنْ يَّرْجِعَ بَعْدَ كُلِّ طَائِفَةٍ
مِّنَ الذِّكْرِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اَوْ خَمْسَ مَرَّاتٍ اِلَى الْمُنَاجَاةِ فَيَدْعُو اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ
بِجَامِعِ هِمَّتِهٖ يَا رَبِّ اَنْتَ مَقْصُوْدِيْ تَرَكْتُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ لَكَ اَتْمِمْ عَلَيَّ

بیان کیا یعنی بعد ہر ساعت کو تامل کرنا کہ غفلت آئی یا نہین در صورت غفلت استغفار کرنا اور آیندہ کو اُسکے ترک پر ہمت باندھنا وَ اَمَّا وُقُوفٌ عَدَدِیٌّ فَھُوَ الْمُحَافَظَۃُ عَلٰی عَدَدِ الْوِتْرِ وَ قَدْ مَرَّ بَیَانُہٗ اور وقوف عددی تو عدد طاق کی محافظت کرنے کا نام ہی اور اُسکا بیان ہو چکا یعنی ذکر کو طاق ذکر کرنا نہ جفت وَ اَمَّا وُقُوفٌ قَلْبِیٌّ فَمَعْنَاہُ التَّوَجُّہُ اِلَی الْقَلْبِ الَّذِیْ ھُوَ مُوْدَعٌ اِلَی الْجَانِبِ الْاَیْسَرِ تَحْتَ الثَّدْیِ وَ الْحِکْمَۃُ فِیْ ھٰذَا التَّوَجُّہِ کَالْحِکْمَۃِ فِیْ مُرَاعَاتِ الضَّرَبَاتِ عِنْدَ الْجِیْلَانِیَّۃِ اور وقوف قلبی عبارت ہی اُس قلب کی طرف جو بائین طرف چھاتی کے نیچے موضوع ہی اور حکمت اس توجہ کی ویسی ہی جیسے ضربات کی رعایت مین حکمت ہی مشائخ قادریہ کی نزدیک یعنی تا اپنے غیر کے سوا توجہ نہ باقی رہے اور خطرات بیرونی کا دل مین دخل نہ ہونا بتدریج خدا ہی مین توجہ منحصر ہو جاوے ف مولانا نے فرمایا توجہ دلی اسطرح پر ہو کہ اُس پر واقف رہی اثناے ذکر مین اور دل کو ذکر حق سے مشغول کر لے اور اسکو ذکر اور اُسکے مفہوم سے مہمل و بیکار نہ چھوڑے خواجہ نقشبند رح نے حبس نفس اور رعایت عدد کو ذکر مین لازم نہین فرمایا اور وقوف قلبی تو اُنکے نزدیک اثناے ذکر مین لازم ہی چنانچہ رابطہ مرشد اور مراقبہ لازم ہین بلکہ مقصود ذکر سے دفع غفلت ہی اور یہ حاصل نہین ہوتا بدون وقوف قلبی کے اور کیا خوب کسی نے کہا ہی شعر عَلٰی بَیْضٍ تَقَلُّبُكَ كُنْ كَاَنَّكَ طَائِرٌ ٭ فَمِنْ ذٰلِكَ الْاَحْوَالُ فِيْكَ تَوَلَّدُ یعنی اپنے دل کے انڈے پر پرندے کی طرح ہو جا اسواسطے کہ اس لزوم سے تجھ مین حالات عجیبہ پیدا ہونگے (ای تتولد) وَ لِلنَّقْشَبَنْدِیَّۃِ تَصَرُّفَاتٌ عَجِیْبَۃٌ مِّنْ جَمِیْعِ الْھِمَّۃِ عَلٰی مُرَادٍ فَیَکُوْنُ عَلٰی وَفْقِ الْھِمَّۃِ وَ التَّاثِیْرُ فِی اللَّطَائِفِ

اوّلِ ما یُظھر لِاَنّھا اِذا ظھرت مالت اِلیھا النّفس واثّرتھا فیعسر زوالھا
فھٰذا طریق تحصیل ملکۃ خلوّ لوح الذّھن عن خطور الخطرات واحادیث
النّفس اور نگاہداشت تو عبارت ہی خطرات اور احادیث نفس کو ہانکنی اور دور کرنی
سے تو سالک کو لائق ہے کہ بیدار اور ہوشیار رہی سو کسی خیال اور خطرے کو اپنے
دل مین نہ چھوڑی کہ خطور کر سکی خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نی فرمایا کہ سالک کو لائق ہی
کہ خطری کو اُسکی ابتدای ظہور مین روک دی اسواسطے کہ جب ظاہر ہو چکیگا تو نفس اُسکی
طرف مائل ہو جاویگا اور وہ نفس مین اثر کریگا پھر اُسکا دور کرنا مشکل ہوگا تو یہ یعنی
نگاہداشت طریقہ ہی حاصل کرنے ملکۂ خلوّ تختۂ ذہن کا خطرات اور وساوس
کی خطور کرنے سے ف مولانا نی فرمایا کہ خطری کو ساعت دو ساعت بھی دل مین
رکھنا نہ چاہیے بزرگون کی نزدیک یہ امر مہم ہی اور اولیای کاملین کو یہ دولت
تا زمان دراز حاصل رہتی ہی واَمّا یاد داشت فعبارۃ عن التوجّہ الصّرف المجرّد
عن الالفاظ والتخیّلات الی حقیقۃ واجب الوجود والحقّ انّہ لا یستقیم
الّا بعد الفناء التّامّ والبقاء السّابغ واللہ اعلم اور یاد داشت تو عبارت
ہی توجہ صرف سی جو خالی ہی الفاظ اور تخیلات سی واجب الوجود کی حقیقت کی طرف اور
حق بات یہ ہی کہ ایسا متوجہ رہنا باستقامت حاصل نہین ہوتا مگر فنای تام اور
بقای کامل کی بعد واللہ اعلم خلاصہ یہ کہ یاد داشت ذات مقدس کی دھیان
کا نام ہی جو بلا ذریعہ الفاظ اور تخیلات کی ہو یہ دولت منتہیان ولایت کو البتہ
حاصل ہوتی ہی جعلنا اللہ منھم برحمتہ الوسیعۃ آمین واَمّا وقوف زمانی
فقد ذکرنا تفسیرہ اور وقوف زمانی کی تفسیر کو تو ہمنے ہوش در دم کی تفسیر مین

نگاہداشت

یاد داشت

وقوف زمانی

نِسْبَتَهٗ اِلَى الطَّالِبِ عَلٰى حَسَبِ اِسْتِعْدَادِهٖ وَمِنْهُمْ مَنْ يَشُوْبُ بِهٰذَا التَّوَجُّهِ
الذِّكْرَ وَالضَّرْبَ عَلٰى قَلْبِ الطَّالِبِ وَاِذَا غَابَ الطَّالِبُ فَاِنَّهُمْ يَتَخَيَّلُوْنَ صُوْرَتَهٗ
وَيَتَوَجَّهُوْنَ اِلَيْهَا اور اس قسم کے تصرفات کاملین نقشبندیون کے نزدیک جو فنا فی اللہ
اور بقا باللہ کے لوگ ہین تو ان کی اور ہی شان عظیم ہی اور اکابر کی سوا باقی
متوسطین کی نزدیک طالب ہین تاثیر کرنے کا یہ طریقہ ہی کہ مرشد طالب کے
نفس ناطقہ کی طرف متوجہ ہو کر اپنی پوری قوی ہمت سی ٹکرائی پھر ڈوب جای
اپنی نسبت مین جمعیت خاطر سی اور یہ تصرف اُسکی بعد ہو گا کہ نفس مرشد کسی
نسبت کا حامل ہوا ان بزرگون کی نسبتون مین سی اور اس نسبت کا اُسکو ملکہ
راسخہ ہو کہ ہر دم اُسکو قابو مین ہو پھر مرشد کی نسبت طالب کی طرف منتقل ہو گی
اُسکی لیاقت اور استعداد کی موافق اور بعض نقشبندی اس توجہ کی ساتھ ذکر کو
اور طالب کی دل پر ضرب لگانی کو بھی ملا دیتے ہین اور جب کہ طالب غائب
ہو تو اُسکی صورت کو خیال کرتے ہین اور اُسکی طرف متوجہ ہوتے ہین یعنے
غائب کو توجہ دیتے ہین اُسکی صورت کو خیال کر کے وَاَمَّا الْهِمَّةُ فَعِبَارَةٌ
عَنْ اِجْتِمَاعِ الْخَاطِرِ وَتَاَكُّدِ الْعَزِيْمَةِ بِصُوْرَةِ التَّمَنِّيْ وَالطَّلَبِ بِحَيْثُ لَا يَخْطُرُ
فِي الْقَلْبِ خَاطِرٌ سِوٰى هٰذَا الْمُرَادِ كَطَلَبِ الْمَاءِ لِلْعَطْشَانِ وَاَخْبَرَنِيْ مَنْ
اَثِقُ بِهٖ اَنَّ مِنَ الشُّيُوْخِ مَنْ يَشْتَغِلُ بِالنَّفْيِ وَالْاِثْبَاتِ وَيَعْنِيْ بِهٖ لَا رَادَّ
لِهٰذِهِ الْاٰفَةِ اَوْ لَا رَازِقَ اَوْ مَا مُسَبِّبَ هٰذَا اِلَّا اللّٰهُ فَاِنَّهُ الْفَاعِلُ لِهٰذَا
الْفِعْلِ اور ہمت تو عبارت ہی اجتماع خاطر اور قصد کی مضبوط ہو جانے سے
بصورت آرزو اور طلب کی اسطرح پر کہ دل مین کوئی خطرہ نہ سما وی

وَدَفْعِ الْمَرَضِ عَنِ الْمَرِيْضِ وَاِفَاضَةِ التَّوْبَةِ عَلَى الْعَاصِيْ وَالتَّصَرُّفِ فِيْ قُلُوْبِ
النَّاسِ حَتّٰى يُحِبُّوْا وَيُعَظِّمُوْا وَفِيْ مَدَارِكِهِمْ حَتّٰى تَتَمَثَّلَ فِيْهَا وَاقِعَاتٌ عَظِيْمَةٌ
وَالْاِطِّلَاعِ عَلٰى نِسْبَةِ اَهْلِ اللّٰهِ مِنَ الْاَحْيَاءِ وَاَهْلِ الْقُبُوْرِ وَالْاِشْرَافِ عَلٰى
خَوَاطِرِ النَّاسِ وَمَا يَخْتَلِجُ فِي الصُّدُوْرِ وَكَشْفِ الْوَقَائِعِ الْمُسْتَقْبِلَةِ وَدَفْعِ
الْبَلِيَّةِ النَّازِلَةِ وَغَيْرِهَا وَنَحْنُ نُنَبِّهُكَ عَلٰى نَمُوْذَجٍ مِّنْهَا اور نقشبندیون
کے عجائب تصرفات ہین ہمت باندھنا کسی مراد پر جس ہوتی ہی وہ مراد ہمت
کے موافق اور طالب مین تاثیر کرنا اور بیماری کو مریض سے دفع کرنا اور
عاصی پر توبہ کا افاضہ کرنا اور لوگون کے دلون مین تصرف کرنا تا کہ وہ
محبوب اور معظم ہو جاوین یا اُنکے خیالات مین تصرف کرنا تا اُن مین واقعات
عظیمہ متمثل ہون اور آگاہ ہو جانا اہل اللہ کی نسبت پر زندہ ہون یا اہل
قبور اور لوگون کے خطرات قلبی پر اور جو اُنکے سینون مین خلجان کر رہا
ہی اُس پر مطلع ہونا اور وقائع آیندہ کا مکشوف ہونا اور بلای نازل کو دفع
کر دینا اور سوا ان کی اور بھی تصرفات ہین اور ہم تجھکو ای کتاب کے
دیکھنے والی اُن مین سے بعض تصرفات پر آگاہ کرتے ہین بطریق نمونہ کے
اَمَّا هٰذِهِ التَّصَرُّفَاتُ عِنْدَ كُبَرَائِهِمْ اَصْحَابِ الْفَنَاءِ فِي اللّٰهِ وَالْبَقَاءِ بِهٖ
فَلَهَا شَانٌ عَظِيْمٌ وَاَمَّا عِنْدَ سَائِرِهِمْ فَاِنَّمَا يُؤَثِّرُ فِي الطَّالِبِ اَنْ يَّتَوَجَّهَ
الشَّيْخُ اِلٰى نَفْسِهِ النَّاطِقَةِ وَيُصَادِمَهَا بِالْهِمَّةِ التَّامَّةِ الْقَوِيَّةِ
ثُمَّ يَسْتَغْرِقَ فِيْ نِسْبَتِهٖ بِالْجَمْعِيَّةِ وَهٰذَا بَعْدَ اَنْ تَكُوْنَ نَفْسُ الشَّيْخِ
حَامِلَةً لِّنِسْبَةٍ مِّنْ نِّسَبِ الْقَوْمِ وَكَانَتْ مَلَكَةً رَّاسِخَةً فِيْهَا فَتَنْتَقِلُ

يتخيل نفسه ذلك العاصي بعد ان اثر فيه نوع تاثير كان نفسه افاضت
الى نفسه ووقع بين النفسين اتصال ما ثم يستانف فيندم ويستغفر
الله فان ذلك العاصي يتوب عن قريب اور افاضہ توبہ کی صورت یہ ہے کہ صاحب
نسبت اپنی ذات کو وہ عاصی خیال کرے بعد اسکے کہ کچھ اسمین تاثیر کرے اسطرح پر
کہ گویا اُسکی ذات اسکی ذات سے ملگئی اور دونون ذاتون مین اتصال ہوگیا پھر
از سر نو شروع کرے سو اُس معصیت سے نادم اور شرمندہ ہوا و حق تعالی سے
استغفار کرے تو وہ عاصی جلد توبہ کریگا والتصرف في قلوب الناس حتى يحبوا او في
مداركهم حتى يتمثل فيها الواقعات صورته ان يصادم نفس الطالب
بقوة الهمة ويجعلها متصلة بنفسه ثم يتخيل صورة المحبة او الواقعة
ويتوجه اليها بمجامع قلبه فان المتوجه اليه يتاثر ويظهر فيه الحب
ويتمثل له الواقعة اور تصرف کرنا لوگون کے دل مین تا انمین محبت آجاوے
یا اُنکے محل ادراک مین تصرف کرنا تا انمین واقعات متمثل ہوجاوین اسکا طریقہ
یہ ہے کہ بقوت ہمت طالب کے نفس سے بھڑجاوے اور اُسکو اپنے نفس سے متصل کرے
پھر محبت یا واقعے کی صورت کو خیال کرے اور اُنکی طرف متوجہ ہو اپنے دل کی جمعیت سے
تو اُسمین اثر ہوگا جسکی طرف متوجہ ہوا اور اُسمین محبت ظاہر ہوجاویگی اور واقعہ اسکے
ذہن مین صورت پکڑجاویگا واما الاطلاع على نسبة اهل الله فطريقه ان يجلس
بين يديه ان كان حيا او عند قبره ان كان ميتا ويفرغ نفسه عن كل
نسبة ويفضي بروحه الى روح هذا الشخص زمانا حتى يتصل بها
ويختلط ثم يرجع الى نفسه فكل ما وجد فيها من الكيفية فهو نسبة

سوا اس مراد کی جیسے پیاسی کو پانی کی طلب ہوتی ہی اور مجھکو خبر دی اُسنی جسپر
مجھکو اعتماد ہی کہ بعضی شیوخ نفی اور اثبات مین مشغول ہوتے ہین اور لَا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ سے یہ ارادہ کرتے ہین کہ کوئی اس آفت کا ٹالنی والا نہین اور کوئی
روزی دینی والا نہین یا اُسکی مناسب جو مدعا ہو سوای اللہ کی **ف**
مولانا نی فرمایا مخبر موثوق سی مراد آخون محمد دلیل ہین اور بعضی مشائخ سی
مجددی مشائخ مراد ہین وَاَمَّا دَفْعُ الْمَرَضِ فَعِبَارَةٌ عَنْ اَنْ يَتَخَيَّلَ نَفْسَهُ
الْمَرِيْضَ وَاَنَّ بِهٖ هٰذَا الْمَرَضَ وَيَجْمَعَ الْهِمَّةَ بِحَيْثُ لَا يَخْطُرُ فِيْ قَلْبِهٖ
خَطْرَةٌ دُوْنَ هٰذَا فَاِنَّ الْمَرَضَ يَنْتَقِلُ اِلَيْهِ وَهٰذَا مِنْ عَجَائِبِ صُنْعِ
اللّٰهِ فِيْ خَلْقِهٖ اور بیماری کا دور کرنا اس سے عبارت ہی کہ مرد صاحب
نسبت اپنی ذات کو بیمار خیال کری اور یہ جانی کہ یہ بیماری مجھ مین ہے
اور اُسپر ہمت کو جمع کری اس طرح پر کہ اُسکے دل مین کوئی خطرہ نہ آوی سوا
اس تصور کی تو مریض کی بیماری اُس شخص کی طرف منتقل ہو جاویگی اور یہ
عجائبات قدرت اور صنعت ایزدی سی ہی اُسکی خلق مین **ف** مولانا نی فرمایا
کہ سلب مرض کی دو طریقے ہین ایک یہ ہی کہ جب کوئی شخص بیمار ہو جاوی یا
کوئی گناہ مین مبتلا ہو تو صاحب نسبت وضو کری اور دو رکعت نماز پڑھے
اور خدا کی طرف متوجہ بخشوع دل ہو اور زبان سی یہی کہی یَا مَنْ يُجِيْبُ الْمُضْطَرَّ
اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ اور اس مناجات اور تضرع کی درمیان مین کہی کہ شخص
مذکور کی بیماری یا ابتلای معصیت زائل ہو جاوی اور دوسرا طریقہ وہ ہی جو
مصنف قدس سرہ نی ارشاد کیا وَاَمَّا اِفَاضَةُ التَّوْبَةِ فَصُوْرَتُهٗ اَنْ

ساعت بساعت ملاء اعلی یا اسفل کی طرف بلند کرنا شروع کرے بقدر اپنی استعداد کی
اور اُن ہی کی طرف یکسو ہو جاوے تو جلد اُسپر حال کھل جاویگا خواہ ہاتف کی آواز
سے یا جاگتے مین اس واقعے کو دیکھکر یا خواب مین ف ملاء اعلیٰ ملائکہ کرّوبین کو کہتے
ہین جو مقربین بارگاہ صمدیت ہین اور محل اسرار قضا و قدر ہین اور ملأ سافل وہ
وہ فرشتے ہین جو مراتب مین اُنسے نیچے ہین ق اَمَّا دَفْعُ الْبَلِيَّةِ النَّازِلَةِ فَطَرِيْقُهُ اَنْ يَتَخَيَّلَ تِلْكَ الْبَلِيَّةَ
بِصُوْرَتِهَا الْمِثَالِيَّةِ وَيَتَخَيَّلَ مُصَادَمَتَهَا وَدَفْعَهَا بِقُوَّةٍ ثُمَّ يَجْمَعَ هِمَّتَهُ عَلٰى ذٰلِكَ وَيَرْفَعُ بِنَفْسِهِ
زَمَانًا بَعْدَ زَمَانٍ اِلٰى حَيِّزِ الْمَلَأِ الْاَعْلٰى اَوِ السَّافِلِ وَيَتَجَرَّدَ اِلَيْهِمْ فَاِنَّهَا عَنْ قَرِيْبٍ تَنْدَفِعُ
وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور بلاے نازلہ کی دفع کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ اس بلا کو اُسکی صورت
مثالی کی ساتھ خیال کرے اور اُسکی مصادمت اور دفع کرنے کو بقوت تمام خیال کرے پھر
اپنی ہمت کو اُسپر مجتمع کرے اور اپنی روح کو ساعت بساعت ملاء اعلیٰ یا ملأ سافل کی
مکان کی طرف بلند کرے اور اُن ہی کی طرف یکسو ہو جاوے تو عنقریب وہ دفع ہو جاویگی
واللہ اعلم وَشَرْطُ هٰذِهِ التَّصَرُّفَاتِ وَمَا يَجْرِيْ مَجْرَاهَا اِتِّصَالُ نَفْسِ الْمُؤَثِّرِ بِنَفْسِ الْمُؤَثَّرِ
فِيْهِ وَالْاِلْمَامُ بِهَا وَالْاِفْضَاءُ اِلَيْهَا وَاَصْحَابُ التَّجْرِيْدِ مِنْ غَوَاشِي الْبَدَنِ يَعْرِفُوْنَ
هٰذَا الْاِتِّصَالَ وَيَقْدِرُوْنَ عَلٰى تَحْصِيْلِهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَهٰذَا الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ
مِنَ الْاَشْغَالِ هُوَ الَّذِيْ كَانَ يَخْتَارُ سَيِّدِي الْوَالِدُ قُدِّسَ سِرُّهٗ اور
ایسے تصرفات کی شرط اور جو اُنکی قائم مقام ہین متصل کرنا ہے اثر دینے
والے کی نفس کو اُسکی نفس سے جسمین تاثیر کرنا منظور ہے اور ملا دینا اُسکی ساتھ
اور اُس تک پہونچا دینا اور جو لوگ کہ بدن کے حجابون سے پاک ہوگئے
ہین وہ اس اتصال کو پہچانتے ہین اور اُسکے واصل کرنے پر قادر ہین

هٰذَا الشَّخْصِ لَا مَحَالَةَ اور اہل اللہ کی نسبت سے مطلع ہونے کا یہ طریقہ ہے کہ اُسکے سامنے بیٹھے اگر وہ زندہ ہو یا اُسکی قبر کے پاس بیٹھے اگر وہ مردہ ہو اور اپنی ذات کو ہر نسبت سے خالی کر ڈالے اور اپنی روح کو اُسکی روح تک پہونچا دے چند ساعت یہانتک کہ اُسکی روح سے متصل ہو اور ملجاوے پھر اپنی ذات کی طرف رجوع کرے پھر جو کیفیت کہ اپنے نفس میں پاوے تو البتہ وہی اُس شخص کی نسبت ہے وَاَمَّا الْاِشْرَافُ عَلَى الْخَوَاطِرِ فَطَرِيْقُهٗ اَنْ يُّفَرِّغَ نَفْسَهٗ عَنْ كُلِّ حَدِيْثٍ وَّخَاطِرَةٍ وَّيُفْضِيَ بِنَفْسِهٖ اِلٰى نَفْسِ هٰذَا الشَّخْصِ فَاِنِ اخْتَلَجَ فِيْ نَفْسِهٖ حَدِيْثٌ مِّنْ قَبِيْلِ الْاِنْعِكَاسِ فَهُوَ خَاطِرَتُهٗ اور اشراف خواطر یعنی دل کی باتوں کو دریافت کرنیکا یہ طریقہ ہے کہ اپنی ذات کو ہر بات اور ہر خطرے سے خالی کرے اور اپنے نفس کو اُس شخص کے نفس تک پہونچا دے پھر اگر اُسکے دل میں کچھ کھٹکے اور کوئی بات معلوم ہو بطریق پرتو پڑنے کے تو وہی بات اُسکے دل کی ہے وَاَمَّا كَشْفُ الْوَقَائِعِ الْمُسْتَقْبِلَةِ فَطَرِيْقُهٗ اَنْ تُفَرِّغَ نَفْسَهٗ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ اِلَّا انْتِظَارَ مَعْرِفَةِ هٰذِهِ الْوَاقِعَةِ فَاِذَا انْقَطَعَ عَنْهُ كُلُّ حَدِيْثٍ وَّكَانَ الْاِنْتِظَارُ كَطَلَبِ الْمَاءِ لِلْعَطْشَانِ جَعَلَ يَرْبُوْ بِنَفْسِهٖ زَمَانًا بَعْدَ زَمَانٍ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى اَوِ السَّافِلِ بِقَدْرِ اسْتِعْدَادِهٖ وَيَتَجَرَّدُ اِلَيْهِمْ فَاِنَّهٗ عَنْ قَرِيْبٍ يَّنْكَشِفُ عَلَيْهِ الْاَمْرُ بِهَتْفِ هَاتِفٍ اَوْ رُؤْيَةِ وَاقِعَةٍ فِي الْيَقَظَةِ اَوْ رُؤْيَا فِي الْمَنَامِ اور وقائع آئندہ کے کشف کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے دل کو خالی کرے ہر چیز سے سوا اس واقعہ کو دریافت کے انتظار کے پھر جب اُسکے دل سے ہر خطرہ منقطع ہو جاوے اور انتظار اُس مرتبہ پر ہو جیسے پیاسے کو پانی کی طلب ہوتی ہے اپنی روح

اُسکا تعبیر کرتا ہی اور فارسی مین تن اور ہندی مین من بولتا ہی اور مین نے والد سے سنا فرماتے تھے کہ بعض لطائف بعض کے اندر ہین اور اس مدعا پر اُس حدیث سے استدلال کرتے تھے جو صوفیون کی زبان پر دائر اور مشہور ہی کہ مقر ابن آدم کے جسم مین دل ہی اور دل مین روح ہی تا آخر لطائف ستہ اور مجھکو اس حدیث کے الفاظ محفوظ نہین **ف** مولانا نے فرمایا کہ حدیث مذکور کی اہل حدیث کے نزدیک کچھ اصل ثابت نہین وَبِالجُملَۃِ فَغَرَضُ الشَّیخِ اَحمَدَ السَّہرِندِیِ اَنَّ کُلَّ لَطِیفَۃٍ مِّن تِلکَ اللَّطَائِفِ لَہٗ اِرتِبَاطٌ بِعُضوٍ مِّنَ الجَسَدِ فَالقَلبُ تَحتَ الثَّدیِ الاَیسَرِ بِاِصبَعَینِ وَالرُّوحُ تَحتَ الثَّدیِ الاَیمَنِ بِحِذَاءِ القَلبِ وَالسِّرُّ فَوقَ الثَّدیِ الاَیمَنِ مَائِلاً اِلیٰ وَسطِ الصَّدرِ وَالخَفِیُّ فَوقَ الثَّدیِ الاَیسَرِ مَائِلاً اِلیٰ الوَسطِ وَالاَخفیٰ فَوقَ الخَفِیِّ وَالسِّرُّ فِی الوَسطِ وَالنَّفسُ فِی البَطنِ الاَوَّلِ مِنَ الدِّمَاغِ وَفِی کُلٍّ مِّن ھٰذِہِ الاَعضَاءِ حَرَکَۃٌ نَبضِیَّۃٌ فَالشَّیخُ یَامُرُ بِمُحَافَظَۃِ تِلکَ الحَرَکَۃِ وَتَخَیُّلِھَا ذِکرَ اسمِ الذَّاتِ ثُمَّ یَامُرُ بِالنَّفیِ وَالاِثبَاتِ مَادًّا اللَّفظَۃَ لَا عَلَی اللَّطَائِفِ کُلِّھَا وَضَارِبًا بِلَفظَۃِ اِلَّا اللّٰہُ عَلَی القَلبِ وَاللّٰہُ اَعلَمُ اور خلاصہ یہ کہ شیخ احمد سہرندیؒ کی غرض یہ ہی کہ ان لطائف مین سے ہر لطیفے کو تعلق اور ارتباط ہی بدن کے بعض اعضا سے تو قلب کا تعلق بائین چھاتی کے نیچے دو انگل پر ہی اور روح کا ارتباط داہنی چھاتی کے نیچے بمقابلہ دل ہی اور سر کا تعلق داہنی چھاتی کے اوپر وسط سینے کی طرف جھکتے ہوے اور خفی بائین چھاتی کے اوپر وسط سینے کی طرف مائل ہی اور اخفی کا مقام خفی کے اوپر ہی اور سر وسط مین ہی اور نفس کا مقام دماغ کے بطن اول مین ہی اور ہر ایک عضو مین اعضاے مذکورہ

واللہ اعلم اور یہ جو اشغال ہمنے مذکور کیے وہ ہین جنکو ہمارے والد مرشد پسند کرتے تھے وَلِلشَّيْخِ اَحْمَدَ السَّهْرِنْدِيِّ اَشْغَالٌ اُخْرٰى فَلْنَذْكُرْهَا بِالْاِجْمَالِ اِعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى خَلَقَ فِي الْاِنْسَانِ سِتَّ لَطَائِفَ هِيَ حَقَائِقُ مُفْرَدَةٌ بِحِيَالِهَا كَمَا هُوَ ظَاهِرُ كَلَامِ الشَّيْخِ وَاَتْبَاعِهِ اَوْ جِهَاتٌ وَّاِعْتِبَارَاتٌ لِلنَّفْسِ النَّاطِقَةِ فَهِيَ تُسَمّٰى بِاِعْتِبَارٍ قَلْبًا وَّبِاِعْتِبَارٍ اٰخَرَ رُوْحًا اِلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ وَهُوَ الَّذِيْ اخْتَارَهٗ سَيِّدِي الْوَالِدُ وَصَوَّرَ فِيْ صُوَرِهَا فَرَسَمَ دَائِرَةً وَّقَالَ هِيَ الْقَلْبُ ثُمَّ دَائِرَةً اُخْرٰى فِيْ هٰذِهِ الدَّائِرَةِ فَقَالَ هِيَ الرُّوْحُ اِلٰى اَنْ رَسَمَ الدَّائِرَةَ السَّادِسَةَ وَقَالَ هِيَ اَنَا وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ بَعْضُهَا فِي الْبَعْضِ وَيُسْتَدَلُّ عَلٰى ذٰلِكَ بِالْحَدِيْثِ الدَّائِرِ عَلَى اَلْسِنَةِ الصُّوْفِيَّةِ اِنَّ فِيْ جَسَدِ ابْنِ اٰدَمَ قَلْبًا وَّفِي الْقَلْبِ رُوْحًا اِلٰى اٰخِرِهٖ وَلَمْ اَحْفَظْ لَفْظَهٗ اور شیخ احمد مجدد الف ثانی کی طریقہ مین اور اشغال ہین تو چاہیے کہ ہم اُنکو مجمل ذکر کرین معلوم کر کہ حق تعالی نے انسان مین چھ لطیفے پیدا کیے ہین جنکے حقائق جدا جدا ہین بذات خود چنانچہ یہی ظاہر ہوتا ہی شیخ موصوف کے اور اُنکے تابعین کے کلام سے یا لطائف ستہ جہات اور اعتبارات ہین نفس ناطقہ کے تو وہی نفس ناطقہ ایک اعتبار سے مسمّی بقلب ہی اور دوسرے اعتبار سے اُس کا روح نام ہی وعلی ہذا القیاس باقی لطائف اور یہی قول ہمارے والد مرشد کا مختار ہی اور مجھکو اُن لطائف کی صورت بتادی تو اول ایک دائرہ یعنی کنڈل بنایا اور کہا کہ یہ دل ہی پھر اُس دائرے کے اندر دوسرا دائرہ بنایا اور کہا کہ یہ روح ہی یہان تک کہ چھٹا دائرہ لکھا اور کہا کہ یہ مین ہون یعنے حقیقت انسانی جس کو آدمی عربی مین

یسمّٰی بسکینہ اور نور ہی وَحَقِیقَتُہَا کَیفِیَّۃٌ حَالَّۃٌ فِی النَّفْسِ النَّاطِقَۃِ مِنْ بَابِ
التَّشَبُّہِ بِالْمَلَائِکَۃِ اَوِ التَّطَلُّعِ اِلَی الْجَبَرُوْتِ اور نسبت کی حقیقت اور ماہیت
کیفیت ہی جو نفس ناطقہ مین حلول کر گئی ہی از قسم تشبیہ بفرشتگان اطلاع یانا
طرف عالم جبروت کے وَتَفْصِیْلُہٗ اَنَّ الْعَبْدَ اِذَا دَاوَمَ عَلَی الطَّاعَاتِ وَالطَّہَارَاتِ
وَالْاَذْکَارِ حَصَلَ لَہٗ صِفَۃٌ قَائِمَۃٌ بِالنَّفْسِ النَّاطِقَۃِ وَمَلَکَۃٌ رَاسِخَۃٌ بِہٰذَا
التَّوَجُّہِ فَہٰذَانِ جِنْسَانِ لِلنِّسْبَۃِ تَحْتَ کُلٍّ مِنْہَا اَنْوَاعٌ کَثِیْرَۃٌ اور تفصیل
اس اجمال کی یہ ہی کہ بندے نے جب طاعات اور طہارات اور اذکار پر مداومت کی
تو اسکو ایک صفت حاصل ہو جاتی ہی جسکا قیام نفس ناطقہ مین ہی اور اس توجہ کا
ملکہ راسخہ پیدا ہو جاتا ہی صفت قائمہ سے تشبیہ ملکوت مراد ہی اور ملکہ توجہ سے
تطلع جبروت مقصود ہی تو نسبت کی یہ دونون جنسین ہین ہر جنس کے نیچے انواع
کثیرہ داخل ہین فَمِنْہَا نِسْبَۃُ الْمَحَبَّۃِ وَالْعِشْقِ فَتَکُوْنُ الْمَحَبَّۃُ صِفَۃً رَاسِخَۃً فِی الْقَلْبِ
سو منجملہ انواع مذکورہ کے محبت اور عشق کی نسبت ہی تو اسمین محبت کی صفت
محکم ہو جاتی ہی قلب کے اندر وَمِنْہَا نِسْبَۃُ کَسْرِ النَّفْسِ وَالتَّبَرِّیْ عَنْ حُظُوْظِہَا
وَکَانَ سَیِّدِی الْوَالِدُ یُسَمِّیْہَا نِسْبَۃَ اَہْلِ الْبَیْتِ اور منجملہ انواع مذکورہ
نفس شکنی اور بیزاری لذات کی نسبت ہی اور والد مرشد اسکو نسبت اہل بیت
کہتے تھے وَمِنْہَا نِسْبَۃُ الْمُشَاہَدَۃِ وَہِیَ مَلَکَۃُ التَّوَجُّہِ اِلَی الْمُجَرَّدِ الْبَسِیْطِ
وَبِالْجُمْلَۃِ فَلِلْحُضُوْرِ مَعَ اللّٰہِ اَلْوَانٌ بِحَسَبِ اقْتِرَانِ مَعْنًی مِنَ الْمَحَبَّۃِ
اَوْ کَسْرِ النَّفْسِ اَوْ غَیْرِہِمَا بِالْیَادْ دَاشْتْ وَالنَّفْسُ تَقُوْمُ بِہَا مَلَکَۃٌ
رَاسِخَۃٌ مِنْ ہٰذَا اللَّوْنِ وَتُسَمّٰی تِلْکَ الْمَلَکَۃُ نِسْبَۃً وَّالنِّسَبُ کَثِیْرَۃٌ

نبض کے مانند حرکت ہی تو شیخ ممدوح اس حرکت کی محافظت کا اور اس حرکت کو اسم ذات خیال کرنے کا امر فرماتے ہین پھر نفی اور اثبات کا امر کرتے ہین لا کی لفظ پھیلاتے ہوئے جمیع لطائف مذکورہ پر اور اِلّا اللہ کی لفظ کو دل پر ضرب لگا کر واللہ اعلم

ف مولانا نے فرمایا کہ شیخ مجددؒ کے تابعین کے کلام سے مفہوم ہوتا ہی کہ ہر لطیفے کا نور جدا اور رنگ علحدہ ہی تو قلب کا نور زرد ہی اور روح کا نور سرخ ہی اور سر کا نور سفید ہی اور خفی کا نور سیاہ ہی اور اخفی کا نور سبز ہی اور سر کا مقام قلب و روح کے مابین ہی اور اخفی سب لطائف مین الطف و احسن ہی اور روح الطف ہی قلب سے مشائخ مجددیہ مین معمول ہی کہ ہمت اور توجہ سے اسم ذات کے ذکر کو ہر لطیفے مین لطائف مذکورہ سے القا کرتے ہین اور توجہ لینے والا حرکت کو محسوس پاتا ہی اور اُسکے ساتھ اسم ذات کے ذکر کو ہر لطیفے مین درجہ بدرجہ ارشاد فرماتے ہین اور ہر لطیفے کے ذکر قوی ہونے کے بعد نفی اور اثبات کو تعلیم کرتے ہین کہ خیال کی زبان سے زیر ناف سے کلمہ لا کو دماغ تک پہونچا دی اور کلمہ اِلٰہ کو داہنے مونڈھے پر پستان راست پر پہونچا وے اور کلمہ اِلّا اللہ کو لطائف خمسہ پر پھیرتا ہوا دل پر ضرب کی

فصل ساتوین

مَرْجِعُ الطُّرُقِ كُلِّهَا اِلٰى تَحْصِيْلِ هَيْأَةٍ نَفْسَانِيَّةٍ تُسَمّٰى عِنْدَهُمْ بِالنِّسْبَةِ لِاَنَّهَا اِنْتِسَابٌ وَّارْتِبَاطٌ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَبِالسَّكِيْنَةِ وَبِالنُّوْرِ مرجع مشائخ کے طریقون کا ہیأت نفسانی کی تحصیل ہی جسکو صوفی نسبت کہتے ہین اسواسطے کہ نسبت اللہ عزّ وجل کی انتساب اور ارتباط سے عبارت ہی اور اُنکے نزدیک

بیان حقیقت نسبت

الحِسِّیَّةِ وَانْقِلَاعِ عَنْهَا وَمِنْهَا الْمُوَاظَبَةُ عَلٰی تِلَاوَةِ الْکِتَابِ وَالتَّدَبُّرِ فِیْهِ وَ اِسْتِمَاعِ کَلَامِ الْوَاعِظِ وَمَا فِی الْحَدِیْثِ مِنَ الرِّقَاقِ وَبِالْجُمْلَةِ فَکَانُوْا یُوَاظِبُوْنَ عَلٰی هٰذِهِ الْاَشْیَاءِ مُدَّةً کَثِیْرَةً فَتَحْصُلُ مَلَکَةٌ رَّاسِخَةٌ وَّهَیْاَةٌ نَفْسَانِیَّةٌ فَیُحَافِظُوْنَ عَلَیْهَا بِبَقِیَّةِ الْعُمُرِ وَهٰذَا الْمَعْنٰی هُوَ الْمُتَوَارَثُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ طَرِیْقِ مَشَایِخِنَا لَا شَکَّ فِیْ ذٰلِکَ وَاِنِ اخْتَلَفَ الْاَلْوَانُ وَاخْتَلَفَتْ طُرُقُ تَحْصِیْلِهَا اور یہ گمان نکیجیو کہ نسبت مذکورہ نہین حاصل ہوتی مگر اُن ہی اشغال سے بلکہ حق یہ ہی کہ یہ اشغال بھی اُسکی تحصیل کا ایک طریق ہو اُن ہی مین کچھ انحصار نہین اور میرے نزدیک ظن غالب یہی کہ حضرات صحابہؓ اور تابعینؒ سکینہ یعنی نسبت کو اور ہی طریقون سے حاصل کرتے تھے سو منجملہ اُنکے طریق تفصیل کے مواظبت ہی صلوات اور تسبیحات پر خلوت مین شرط خشوع اور حضور کی محافظت کے ساتھ اور منجملہ اُسکے طہارت پر اور موت کی یاد پر جو لذات کی کاٹنے والی ہی محافظت کرنا اور جو حقتعالی نے مطیعون کے واسطے ثواب مہیا کیا ہی اور جو گنہگارون کے واسطے عذاب معین فرمایا اُسکو ہمیشہ یاد رکھنا تو اس مواظبت اور یاد کے سبب لذات حسیہ سے انفکاک اور انقطاع حاصل ہو جاتا تھا اور منجملہ اُسکے مواظبت ہی قرآن مجید کی تلاوت پر اور اُسکے معانی غور کرنے پر اور نصیحت کرنے والے کی بات سننے پر اور اُن احادیث کے تامل کرنے پر جن سے دل نرم ہو جاتا ہی خلاصہ یہ کہ حضرات صحابہؓ اور تابعین اشیاء مذکورہ پر مدت کثیرہ مواظبت اور دوام کرتے تھے تو اُنکو تقرب الی اللہ کا ملکہ راسخہ اور ہیأت نفسانیہ حاصل ہو جاتی تھی اور اسی پر محافظت کیا کرتے تھے بقیہ عمر مین

ف
اثبات
توارث
نسبت
طریقت
ازبد و
زمانہ
دھات
الی الآن
ودفع
ظنون
فہمین

جدًا وَصَاحِبُ السِّرِّ یُدْرِكُ كُلَّ نِسْبَةٍ عَلٰی حِدَتِھَا وَالْغَرَضُ مِنَ الْاَشْغَالِ تَحْصِیْلُ نِسْبَةٍ وَّالْمُوَاظَبَةُ عَلَیْھَا وَالْاِسْتِغْرَاقُ فِیْھَا حَتّٰی تَكْتَسِبُ النَّفْسُ مِنْھَا مَلَكَةً رَّاسِخَةً اور منجملہ اُنکے مشاہدے کے نسبت ہو وہ عبارت ہی ملکہ توجہ سے مجرد بسیط کی طرف یعنی ذات مقدس کی طرف متوجہ رہنا اسی کا نام نسبت مشاہدہ ہی حاصل کلام بالاجمال یہ ہو کہ حضور مع اللہ رنگ برنگ ہی بحسب اتصال معنی محبت یا نفس تسکینی یا اُنکے غیر کی یا دداشت کے ساتھ اور نفس انسانی ہین اس رنگ مخصوص کا ملکہ راسخہ یعنی کیفیت قویہ قائم ہو جاتی ہو اور یہی ملکہ او کیفیت مسمّی بہ نسبت ہو اور نسبتین نہایت بکثرت ہین اور صاحب اسرار ہر نسبت کو علیحدہ علیحدہ دریافت کرتا ہو اور اشغال قادریہ اور چشتیہ اور نقشبندیہ وغیرہا سے غرض اس نسبت کی تحصیل ہو اور اُسپر دوام اور مواظبت کرنا اور اسمین ڈوبے رہنا تاکہ نفس اس مواظبت اور مشق دائمی سے ملکہ راسخہ پیدا کرے **ف** حاشیہ سنہیہ مین ارشاد ہوا کہ مصنف رح نے اول طرق کا مآل کار بیان کیا کہ نسبت ہو پھر اُسکو دو قسم پر تقسیم کیا پھر تطلع الی الجبروت کے چند اصناف شمار کیے پھر ان اصناف کا قاعدہ کلیہ بتایا سو اسکو تامل کرتا کہ تو راہ یاب ہو

وَلَا تَظُنَّنَّ اَنَّ النِّسْبَةَ لَا تَحْصُلُ اِلَّا بِھٰذِهِ الْاَشْغَالِ بَلْ ھٰذِهٖ طُرُقٌ لِتَحْصِیْلِھَا مِنْ غَیْرِ حَصْرٍ فِیْھَا وَغَالِبُ الرَّاْیِ عِنْدِیْ اَنَّ الصَّحَابَةَ وَالتَّابِعِیْنَ كَانُوْا یُحَصِّلُوْنَ السَّكِیْنَةَ بِطُرُقٍ اُخْرٰی فَمِنْھَا الْمُوَاظَبَةُ عَلَی الصَّلَوَاتِ وَالتَّسْبِیْحَاتِ فِی الْخَلْوَةِ مَعَ الْمُحَافَظَةِ عَلٰی شَرِیْطَةِ الْخُشُوْعِ وَالْحُضُوْرِ وَمِنْھَا الْمُوَاظَبَةُ عَلَی الطَّھَارَةِ وَذِكْرُھَا ذِمُّ اللَّذَّاتِ وَمَا اَعَدَّهُ اللّٰهُ لِلْمُطِیْعِیْنَ لَهٗ مِنَ الثَّوَابِ وَلِلْعَاصِیْنَ لَهٗ مِنَ الْعَذَابِ فَیَحْصُلُ الْفِكَاكُ عَنِ اللَّذَّاتِ

تو یہان بدعت سیئہ کا گمان سراسر غلط ہے ہان یہ البتہ ہے کہ حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کو بسبب صفائے
طبیعت اور حضور خورشید ظہور رسالت کی تحصیل نسبت مین السے اشتغال کی حاجت نہ تھی بخلاف
متاخرین کے کہ انکو بسبب بعد زمان رسالت کے البتہ اشتغال مذکورہ کی حاجت ہوئی
جیسے صحابہ کرام کو قرآن اور حدیث کے فہم مین قواعد صرف اور نحو کے دریافت کی
حاجت نہ تھی اور اہل عجم اور بالفعل عرب بھی اسکے محتاج ہین واللہ اعلم سَمِعْتُ
سَیِّدِی الْوَالِدَ قُدِّسَ سِرُّہٗ یَذْکُرُ مَوَاقِعَۃً لَّہٗ طَوِیْلَۃً رَأٰی فِیْھَا الْحَسَنَ وَ
الْحُسَیْنَ وَعَلِیًّا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ فَقَالَ سَأَلْتُ عَلِیًّا کَرَّمَ اللہُ وَجْھَہٗ
عَنْ نِسْبَتِیْ ھَلْ ھِیَ الَّتِیْ کَانَتْ عِنْدَکُمْ فِیْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ فَأَمَرَنِیْ بِالْاِسْتِغْرَاقِ فِیْھَا وَتَأَمَّلَ جِدًّا ثُمَّ قَالَ ھِیَ ھِیَ بِلَا فَرْقٍ
والد مرشد قدس سرہ سے مین نے سنا کہ اپنے طویل خواب کو ذکر کرتے تھے جسمین حسنین
اور سید الاولیا علی مرتضی علیہم السلام کو دیکھا تو فرمایا کہ مین نے علی مرتضی کرم اللہ
وجہہ سے پوچھا اپنی نسبت سے کہ آیا یہ وہی نسبت ہے جو تمکو زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم مین حاصل تھی تو مجھکو امر کیا نسبت مین استغراق کرنیکا اور خوب تامل کیا پھر فرمایا
یہ نسبت وہی ہے بلا فرق ثُمَّ لِصَاحِبِ الْمُدَاوَمَۃِ عَلَی السَّکِیْنَۃِ اَحْوَالٌ رَفِیْعَۃٌ
تَنُوْبُہٗ مَرَّۃً وَمَرَّۃً فَلْیَغْتَنِمْھَا السَّالِکُ وَلْیَعْلَمْ اَنَّھَا عَلَامَاتُ قُبُوْلِ الطَّاعَاتِ
وَتَاْثِیْرِھَا فِیْ صَمِیْمِ النَّفْسِ وَسُوَیْدَاءِ الْقَلْبِ پھر معلوم کرنا چاہیے کہ نسبت پر
مداومت کرنے والے کے حالات رفیع الشان نوبت بنوبت ہوتے ہین گاہے
کوئی اور کبھی کوئی تو سالک ان حالات رفیعہ کو غنیمت جانے اور معلوم کرے
کہ حالات مذکورہ طاعات قبول ہونے اور باطن نفس اور دل کے اندر

ف مثال اسکی ایسی ہے
کہ جیسے تک آفتاب نکلا
ہو پہر ہر چیز پر ہو لیکن
آدمی جو جب آفتاب غروب
ہو گیا تو صاحب
روشنی کی اسے ہی ضرورت
لیس صحابہ رضوان اللہ
کو وقت مین آفتاب
رسالت طلوع
ہوسے تھا کچھ حاجت
اشتغال کی حضور
ص اللہ کے لیے نہ تھی
فقط ایک نظر دا
جمال باکمال پر
کچھ حاصل ہوتا
کہ اب خلوتوں مین نہ
حاصل ہوتا اور ا
چونکہ وہ آفتاب عالم
غروب ہوا حاجت

اور یہی مقصود متوارث ہی شارع سے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی بوراثت
چلا آیا ہمارے مرشدون کے طریق مین ایمین کچھ شک نہین اگرچہ الوان مختلف ہین
اور تحصیل نسبت کے طریقے رنگ برنگ ہین ف مولانا نے فرمایا کہ مین نے مصنف
قدس سرہ سے سُنا کہ قول فیصل اس بات مین یہ ہی کہ نسبت صحابہؓ اور تابعینؒ کی
نسبت احسانیہ ہی اور وہ نسبت طہارت اور نسبت سکینہ سے مرکب ہی برکات
عدالت اور تقوی اور سماحت کے اختلاط کے ساتھ تو اُنکے کلام کا محل اصلی اور اُنکے
خاص اور عام کا مطمح اولی یہی ہی تو تمکو لائق ہی کہ اُن حضرات کے احوال اور اقوال کو
اسی پر جو ہمنے بتایا محمول کیجیو چنانچہ اُنکے قصص اور حکایات اسی کے شاہد ہین اور مین نے
سُنا مصنفؒ سے فرماتے تھے کہ ائمہ اہلبیت رضی اللہ عنہم کی ارواح کو مین نے مشاہدہ کیا
کہ ایک دوسرے کے دامن مین ہاتھ ڈالے ہی اور اُنکا سلسلہ عالم ارواح مین حظیرۃ القدس
کے ساتھ نہیج عجیب و رسوخ غریب متصل ہی اور ہمنے مشاہدہ کیا کہ اُنکا قول عالم ارواح کی باطن
در باطن مین زیادہ تر ہی خارج کی نسبت واللہ اعلم مترجم کہتا ہی حضرت مصنف محقق کی کلام
دلپذیر اور تحقیق عدیم النظیر سے شبہات ناقصین کو جڑ سے اُکھاڑ دیا بعضے نادان
کہتے ہین کہ قادریہ اور چشتیہ اور نقشبندیہ کی اشتغال مخصوصہ صحابہؓ اور تابعینؒ کی زمانے مین
نہ تھی تو بدعت سیئہ ہوئی خلاصہ جواب یہ ہی کہ جس امر کی واسطے اولیاء طریقت
رضی اللہ عنہم نے یہ اشتغال مقرر کیے ہین وہ امر زمان رسالت سے اتبک برابر چلا آیا
ہی گو طرق اُسکی تحصیل کے مختلف ہین تو فی الواقع اولیاء طریقت مجتہدین شریعت
کے مانند ہوئے مجتہدین شریعت نے استنباط احکام ظاہر شریعت کے اصول ٹھہرائی
اور اولیاء طریقت نے باطن شریعت کی تحصیل کی جسکو طریقت کہتے ہین قواعد مقرر فرمائی

ف سماع حضرت مصنف از روحی ۱۲

قصہ مذکورہ مجملاً یون ہی کہ حضرت سلیمان علیہ السلام ایکبار گھوڑون کی دیکھنی مین ایسی مشغول ہوی کہ آفتاب ڈوب گیا نماز عصر قضا ہوگئی تو فرمایا کہ گھوڑون کی پنڈلیان اور گردنین کاٹی جاوین خلاصہ یہ ہی کہ اہل کمال کی نزدیک طاعت حق ہر امر پر مقدم ہوتی ہی اگر احیاناً کسی چیز کی مشغولی سے طاعت حق مین خلل ڈالا تو غیرت اہل کمال اُس چیز کی دفع کرنی کو مقتضی ہوتی ہی چنانچہ ابو طلحہ رضؓ نے عمدہ باغ خیرات کردیا اور حضرت سلیمان عؑ نے گھوڑون کو مروا ڈالا وَمِنْهَا غَلَبَةُ الْخَوْفِ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی بِحَيْثُ يَظْهَرُ عَلٰى ظَاهِرِ الْبَدَنِ وَالْجَوَارِحِ لَهٗ اَثَرٌ اَخْرَجَ الْحُفَّاظُ فِى الْاُصُوْلِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِىْ ظِلِّهٖ اِلٰى اَنْ قَالَ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ وَفِى الْحَدِيْثِ اَنَّ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَامَ عَلٰى قَبْرٍ فَبَكٰى حَتّٰى ابْتَلَّتْ لِحْيَتُهٗ وَكَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى بِاللَّيْلِ اَزِيْزٌ كَاَزِيْزِ الْمِرْجَلِ اور منجملہ حالات رفیعہ مذکورہ کی اللہ تعالی کا خوف ہی اسطرح کہ اُسکا اثر بدن اور جوارح پر ظاہر ہوجاتا ہی حفاظ حدیث نے اصول مین یہ حدیث روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سات شخصون کو حق تعالی اپنی سایۂ رحمت مین رکھیگا یہان تک کہ پانچوان شخص فرمایا وہ مرد ہی جسنے اللہ کو خالی مکان مین یاد کیا پھر اُسکی دونون آنکھین آنسوؤن سے بہنے لگین اور حدیث مین وارد ہی کہ عثمان رضی اللہ عنہ ایک قبر پر کھڑی ہوی تو اتنا روئی کہ داڑھی تر ہوگئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا

۱ اسکی آگی یہ ہی اُس دن کہ نہین سایہ ہوگا مگر سایہ اُسکا ایک تو امام عادل اور نوجوان کہ نشو ونما پایا اُسنے اللہ کی عبادت مین اور وہ شخص کہ دل اُسکا مسجد ہی مین لگا رہتا ہی جب نکلتا ہی مسجد سی یہان تک کہ پھر آوے مسجد مین اور وہ شخص کہ محبت رکھتی ہین آپس مین اللہ کی واسطی جمع ہوتی ہین محبت پر اور جدا بھی ہوتی ہین محبت پر اپنی حاضر وغائب محبت یکسان رکھتی ہین اور وہ شخص کہ یاد کیا اللہ کو تنہائی مین پس جاری ہوگئین اُسکی آنکھین آنسوؤن سی اور وہ شخص کہ بلایا اُسکو ایک عورت حسب وجمال والی نی پس کہا اُسنی کہ مین ڈرتا ہون اللہ سی اور وہ شخص کہ دیا کچھ صدقہ پس پوشیدہ دیا اُسکو یہانتک کہ نجانا بائین ہاتھ اُسکی نی اُس چیز کو کہ خرچ کیا داہنی ہاتھ اُسکی نی یعنی اسطرح کچھ دیا کہ داہنی ہاتھ والی کو دیا تو بائین ہاتھ والی کو خبر نہوئی

اثر کرنے کے علامات ہین وَمِنْهَا إِيثَارُ طَاعَةِ اللّٰهِ سُبْحَانَهُ عَلَى جَمِيعِ مَا سِوَاهُ وَ الْغَيْرَةُ عَلَيْهِ فَقَدْ أَخْرَجَ مَالِكٌ فِي الْمُوَطَّأ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيَّ كَانَ يُصَلِّي فِي حَائِطٍ لَهُ فَطَارَ دُبْسِيٌّ فَطَفِقَ يَتَرَدَّدُ وَيَلْتَمِسُ مَخْرَجًا فَأَعْجَبَهُ ذٰلِكَ فَجَعَلَ يَتْبَعُهُ بَصَرَهُ سَاعَةً ثُمَّ رَجَعَ إِلَى صَلَاتِهِ فَإِذَا هُوَ لَا يَدْرِي كَمْ صَلَّى فَقَالَ قَدْ أَصَابَتْنِي فِي مَالِي هٰذَا فِتْنَةٌ فَجَاءَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ لَهُ الَّذِي أَصَابَهُ فِي حَائِطِهِ مِنَ الْفِتْنَةِ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هُوَ صَدَقَةٌ لِلّٰهِ نَضَعُهُ حَيْثُ شِئْتَ وَ قِصَّةُ سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْمُشَارُ إِلَيْهَا فِي قَوْلِهِ عَزَّ مِنْ قَائِلٍ فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوقِ وَالْأَعْنَاقِ مَشْهُورَةٌ مَعْلُومَةٌ منجملہ احوال رفیعہ کے مقدم رکھنا ہی طاعات الٰہی کا اُسکے جمیع ماسوا پر اور اُسپر غیرت کرنا سو البتہ امام مالکؒ نے مؤطا مین عبد اللہ بن ابی بکرؓ سے روایت کی کہ ابوطلحہ انصاری اپنے باغ مین نماز پڑھتے تھے تو ایک چڑیا خوش رنگ اُڑی سو اِدھر اُدھر جھانکتی پھرتی تھی اور نکل جانے کی راہ تلاش کرتی تھی یعنی درخت ایسے پیچاپان اور زمین پر جھکے تھے کہ اُسکا نکلنا دشوار ہوا تو ابوطلحہؓ کو یہ امر خوش معلوم ہوا تو ایک ساعت اپنی نظر کو اُسکے ساتھ دوڑایا کیے پھر اپنی نماز کی طرف متوجہ ہوے تو یہ معلوم نہ رہا کہ کتنی پڑھی تھی تو کہا کہ یہ میرا مال یعنی باغ میرے حق مین فتنہ ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آنحضرتؐ سے یہ قصہ نقل کیا اور کہا یا رسول اللہ یہ باغ خیرات ہے اللہ کی راہ مین اسکو رکھیے اور دیجیے جہان کہین چاہیے اور سلیمان علیہ السلام کا قصہ جسکا اس آیت مین اشارہ ہے فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوقِ وَالْأَعْنَاقِ مشہور و معلوم ہے مترجم کہتا ہے

کہ بشارت دنیاوی سی سچا خواب مراد ہی **ف** مولانا نی فرمایا کہ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام سالکون کی خواب کی تعبیر فرمایا کرتی تھی تا اینکہ بعد نماز صبح کی جلوس فرماتی اور ارشاد کرتی کہ تم مین سی کسی نی خواب دیکھا ہی تو اگر کوئی خواب بیان کرتا تو آنحضرت صلعم اسکی تعبیر فرماتی تھی وَالْمُرَادُ بِالرُّؤْيَا الصَّالِحَةِ رُؤْيَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ اَوْ رُؤْيَةُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ اَوْ رُؤْيَةُ الصَّالِحِيْنَ وَالْاَنْبِيَاءِ ثُمَّ رُؤْيَةُ الْمَشَاهِدِ الْمُتَبَرَّكَةِ كَبَيْتِ اللّٰهِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْتِ الْمُقَدَّسِ ثُمَّ رُؤْيَةُ الْوَقَائِعِ الْاٰتِيَةِ الْمُسْتَقْبِلَةِ فَتَقَعُ كَمَا رَاٰى اَوِ الْمَاضِيَةِ عَلٰى مَا هِيَ عَلَيْهِ اَوْ رُؤْيَةُ الْاَنْوَارِ وَالطَّيِّبَاتِ كَشُرْبِ اللَّبَنِ اَوِ الْعَسَلِ وَالسَّمْنِ كَمَا هُوَ مَذْكُوْرٌ فِيْ كِتَابِ الرُّؤْيَا مِنَ الْاُصُوْلِ وَرُؤْيَةُ الْمَلٰئِكَةِ فَفِي الْحَدِيْثِ اِنَّ رَجُلًا كَانَ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَظَهَرَتْ ظُلَّةٌ فِيْهَا اَمْثَالُ الْمَصَابِيْحِ اِلٰى اٰخِرِ الْقِصَّةِ اور رویاء صالحہ سی مراد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رویت ہی خواب مین یا دیکھنا جنت اور نار کا یا دیکھنا صالحین اور انبیا علیہم السلام کا اسکی بعد مکانات متبرکہ کا خواب مین دیکھنا جیسی بیت اللہ محترم یا مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیکھنا یا بیت المقدس کا اسکی بعد رتبہ ہی وقائع آیندہ کی دیکھنی کا کہ مطابق رویت کی واقع ہون یا وقائع گذشتہ کا دیکھنا ٹھیک ٹھیک یا انوار اور طیبات کا دیکھنا جیسی دودھ اور شہد اور گھی پینا چنانچہ کتب احادیث کی کتاب الرؤیا مین مذکور ہی اور اسیطرح فرشتون کا دیکھنا جاگنی کی حالت مین حدیث مین وارد ہی کہ ایک مرد قرآن پڑھتا تھا ایک رات تو ایک سائبان

یہ حال تھا کہ جب تہجد کی نماز پڑھتی تھی تو سینۂ مبارک سی جوش کی آواز آتی تھی دیگ کی جوش کرنی کی طرح یعنی رونی کی ایسی آواز آتی تھی سینۂ مبارک سی جیسی ہانڈی سن سن بولتی ہی **ف** مولانا نی فرمایا حدیث مین وارد ہی کہ دوزخ مین نہ داخل ہوگا وہ مرد جو رویا اللہ کی خوف سی یہانتک کہ دودھ تھن مین پھر جاوی[ف] اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مرد کثیر البکا تھی آنکھین نہ تھمتی تھین آنسوؤن سی جب کہ وہ قرآن پڑھتی تھی اور جبیر بن مطعم رض نی کہا کہ جب مین نی یہ آیت آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام سی سنی اَمْ خُلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ اَمْ هُمُ الْخَالِقُوْنَ تو گویا میرا قلب اُڑ گیا خوف سی وَمِنْهَا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ قَدْ اَخْرَجَ الْحُفَّاظُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ مِنَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ وَاَنَّهٗ قَالَ لَنْ يَّبْقٰى بَعْدِيْ مِنَ النُّبُوَّةِ اِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ فَقَالُوْا وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الرَّجُلُ الصَّالِحُ اَوْ تُرٰى لَهٗ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ وَبِهٖ فُسِّرَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا اور منجملۂ حالات رفیعہ سچا خواب ہی حافظان حدیث نی روایت نقل کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا کہ نیک خواب نیک مرد سی نبوت کی چھیالیس حصون مین سی ایک حصہ ہی اور آنحضرت نی فرمایا نہ باقی رہی گا میری بعد نبوت سی مگر مبشرات صحابہ رض نی کہا اور مبشرات کیا ہین یا رسول اللہ فرمایا نیک خواب جسکو نیک مرد دیکھی یا اُسکو واسطی دوسرا نیک مرد سچا خواب دیکھی وہ نبوت کی چھیالیس حصون مین سی ایک حصہ ہی اور اللہ تعالیٰ کا یہ قول کہ اُنکی واسطی بشارت ہی زندگانی دنیا مین تفسیر کیا گیا ہی بر رؤیای صالحہ یعنی اس آیت کی ایک تفسیر یہ بھی ہی

[ف] اسکو تعلیق بالمحال کہتی ہین یعنی جیسی دودھ کا تھنون مین پھر جانا محال ہی ایسی ہی اسکا دوزخ مین جانا محال ہی ۱۲

و اشعث ذی طمرین لا یعبأ بہ لو اقسم علی اللّٰہ لابرّہ و بالجملۃ فہذہ الوقائع و امثالہا دالۃ علی صحۃ ایمان الرجل و قبول طاعاتہ و سرایۃ النور فی صمیم قلبہ فلیغتنمہا اور منجملہ حالات رفیعہ کے دعا کا قبول ہونا ہے اور ظاہر ہونا اُس کا جس کا اللہ سے طالب ہے اپنی ہمت کی کوشش سے اور اسی طرف اشارہ حدیث مین ہے کہ بعضا شخص غبار آلودہ پریشان موہائے کھٹے کپڑون والا جسکو کوئی خیال مین نہین لاتا اگر وہ قسم کھا بیٹھے اللہ کے بھروسے پر تو حق تعالے اسکی قسم کو سچا کردے یعنی خدا کے نزدیک اُسکی ایسی وجاہت ہے کہ جیسا اُسنے کہا ویسا ہی کردے خلاصہ کلام یہ ہے کہ ایسے حالات رفیعہ جو مذکور ہوے اور مانند انکے اور حالات بلند دلالت کرتے ہین مرد کی صحت ایمان پر اور اسکی طاعات کے قبول ہونے پر اور نور سرایت کرجانے پر اُسکے قلب کے باطن مین تو سالک ان کو غنیمت جانے ثم بعد حصول النسبۃ عروج آخر وھو الفناء فی اللّٰہ والبقاء بہ والحق عندی انہ لیس متوارثًا عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم بواسطۃ المشائخ بالسند المتصل بل ھو موھبۃ من اللّٰہ تعالی یھبہ من شاء من عبادہ من غیر توارث ومما یشھد لھذا المعنی ما روی ان خواجہ نقشبند سئل عن سلسلۃ شیوخہم فقال لم یصل احد الی اللّٰہ بالسلسلۃ بل وصلت الی جذبۃ فاوصلتنی الی اللّٰہ قضیۃ لما ورد جذبۃ من جذبات اللّٰہ توازی عمل الثقلین ھذا مع ان سلسلۃ شیوخہم معلومۃ ومعروفۃ فمن شاء ھذا العروج فلیرجع الی سائر کتبنا واللّٰہ الھادی

ظاہر ہوا جسمین چراغ سے تھی تا آخر قصہ ف قصہ مذکورہ مجملاً صحیحین کی روایت سے یون ہی کہ اسید بن حضیر رض تہجد کے وقت سورۂ بقرہ پڑھتی تھی تو ایک سائبان آسمان کی طرف سے جسمین چراغون کے مانند روشنی تھی اتنا قریب آگیا کہ انکا گھوڑا بھڑ کنے لگا انھون نے یہ قصہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا فرمایا کہ تجھکو معلوم ہی کہ وہ کیا تھا انھون نے کہا کہ نہین فرمایا وہ فرشتے تھی تیری قرآن کی آواز سنکر قریب ہوگئی تھی اگر تو پڑھی جاتا تو صبح کے وقت انکو لوگ دیکھ لیتے وہ مخفی نہوتی مترجم کہتا ہی رویت نبوی جمیع مقامات سے اسواسطے مقدم ہوئی کہ صحیحین مین ابی ہریرہ رض سے حدیث مروی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے مجھکو خواب مین دیکھا اُسنے مجھکو فی الواقع دیکھا اسواسطے کہ شیطان میری صورت نہین پکڑ سکتا مولانا نے فرمایا وہ دودھ اور شہد کے مانند سفید کپڑون کا بھی خواب ہی احمدؒ اور ترمذیؒ نے عائشہ صدیقہ رض سے روایت کی کہ کسی نے ورقہ بن نوفل کا حال رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پوچھا تو خدیجۃ الکبریٰ رضی نے کہا کہ اُسنے تو آپکی تصدیق نبوت کی تھی ولیکن وہ مر گیا قبل آپکے ظہور کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین نے اُسکو خواب مین دیکھا اسپر سفید پوشاک تھی اور اگر وہ دوزخی ہوتا تو اُسپر لباس سفید ہوتا وَمِنْهَا الْفِرَاسَةُ الصَّادِقَةُ وَالْخَاطِرُ الْمُطَابِقُ الْوَاقِعَ فَقَدْ جَاءَ فِي الْخَبَرِ اتَّقُوا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَإِنَّهُ يَنْظُرُ بِنُورِ اللهِ اور منجملہ حالات رفیعہ فراست صادقہ ہی اور وہ خاطر جو مطابق ہی واقع کے سو البتہ حدیث مین آیا ہی کہ مومن کی فراست سے ڈرو کہ وہ بواسطہ نور الٰہی کے نظر کرتا ہی مترجم کہتا ہی فراست صادقہ سے ٹھیک اٹکل مراد ہی وَمِنْهَا اِجَابَةُ الدُّعَاءِ وَظُهُورُ مَا يَطْلُبُهُ مِنَ اللهِ تَعَالٰى بِمُجَرَّدِ هِمَّتِهٖ وَاِلَيْهِ الْاِشَارَةُ فِي الْحَدِيْثِ رُبَّ اَغْبَرَ

مرۃً وَقَالَ ھٰذَانِ مُجَرَّبَانِ لِلْغِنَی الْقَلْبِیِّ وَالظَّاھِرِیِّ کِلَیْھِمَا والد مرشد قدس سرہٗ نے مجھکو وصیت کی یا مغنی کی مواظبت کی ہر دن گیارہ سو بار اور سورہ مزمل پڑھنے کی چالیس بار سو اگر نہ ہوسکے تو گیارہ بار اور فرمایا کہ یہ دونون عمل غنای دلی اور ظاہری دونون کے واسطے مجرب ہین وَاَوْصَانِیْ بِمُوَاظَبَۃِ الصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلَّ یَوْمٍ وَقَالَ بِھَا وَجَدْنَا مَا وَجَدْنَا اور مجھکو وصیت کی درود کی ہمیشگی پر ہر روز اور فرمایا کہ اسی کے سبب سے ہمنے پایا جو پایا وَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ اِذَا جَاءَكَ مَنْ بِہٖ اَلَمُ ضِرْسِہٖ اَوْ رَاْسِہٖ اَوْ تَوَجُّعُ الرِّیَاحِ فَخُذْ لَوْحًا طَاھِرًا وَضَعْ عَلَیْہِ رَمْلًا طَاھِرًا وَاکْتُبْ بِمِسْمَارٍ اَبْجَدْ ھَوَّزْ حُطِّیْ وَشَدِّدْ بِالْمِسْمَارِ عَلَی الْاَلِفِ وَاقْرَأِ الْفَاتِحَۃَ مَرَّۃً وَصَاحِبُ الْاَلَمِ وَاضِعٌ اِصْبَعَہٗ عَلٰی مَوْضِعِ الْاَلَمِ بِقُوَّۃٍ ثُمَّ اسْأَلْہُ ھَلْ شُفِیْتَ فَاِنْ شُفِیَ فَبِھَا وَاِلَّا نَقَلْتَ الْمِسْمَارَ اِلَی الْبَاءِ وَقَرَأْتَ الْفَاتِحَۃَ مَرَّتَیْنِ وَسَأَلْتَہٗ کَالْاُوْلٰی فَاِنْ شُفِیَ فَبِھَا وَاِلَّا نَقَلْتَ الْمِسْمَارَ اِلَی الْجِیْمِ وَقَرَأْتَ الْفَاتِحَۃَ ثَلٰثًا وَھٰکَذَا فَلَا تَصِلُ اِلٰی اٰخِرِ الْحُرُوْفِ اِلَّا وَقَدْ شَفَاہُ اللّٰہُ تَعَالٰی اور سنا مین نے والد مرشد سے فرماتے تھے کہ جب کوئی تیرے پاس اپنے دانت کے درد یا سر کے درد سے نالان آوے یا اسکو ریاح ستاتی ہون تو ایک تختی یا پٹری پاک لے اور اسپر پاک ریتا ڈالے اور ایک کیل یا کھونٹی سے اسپر ابجد ہوز حطی لکھ اور کیل کو الف پر زور سے داب اور ایکبار سورہ فاتحہ پڑھ اور درد والا آدمی اپنی انگلی کو درد کے مقام پر زور سے رکھے رہے پھر اس سے پوچھ کہ تجھکو آرام ہوگیا اگر درد جاتا رہا تو خوب ہے

---

[1] اور بعض مشائخ سے پڑھنا سورۂ مزمل کا اکتالیس بار بھی منقول ہے اور بعض سے نماز مین پڑھنا اسکا اسطرح کہ عشا کے بعد دو رکعتون مین اکتالیس بار پڑھے اسطرح کہ اکیس بار پہلی رکعت مین اور بیس بار دوسری رکعت مین اور مولوی فخر الدین صاحب رحمہ اللہ کے مریدون مین مجرب اسکا ایک طریق یہ ہے کہ بعد سنت فجر کے ایکبار اور بعد ہر نماز کے پنجگانہ مین سے دو دو بار کہ شب و روز مین گیارہ بار ہوجاوے اور اس فقیر کو ان سب طرق کی اجازت ہے اور جو چاہے پڑھے اسکو بھی میری طرف سے اجازت ہے حَتّٰی تَتِمَّ ھٰذَا الْعَمَلُ فَوَجَدْتُہٗ کَذٰلِكَ ۱۲ ق [2] نظر جلیل مین کچھ فائدے درود شریف کے اور الفاظ اسکے بین کے لکھے ہین جو چاہے اسمین سے دیکھ لے اور صلوۃ تنجینا کا ستر بار ہر روز پڑھنا حقنا کو حاجے کرنے ایک بزرگ سے مجھکو پہونچا ہے اسکی بھی اجازت ہے جو چاہے سو پڑھے۔

پھر بعد حاصل ہونی نسبت کے دوسرا عروج اور ترقی ہی اور وہ عبارت ہی فنا فی اللہ
اور بقا باللہ سی اور میری نزدیک واقعی یہ امر ہی کہ مرتبہ فنا اور بقا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی بواسطہ مشائخ سند متصل سی متوارث نہین بلکہ یہ تو خدا کی
دادہی جسکو اپنی بندون مین سی چاہی عنایت کری بدون توارث کی اور اس
مدعا کا نشا ہی وہ امر ہی جو خواجہ نقشبند سی منقول ہی کہ کسی نی اُنکی پیرون کا
سلسلہ پوچھا تو فرمایا کوئی شخص اللہ تک اپنی سلسلی کے واسطے سے نہین پہونچا بلکہ
مجکو تو کشش ربّانی پہونچ گئی سو اُسنی مجھکو اللہ تک پہونچا دیا یہ کلام مطابق ہی
اُس حدیث مروی کی کہ کششون ربانیہ سی ایک کشش جن اور انسان کی عمل کی
مقابل ہی اسکو یاد رکھنا با اینہمہ خواجہ نقشبندؒ کی مرشدون کا سلسلہ معروف اور
مشہور ہی سو اس امر کی جو زیادہ تحقیق چاہی یعنی فنا اور بقا کی وہبی ہونے کی
نہ کسبی ہونی کی تو ہماری اور کتابون کی طرف رجوع کری اور اللہ جل شانہ رہنما ہی
ف مصنف قدس سرہ نی حاشیۂ منہیہ مین فرمایا کہ اس مقدمی کو ہمنی کتاب
حجۃ اللہ البالغہ مین تفصیل بیان کیا ہی جسکو شوق ہو وہ اُس کتاب کو دیکھی

فصل آٹھوین

فی شیٔ من فوائد سیدی الوالد قدس سرہٗ اس فصل مین والد مرشد
قدس سرہ کی بعضی فائدی مذکور ہین یعنی حضرت مصنفؒ کی خاندانی اعمال مجربہ
کا اسمین ذکر ہی اوصانی سیدی الوالد قدس سرہٗ بمواظبۃ یا مُغنی کُلّ یوم
مِائۃ و الف مرۃ و سورۃ المزمل اربعین مرۃ فان لم تستطع فاحدی عشر

لفظ دُوَيْدًا تک اور اُس سے کہدے کہ ہر دن ایک ٹکڑا کھایا کرے وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْوَاقِعَةِ كُلَّ لَيْلَةٍ لَمْ تُصِبْهُ فَاقَةٌ اور مین نے اُن حضرت سے سنا فرماتے تھے کہ جو شخص سورۂ واقعہ کو ہر رات پڑھے اُسکو فاقہ نہیں ہوتا مترجم کہتا ہے یہ عمل حدیث کے موافق ہے واللہ اعلم وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ مَنْ قَرَأَ عِنْدَ نَوْمِهِ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِلٰى اٰخِرِ سُوْرَةِ الْكَهْفِ وَسَأَلَ اللّٰهَ تَعَالٰى اَنْ يُّوْقِظَهُ فِيْ اَيِّ سَاعَةٍ اَرَادَ اَيْقَظَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْهَا اور مین نے اُن حضرت سے سنا فرماتے تھے کہ جو شخص اپنے سونے کے وقت اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سورۂ کہف کے آخر تک پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرے کہ اُسکو جگاوے جسوقت کا کہ ارادہ کرے تو حق تعالیٰ اُسکو جگا دیگا اُسی وقت مترجم کہتا ہے سورۂ کہف کے آیات مذکورہ یہ ہین اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا خَالِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا ۝ قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمَاتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا ۝ قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰى اِلَيَّ اَنَّمَا اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ اَحَدًا یہ عمل حدیث کے موافق ہے چنانچہ دارمی نے اپنی مسند مین روایت کیا ہے کذا فی حاشیۃ العزیزیہ وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اُكْتُبْ هٰذِهِ الْعُوْذَةَ وَعَلِّقْهَا فِيْ عُنُقِ الطِّفْلِ يَحْفَظُهُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّعَيْنٍ لَّامَّةٍ تَحَصَّنْتُ بِحِصْنِ اَلْفِ اَلْفِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اور سنا مین نے حضرت والد سے فرماتے تھے کہ اس تعویذ کو لکھ اور لڑکے کی گردن مین لٹکا

ف سنا اس فقیر نے اپنے اُستاد مولانا اسحق صاحب رحمہ اللہ سے کہ فرماتے تھے جسکو باؤلا کتا کاٹے تو ایک ٹکڑا بتاشے کا تھوڑے گڑ مین لپیٹ کر کھلا دیتے تو انشاء اللہ تعالیٰ زہر اُسکا کہین اثر نہ کریگا ۱۲ ق ف اور حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمہ اللہ نے حزب البحر کی شرح مین حدیث سے یا کسی صحابی سے لکھا ہے کہ جو کوئی لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم سو بار ہر روز پڑھ لیا کریگا تو اُسکو فاقہ نہیں پہونچیگا ۱۲ ق۔

اونہین توکیل کو دوسرے حرف یعنی ذ کی طرف نقل کرے اور دوبار سورۂ فاتحہ پڑھے اور پوچھے پہلی بار کی طرح کہ صحت ہوئی یا نہین اگر صحت ہوگئی تو فہو المراد اونہین تو جیم کی طرف کیل کو نقل کرے اور تین بار الحمد پڑھے اور اسی طرح ہر حرف پر کیل سے واسطہ جاوے اور سورۂ فاتحہ کو ہر بار پڑھتا جاوے تو آخر حرف تک تو نہ پہونچیگا مگر یہ کہ خدا اسکو اندر ہی شفا عنایت کریگا وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ اِذَا عَنَتْ لَكَ حَاجَةٌ اَوْ كَانَ لَكَ غَائِبٌ فَاَرَدْتَّ اَنْ يَّرْجِعَهُ اللّٰهُ سَالِمًا غَانِمًا اَوْ كَانَ لَكَ مَرِيْضٌ فَاَرَدْتَّ اَنْ يَّشْفِيَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فَاقْرَأْ سُوْرَةَ الْفَاتِحَةِ اِحْدٰى وَاَرْبَعِيْنَ مَرَّةً بَيْنَ سُنَّةِ الْفَجْرِ وَفَرْضِهٖ اور مین نے والد مرشد سے سنا فرماتے تھے کہ جب تجھکو کوئی حاجت پیش آوے یا کوئی شخص تیرا غائب ہو اور تو چاہے کہ حقتعالی اسکو سالم اور غانم پھیر لاوے یا کوئی تیرا بیمار ہو سو تو چاہے کہ اللہ تعالی اسکو صحت بخشے تو سورۂ فاتحہ کو اکتالیس بار فجر کی سنت اور فرض کے درمیان مین پڑھ مولانا نے حاشیے مین فرمایا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو فاتحۃ الکتاب کو چالیس بار پانی کے پیالے پر پڑھے اور محموم یعنی تپ والے کے منہ پر چھینٹا مارے تو حقتعالی اسکو فائدہ بخشے وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ مَنْ عَضَّهُ الْكَلْبُ الْمَجْنُوْنُ وَخِيْفَ عَلَيْهِ الْجُنُوْنُ فَاكْتُبْ لَهٗ هٰذِهِ الْاٰيَةَ عَلٰى اَرْبَعِيْنَ كِسْرَةً مِّنَ الْخُبْزِ اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا وَّاَكِيْدُ كَيْدًا فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا وَمُرْهُ اَنْ يَّاْكُلَ كُلَّ يَوْمٍ كِسْرَةً اور مین نے سنا انہی حضرت سے فرماتے تھے کہ جسکو باؤلا کتا کاٹے اور اس کے دیوانہ ہوجانے کا خوف ہو تو اس آیت کو روٹی کے چالیس ٹکڑون پر لکھے اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا

ا؎ اور اس فقیر کو ایک بزرگ سے پہونچا ہے کہ جس لڑکے کو مسان کی بیماری ہو تو اُسپر الحمد اکتالیس بار ساتھ وصل بسم اللہ کے ساتھ الحمد کے پڑھکر چالیس روز تک دم کیا کرے انشاء اللہ تعالی وہ مرض اسکا جاتا رہیگا اور اگر فرصت تھوڑی ہو تین بار کا پڑھنا بھی کفایت کرتا ہے۔

مرگی اور آسیب و جنون وغیرہ کا علاج

باؤلا کتا کاٹے اسکا علاج

مین کرلیا ہی کہ خداوندا مین پناہ مانگتا ہون اپنی ذات کی برائی سی اور ہر چلنی والی جاندار کی برائی سی جسکی چوٹی کو تو تھامنی ہی یعنی تیری قبضہ قدرت مین ہی مقرر میرا رب صراط مستقیم پر ہی اور تو ہر چیز کا نگہبان ہی البتہ میری کام کا بنانیوالا اللہ ہی جسنی قرآن اُتارا اور وہ نیکوکارون کو دوست رکھتا ہی سو اگر وہ نمانین اور گردن کشی کرین تو کہہ مجھکو اللہ کافی ہی کوئی معبود برحق نہین سوای اُسکی اُسی پر مین نی اعتماد اور بھروسا کیا اور وہی مالک ہی عرش عظیم کا وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ خَافَ ذَا سُلْطَانٍ فَلْيَقُلْ كٓهٰيٰعٓصٓ كُفِيْتُ حٰمٓعٓسٓقٓ حُمِيْتُ وَلْيَقْبِضْ كُلَّ اِصْبَعٍ مِّنَ الْيَدِ الْيُمْنٰى عِنْدَ كُلِّ حَرْفٍ مِّنَ اللَّفْظِ الْاَوَّلِ وَمِنَ الْيُسْرٰى عِنْدَ كُلِّ حَرْفٍ مِّنَ الثَّانِيْ ثُمَّ لِيَفْتَحْهُمَا جَمِيْعًا فِيْ وَجْهِ مَنْ يَّخَافُ مِنْهُ اور مین نی حضرت والد سی سنا فرماتی تھی کہ جو شخص کسی صاحب حکومت سی ڈری اُسکو چاہیی یون کہے كٓهٰيٰعٓصٓ كُفِيْتُ حٰمٓعٓسٓقٓ حُمِيْتُ اور چاہیی کہ داہنے ہاتھ کی ہر اُنگلی کو بند کری لفظ اول کی ہر حرف کی تلفظ کی ساتھ اور بائین ہاتھ کی ہر اُنگلی کو قبض کری لفظ ثانی کی ہر حرف کی نزدیک پھر دونون ہاتھون کی اُنگلیان بند کیے چلا جاوی پھر دونو کو کھول دی اُسکی سامنی جس سے ڈرتا ہی مترجم کہتا ہی لفظ اول سے كٓهٰيٰعٓصٓ اور لفظ ثانی سے حٰمٓعٓسٓقٓ مراد ہی یعنی جب کاف کہی تو داہنے ہاتھکی ایک اُنگلی بند کری پھر جب ہا کہی یعنی دوسرا حرف بولی تو دوسری اُنگلی بند کرلی اور یای تحتانیہ کی بعد تیسری اُنگلی اور عین کی بعد چوتھی اور صاد کی بعد پانچوین بند کرلی اور علی ہذا القیاس لفظ ثانی کی ہر حرف کی ساتھ ایک ایک اُنگلی بائین ہاتھ کی بند کری وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ سِتُّ اٰيَاتٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ تُسَمّٰى بِاٰيَاتِ الشِّفَاءِ

حق تعالی اُسکو محفوظ رکھے گا بسم اللہ سے آخر تک تعویذ مذکور ہے ترجمہ اُسکا یہ ہے کہ بوسطہ کلمات الٰہیہ کے جو اپنی تاثیر مین پوری ہین مین پناہ مانگتا ہون ہر شیطان اور کاٹنے والے کیڑے اور نظر لگانے والے کی آنکھ کی شر سے مین نے پناہ پکڑی دس لاکھ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کے قلعے مین وَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ ھٰذَا الدُّعَاءُ اَمَانٌ مِّنْ کُلِّ اٰفَۃٍ یَقْرَأُ صَبَاحًا وَّمَسَاءً بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ عَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ مَا شَآءَ اللّٰہُ کَانَ وَمَا لَمْ یَشَأْ لَمْ یَکُنْ اَشْھَدُ اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَّاَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا وَّاَحْصٰی کُلَّ شَیْءٍ عَدَدًا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ دَآبَّۃٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِھَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ وَّاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ حَفِیْظٌ ۝ اِنَّ وَلِیِّیَ اللّٰہُ الَّذِیْ نَزَّلَ الْکِتٰبَ وَھُوَ یَتَوَلَّی الصّٰلِحِیْنَ ۝ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ۝ اور سنا مین نے اُنسے فرماتے تھے کہ یہ دعا یعنی بسم اللہ سے آخر تک امان اور پناہ ہے ہر آفت سے پڑھا کرے اسکو صبح اور شام ترجمہ اُسکا یہ ہے کہ شروع کرتا ہون اللہ کے نام سے خداوندا تو میرا رب ہے کوئی معبود برحق نہین سوائے تیرے تجھی پر مین نے بھروسا کیا اور تو ہی مالک ہے عرش عظیم کا اور نہ بچاؤ ہے گناہ سے اور نہ قوت ہے بندگی پر مگر اللہ کی توفیق سے جو بلند اور بزرگ ہے جو اللہ نے چاہا ہوا اور جو نہ چاہا نہ ہوا مین گواہی دیتا ہون اسکی کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور مقرر اللہ نے اپنے علم سے ہر چیز کو گھیر لیا ہے اور ہر چیز کو شمار

ل حدیث شریف مین آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسنین رض کے یون تعویذ کرتے تھے اُعِیْذُکُمَا بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ کُلِّ شَیْطَانٍ وَّھَامَّۃٍ وَّمِنْ کُلِّ عَیْنٍ لَّامَّۃٍ اور فرماتے تھے کہ تمھارے باپ حضرت ابراہیم ع تعویذ کرتے تھے ساتھ اس دعا کے اسمعیل ع اور اسحق ع کو روایت کی یہ مسلم نے اور معمول مولانا عبد العزیز صاحب و مولانا اسحق صاحب رحمہما اللہ کا فقط اس دعا لکھنے کا تھا اعوذ بکلمات اللہ التامات من کل شر شیطان و ھامۃ و من کل عین لامۃ ۱۲ ق

تین آیتیں آخر سورۂ بقرہ کی یعنی لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ سی آخر تک اور تین آیتیں
سورۂ اعراف کی اِنَّ رَبَّکُمُ سے مُحْسِنِیْنَ تک اور سورۂ بنی اسرائیل کی
پچھلی آیت یعنی قُلِ ادْعُوا اللّٰہَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ سے آخر تک اور دس
آیتیں صافات کے اول سی لَازِبٍ تک اور دو آیتیں سورۂ رحمٰن کی یا
مَعْشَرَ الْجِنِّ سی تَنْتَصِرَانِ تک اور آخر سورۂ حشر کی لَوْ اَنْزَلْنَا سی آخر تک
اور دو آیتیں سورۂ جن یعنی قُلْ اُوْحِیَ کی وَ اَنَّہٗ تَعَالٰی جَدُّ رَبِّنَا سی شَطَطًا
تک تو یہی آیات مذکورہ تینتیس ۳۳ آیت سی مسمی ہیں اور ہماری والدہ مرشدہ آیات
مذکورہ پر سورۂ فاتحہ اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد اور قل
اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس زیادہ کرتی تھیں اور سورۂ جن سی
اول آیت یعنی قُلْ اُوْحِیَ سی شَطَطًا تک لیتی تھیں ف مترجم کہتا ہی حضرت مصنف
قدس سرہ نے آیات مذکورہ کا پتا بتایا بطور اختصار کے کہ واقف سمجھ لیگا تو ناواقفوں کے
واسطے مناسب معلوم ہوا کہ آیات ممدوحہ کو یہاں پورا ذکر کر دیجئے کہ تلاش نہ کرنی پڑے

الٓمّٓ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَ
يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَا اُنْزِلَ
مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ
اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ
مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ
اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝
لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ

یَکْتُبُهَا لِلْمَرِیْضِ فِیْ اِنَاءٍ فَیَمْحُوْهَا بِالْمَاءِ وَیَشْرَبُ وَیَشْفِیْ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ
وَشِفَاءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ وَیَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِیْهِ
شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ وَ
اِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ یَشْفِیْنِ قُلْ هُوَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا هُدًی وَّشِفَاءٌ اور مین نے
سنا حضرت والد ماجد سے فرماتے تھے کہ چھ آیتین ہین قرآن کی جن کا آیات شفا نام
ہے بیمار کے واسطے انکو ایک برتن مین لکھے اور پانی سے دھو کر پلادے آیات مذکورہ
یشف سے آخر تک ہین وَسَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ ثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰیَةً تَنْفَعُ مِنَ السِّحْرِ وَ
تَکُوْنُ حِرْزًا مِّنَ الشَّیْطَانِ وَاللُّصُوْصِ وَالسِّبَاعِ اَرْبَعُ اٰیَاتٍ مِّنْ اَوَّلِ الْبَقَرَةِ
وَاٰیَةُ الْکُرْسِیِّ وَاٰیَتَانِ بَعْدَهَا اِلٰی خٰلِدُوْنَ وَثَلٰثٌ مِّنْ اٰخِرِ الْبَقَرَةِ وَثَلٰثٌ
مِّنَ الْاَعْرَافِ اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰهُ اِلَی الْمُحْسِنِیْنَ وَاٰخِرُ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ
اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ وَعَشْرُ اٰیَاتٍ مِّنْ اَوَّلِ الصّٰفّٰتِ اِلٰی لَازِبٍ وَّاٰیَتَانِ مِنْ سُوْرَةِ
الرَّحْمٰنِ یَا مَعْشَرَ الْجِنِّ اِلٰی تَنْتَصِرَانِ وَاٰخِرُ الْحَشْرِ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ
وَاٰیَاتٌ مِّنْ قُلْ اُوْحِیَ وَاَنَّهٗ تَعَالٰی جَدُّ رَبِّنَا اِلٰی شَطَطًا فَهٰذِهٖ هِیَ الْاٰیَاتُ
الْمُسَمَّاةُ بِثَلٰثٍ وَّثَلٰثِیْنَ اٰیَةً وَّکَانَ سَیِّدِی الْوَالِدُ یَزِیْدُ عَلَیْهَا الْفَاتِحَةَ
وَقُلْ یٰاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَّالْمُعَوِّذَتَیْنِ وَیَاْخُذُ
مِنْ اَوَّلِ السُّوْرَةِ قُلْ اُوْحِیَ اِلٰی شَطَطًا اور مین نے حضرت والد سے سنا
فرماتے تھے تینتیس آیتین ہین کہ جادو کے اثر کو دفع کرتی ہین اور شیطان اور
چورون اور درندے جانورون سے پناہ ہوجاتی ہین چار آیتین سورہ بقرہ
کے اول سے اور آیۃ الکرسی اور دو آیتین اسکے بعد کی خالدون تک اور

مِنْ كُلِّ جَانِبٍ دُحُورًا وَلَهُمْ عَذَابٌ وَاصِبٌ إِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ ثَاقِبٌ فَاسْتَفْتِهِمْ أَهُمْ أَشَدُّ خَلْقًا أَمْ مَنْ خَلَقْنَا إِنَّا خَلَقْنَاهُمْ مِنْ طِينٍ لَازِبٍ يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ إِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ تَنْفُذُوا مِنْ أَقْطَارِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ فَانْفُذُوا لَا تَنْفُذُونَ إِلَّا بِسُلْطَانٍ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِنْ نَارٍ وَنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرَانِ لَوْ أَنْزَلْنَا هَٰذَا الْقُرْآنَ عَلَىٰ جَبَلٍ لَرَأَيْتَهُ خَاشِعًا مُتَصَدِّعًا مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمَٰنُ الرَّحِيمُ هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِنَ الْجِنِّ فَقَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ وَلَنْ نُشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا وَأَنَّهُ تَعَالَىٰ جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا وَأَنَّهُ كَانَ يَقُولُ سَفِيهُنَا عَلَى اللَّهِ شَطَطًا

وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ اِذَا ظَهَرَ مَرَضُ الْحَصْبَةِ فَخُذْ خَيْطًا اَزْرَقَ وَاقْرَأْ سُوْرَةَ الرَّحْمٰنِ وَكُلَّمَا مَرَرْتَ عَلٰى قَوْلِهٖ تَعَالٰى فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ فَاعْقِدْ عُقْدَةً وَّانْفِثْ فِيْهَا وَعَلِّقِ الْخَيْطَ فِيْ عُنُقِ الصَّبِيِّ يُعَافِيْهِ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْ ذٰلِكَ الْمَرَضِ اور میں نے حضرت والد سے سنا فرماتے تھے کہ جب چیچک کی بیماری ظاہر ہو تو نیلا تاگا لے اور اُسپر سورہ رحمٰن پڑھ اور جب آ کر تو فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ پر پہونچے تو ایک گرہ دے اور اُسپر پھونک ڈال اور تاگے کو لڑکے کی گردن میں باندھ دے حقتعالی اُسکو اس بیماری سے آرام دیگا وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اَسْمَاۗءُ اَصْحَابِ الْكَهْفِ اَمَانٌ مِّنَ الْغَرَقِ

فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ لَا انْفِصَامَ لَهَا وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ اللَّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا يُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَوْلِيَاؤُهُمُ الطَّاغُوتُ يُخْرِجُونَهُم مِّنَ النُّورِ إِلَى الظُّلُمَاتِ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَإِن تُبْدُوا مَا فِي أَنفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُم بِهِ اللَّهُ فَيَغْفِرُ لِمَن يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْهِ مِن رَّبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ كُلٌّ آمَنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّن رُّسُلِهِ وَقَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ۝ لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِن نَّسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وقف وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وقف أَنتَ مَوْلَانَا وقف فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ۝ إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَثِيثًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ مُسَخَّرَاتٍ بِأَمْرِهِ أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ تَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ۝ ادْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ۝ وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا وَادْعُوهُ خَوْفًا وَطَمَعًا إِنَّ رَحْمَتَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ ۝ قُلِ ادْعُوا اللَّهَ أَوِ ادْعُوا الرَّحْمَٰنَ أَيًّا مَّا تَدْعُوا فَلَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذَٰلِكَ سَبِيلًا ۝ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُن لَّهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُن لَّهُ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا ۝ وَالصَّافَّاتِ صَفًّا ۝ فَالزَّاجِرَاتِ زَجْرًا ۝ فَالتَّالِيَاتِ ذِكْرًا ۝ إِنَّ إِلَٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ۝ رَّبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ۝ إِنَّا زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِزِينَةٍ الْكَوَاكِبِ ۝ وَحِفْظًا مِّن كُلِّ شَيْطَانٍ مَّارِدٍ ۝ لَا يَسَّمَّعُونَ إِلَى الْمَلَإِ الْأَعْلَىٰ وَيُقْذَفُونَ

وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ کو سو بار پڑھو اور دوسری رکعت مین بعد فاتحہ کے رَبِّ اِنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ سو بار پڑھے اور تیسری رکعت مین بعد فاتحہ کے وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْٓ اِلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ سو بار پڑھے اور چوتھی رکعت مین بعد فاتحہ کے قَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ سو بار پڑھے پھر سلام پھیر کر کے رَبِّ اِنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ سو بار **ف** مولانا[له] نے فرمایا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد کیا کہ یہ چارون آیتین اسم اعظم ہین کہ جنکے وسیلے سے جو سوال کرے پاوے اور جو دعا کرے قبول ہوا اور مجھکو تعجب آتا ہی اس شخص ہی کہ بواسطہ انکے دعا کرے اور قبول نہ ہو **فائدہ جلیلہ** حضرت شاہ اہل اللہ قدس سرہ نے چار باب مین فرمایا کہ جو عمل کہ حصول ہر مطلب مین جلالی ہو یا جمالی حکم مین کبریت احمر کے ہی اور اسکو اسم اعظم شمار کیا ہی وہ یہ آیت ہی لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ دعا ذوالنون علیہ السلام کی ہی کہ مچھلی کے پیٹ مین فرمائی جو مسلمان جس مطلب کے واسطے اس آیت سے دعا کریگا قبول ہوگی اور حق یہ ہی کہ یہ دعا نہایت مجرب التاثیر اور بکمال سریع الاثر ہی جس امر مین چاہے اس آیت سے دعا کرلے اور مشائخ اسکی سرعت تاثیر اور عدم تخلف پر اجماع اور اتفاق رکھتے ہین اور طریقہ دعا کا انھون نے باقسام متعددہ ذکر کیا ہی آسان تر دو طریقے ہین ایک یہ کہ بارہ دن تک بہ نیت حصول مطلب بارہ ہزار بار پڑھے اور اگر نہو سکے تو بارہ سو بار پڑھے اول اور آخر چند بار درود پڑھ کے اور دوسرا طریقہ یہ ہی کہ ایک لاکھ پچیس ہزار بار پڑھے

[له] جناب مولانا عبد العزیز صاحب علیہ الرحمۃ نے بیچ تفسیر سورہ نون کے جب یہ آیت لَوْلَآ اَنْ تَدٰرَكَهٗ نِعْمَةٌ الآیہ کے لکھا ہی کہ مشائخ معتبرین نے واسطے دفع ہر غم و اندوہ کے آیت لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ الآیۃ کا پڑھنا تریاق مجرب کہا اور طریق اسکے

پڑھنے کے دو ہین ایک تو یہ کہ سوا لاکھ بار ہیئت اجتماعی ایک مجلس مین پڑھے دوسرا یہ کہ ایک شخص تنہا تین سو بار بعد نماز عشا کے تاریک مکان مین بیٹھکر ساتھ شرائط طہارت و استقبال قبلہ کے پڑھے اور پیالہ پانی کا بھر کر اپنے پاس رکھ لے اور بعد مداومت [illegible] مین ہاتھ اپنا ڈالکر اپنے بدن اور منھ پر پھیرا کرے تین روز یا سات روز یا چالیس روز اسی ترتیب سے

[illegible]

وَالْحَرْقِ وَالنَّهْبِ وَالسَّرْقِ اِلٰهِیْ بِحُرْمَتِ یَمْلِیْخَا مَکْسَلْمِیْنَا کَشْفُوْطَطْ اَذَرْفَطْیُوْنُسْ
کَشَافَطْیُوْنُسْ تَبْیُوْنُسْ یُوَانِسْ بُوْسْ وَکَلْبِهِمْ قِطْمِیْرِ وَعَلَی اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِیْلِ
وَمِنْهَا جَائِرٌ اور سُنا میں نے حضرت والد سے فرماتے تھے کہ اصحاب کہف کے نام
امان ہیں ڈوبنے اور جلنے اور غارتگری اور چوری سے الٰہی سے آخر تک دعا
کرے وَ سَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ اِذَا اعْتَرَضَتْ لَكَ حَاجَةٌ فَاقْرَأْ یَا بَدِیْعَ الْعَجَائِبِ
بِالْخَیْرِ یَا بَدِیْعُ اَلْفًا وَّمِائَتَیْ مَرَّةٍ اِثْنَا عَشَرَ یَوْمًا فَاِنَّ اللّٰهَ یَقْضِیْ حَاجَتَكَ هٰذِهٖ
ثُمَّ اَجَازَنِیْ سَیِّدِیْ الْوَالِدُ بِهَا فِیْ جُمْلَةِ مَا اَجَازَنِیْ اور سُنا میں نے حضرت
والد سے فرماتے تھے کہ جب تجھکو کوئی حاجت درپیش آوے تو یَا بَدِیْعَ الْعَجَائِبِ
بِالْخَیْرِ یَا بَدِیْعُ کو بارہ سو بار پڑھ بارہ دن تک کہ حقتعالیٰ تیری حاجت برلاویگا
اور ان اعمال مذکورہ کی اول فصل سے یہانتک مجھکو میرے والد مرشد نے اجازت
دی ہے منجملہ اور اعمال کے کہ جنہیں مجھکو اجازت فرمائی ہے لِقَضَاءِ الْحَاجَاتِ الْمُهِمَّةِ
یَرْكَعُ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ یَقْرَأُ فِی الْاُوْلٰی بَعْدَ الْفَاتِحَةِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ
مِنَ الظَّالِمِیْنَ ۝ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ ۝
مِائَةَ مَرَّةٍ وَفِی الثَّانِیَةِ رَبِّ اِنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ ۝
مِائَةَ مَرَّةٍ وَفِی الثَّالِثَةِ وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ ۝
مِائَةَ مَرَّةٍ وَفِی الرَّابِعَةِ قَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ مِائَةَ مَرَّةٍ ثُمَّ یُسَلِّمُ
وَیَقُوْلُ رَبِّ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ مِائَةَ مَرَّةٍ حاجات مشکلہ کے بر آنے کے
واسطے چار رکعتیں پڑھے پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد لَا اِلٰهَ اِلَّا
اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ ۝ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ

سلہ صلوٰۃ الحاجۃ جو حدیث شریف میں آئی ہے وہ ظفر جلیل وغیرہ کتب حدیث میں مذکور ہے پڑھنا اسکا افضل سبب ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول [illegible]

بِالْجِنِّيِّ فِيْ مَكَانٍ فَرُشَّ مِنْ ذٰلِكَ الْمَآءِ فِيْ نَوَاحِي الْمَكَانِ فَاِنَّهٗ لَا يَعُوْدُ اِلَيْهِ
اور دفع آسیب کا یہبی عمل ہو کہ پاک پانی پر سورۂ فاتحہ اور آیۃ الکرسی اور پانچ
آیتین اول سورۂ جن کی پڑھے اور اُس پانی کا اُسکے مُنہ پر چھینٹا مارے کہ ہوش مین آجاویگا
اور جب کسی مکان مین جن معلوم ہو سو اُسی پانی سے اُس مکان کی نواحی مین چھینٹے
مارے تو وہان پھر نہ آویگا مترجم کہتا ہو سورۂ جن کی آیات مذکورہ یہ ہین قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ
اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا يَّهْدِيْ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ وَلَنْ نُّشْرِكَ
بِرَبِّنَا اَحَدًا وَاَنَّهٗ تَعَالٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا
عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا وَّاَنَّا ظَنَنَّا اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا وَلِالْمَامِ
الشَّيْطَانِ بِالْبَيْتِ وَرَمْيِهِمْ بِالْحِجَارَةِ يَقْرَأُ هٰذِهِ الْاٰيَاتِ اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا اِلٰى
رُوَيْدًا عَلٰى اَرْبَعَةِ مَسَامِيْرَ عَلٰى كُلِّ وَاحِدٍ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ مَرَّةً ثُمَّ يَدُقُّ فِيْهَا
فِيْ اَرْبَعَةِ اَطْرَافِ ذٰلِكَ الْبَيْتِ اور واسطے قریب ہونے شیطان کے گھر سے
اور اُنکے پتھر پھینکنے کے لیے یہ آیت پڑھے اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا وَّاَكِيْدُ
كَيْدًا فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا چار لوہے کی کیلون پر ہر کیل پر
پچیس پچیس بار پھر اُنکو گھر کے چارون کونون مین ٹھونکدے وَاَيْضًا تَكْتُبُ اَسْمَاءَ
اَصْحَابِ الْكَهْفِ فِيْ جُدْرَانِ الْبَيْتِ اور یہ بھی دفع جن کا عمل ہو کہ اصحاب
کہف کے نام گھر کی دیوارون مین لکھے وَلِلْعَقِيْمَةِ تَكْتُبُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ فِيْ رَقِّ
الْغَزَالِ بِالزَّعْفَرَانِ وَمَاءِ الْوَرْدِ ثُمَّ تُعَلِّقُ فِيْ عُنُقِهَا وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ
الْجِبَالُ اِلٰى جَمِيْعًا وَاَيْضًا يَقْرَأُ عَلٰى اَرْبَعِيْنَ قَرَنْفُلًا عَلٰى كُلِّ وَاحِدٍ سَبْعَ
مَرَّاتٍ اَوْ كَظُلُمٰتٍ اِلٰى نُوْرٍ تَاكُلُ كُلَّ يَوْمٍ وَاحِدًا وَّابْتَدَاْتُ

ایضاً عمل آسیب زدہ و برای دفع جن از خانہ

برای دفع جن از خانہ

ایضاً برای دفع جن از خانہ

خلاصہ یہ ہی کہ اسکی قوت تاثیر مین کچھ شک نہین اسواسطے کہ ایسا کوئی عمل نہین کہ جسکی صحت قرآن مجید سے بھی ہوا ور صحیح حدیث سے بھی اور مشائخ کے اقوال سے بھی سوا ے اسکے قرآن مین اسکی شان مین وارد ہی فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذَٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِينَ ۝ وَلِمَنْ خَبَطَهُ الشَّيْطَانُ يَقْرَأُ فِي أُذُنِهِ الْيُسْرَىٰ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ وَأَلْقَيْنَا عَلَىٰ كُرْسِيِّهِ جَسَدًا ثُمَّ أَنَابَ ۝ اور جسکو شیطان باولا کر ڈالی یعنے جسپر آسیب کا خلل ہو تو اُسکے بائین کان مین یہ آیت سات بار پڑھے وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ وَأَلْقَيْنَا عَلَىٰ كُرْسِيِّهِ جَسَدًا ثُمَّ أَنَابَ ۝ وَأَيْضًا يُؤَذِّنُ فِي أُذُنِهِ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَيَقْرَأُ الْفَاتِحَةَ وَالْمُعَوِّذَاتِ وَآيَةَ الْكُرْسِيِّ وَالطَّارِقِ وَآخِرَ سُورَةِ الْحَشْرِ وَسُورَةِ الصَّافَّاتِ كُلِّهَا فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَحْرِقُ اور رفع آسیب کا یہی عمل ہی کہ اُسکے کان مین سات بار اذان دی اور سورہ فاتحہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور آیۃ الکرسی اور سورہ طارق یعنی والسماء والطارق اور سورہ حشر کی آیتین یعنی ہو اللہ الذی سے آخر تک اور سورہ صافات ساری پڑھے آسیب جل جاویگا وَأَيْضًا يَقْرَأُ فِي أُذُنِهِ أَفَحَسِبْتُمْ إِلَى آخِرِ سُورَةِ الْمُؤْمِنِينَ اور آسیب زدہ کے واسطے یہ بھی عمل ہی کہ اُسکے کان مین آخر سورہ مومنین کی یہ آیتین پڑھے أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَ ۝ فَتَعَالَى اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ ۝ وَمَنْ يَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهُ بِهِ فَإِنَّمَا حِسَابُهُ عِنْدَ رَبِّهِ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْكَافِرُونَ ۝ وَقُلْ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ ۝ وَأَيْضًا يَقْرَأُ عَلَىٰ مَاءٍ طَاهِرٍ الْفَاتِحَةَ وَآيَةَ الْكُرْسِيِّ وَخَمْسَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ الْجِنِّ وَيُرَشُّ بِهِ وَجْهُهُ فَإِنَّهُ يُفِيقُ وَإِنْ حَضَرَ

اعمال برائے آسیب زدہ

واسطے درد زہ

اور جس عورت کو درد زہ ہو یعنی لڑکا پیدا ہونے کا درد تکلیف دے تو پرچہ کاغذ مین یہ آیت لکھے وَاَلْقَتْ مَا فِیْهَا وَتَخَلَّتْ ۙ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝ اِهْیًا اَشْرَاهِیًا اوس پرچے کو پاک کپڑے مین لپیٹے اور اوسکی بائین ران مین باندہے تو وہ جلد جنیگی مین کہتا ہون مجکو یاد ہی جلال الدین سیوطی رح کی کتاب درمنثور سے بروایت اعمش رض کہ یہ کلمہ یعنی اِهْیًا اَشْرَاهِیًا جناب موسی علیہ السلام کی دعا ہی یعنی اسکے یہ کہ ای زندہ قبل ہر چیز کے اور ای زندہ بعد ہر چیز کے **ف** مترجم کہتا ہے اِهْیًا بکسر ہمزہ وَاَشْرَاهِیًا بفتح ہمزہ وشین لفظ یونانی ہی یعنی وہ ازلی کہ کبھی اسکو زوال نہین اور شَرَاهِیًا کہنا بدون ہمزہ کے خطا ہی بزعم علماے یہود کے کذا فی القاموس مولانا رح نے مایا کہ اگر اول سورۃ سے حقت تک شیرینی پر پڑہے اور حاملہ کو کھلاوے تو بھی جلد جنے وَالَّتِیْ لَا تَلِدُ اِلَّا اُنْثٰی یَکْتُبُ قَبْلَ اَنْ تَمْضِیَ عَلَی الْحَبْلِ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ عَلٰی رَقِّ الْغَزَالِ بِالزَّعْفَرَانِ وَمَاءِ الْوَرْدِ هٰذِهِ الْاٰیَةَ اَللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ کُلُّ اُنْثٰی وَمَا تَغِیْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ؕ وَکُلُّ شَیْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ۝ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ الْکَبِیْرُ الْمُتَعَالِ وَهٰذِهِ الْاٰیَةَ یٰزَکَرِیَّاۤ اِنَّا نُبَشِّرُکَ الْاٰیَةَ ۝ ثُمَّ یَکْتُبُ بِحَقِّ مَرْیَمَ وَعِیْسٰی اَبْنًا صَالِحًا طَوِیْلَ الْعُمُرِ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اور جو عورت سواے لڑکی کے لڑکا نہ جنتی ہو تو حمل پر تین مہینے گذرنے سے پہلے ہرن کی جھلی پر زعفران اور گلاب سے اس آیت کو لکھے اَللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ کُلُّ اُنْثٰی وَمَا تَغِیْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ؕ وَکُلُّ شَیْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ۝ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ الْکَبِیْرُ الْمُتَعَالِ ۝ اور اس آیت کو لکھے یٰزَکَرِیَّاۤ اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلٰمِ اسْمُهٗ یَحْیٰی لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِیًّا پھر یہ لکھے

مِنْ وَقْتِ فَرَاغِهَا مِنْ غُسْلِ الْحَيْضِ وَيُوَاقِعُهَا زَوْجُهَا فِي تِلْكَ الْاَيَّامِ اور
عقیمہ یعنی بانجھ عورت کے واسطے ہرن کی جھلّی پر زعفران اور گلاب سی یہ آیت
لکھے وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ
الْمَوْتٰى بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا ۝ پھر اس تعویذ کو اُسکی گردن مین باندھی اور یہ

برای عقیمہ

بھی عقیمہ کے واسطے ہی کہ چالیس لونگون پر سات سات بار اس آیت کو پڑھے
اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰىهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ظُلُمٰتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ اِذَآ اَخْرَجَ
يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ۝ اور ایک لونگ ہر روز
کھاوی اور شروع کری حیض کی غسل کی ہونی سی اور اُن دنون مین اُسکا زوج
اُس سی صحبت کرتا رہے **ف** مولانا نی فرمایا اور شرط اس عمل کی یہ بھی ہی کہ لونگ
رات کو کھاوی اُسپر پانی نہ پیے وَالَّتِيْ تُمْلِصُ جَنِيْنَهَا يَأْخُذُ خَيْطًا مُّعَصْفَرًا اَعْلٰى
مِقْدَارِ طُوْلِهَا وَيَعْقِدُ عَلَيْهِ تِسْعَ عُقَدٍ يَّنْفُثُ فِيْ كُلٍّ مِّنْهَا وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ
اِلَّا بِاللّٰهِ اِلٰى مُحْسِنُوْنَ ۝ وَقُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اِلٰى اٰخِرِهَا اور جو عورت بچہ اسقاط کر دیتی
ہو تو ایک تاگا کسم کا رنگا اُسکی قد کی برابر لی اور اُسپر نو گرہین لگاوی اور ہر گرہ پر وَاصْبِرْ
وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ
هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ۝ اور قل یا ایہا الکافرون پڑھی اور پھونکی وَالَّتِيْ ضَرَبَهَا الْمَخَاضُ
يُكْتَبُ فِيْ رُقْعَةٍ وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ ۝ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ اِهْيًا اَشْرَاهِيًا
وَيُلَفُّ الرُّقْعَةُ فِيْ ثَوْبٍ طَاهِرٍ وَيُعَلِّقُهَا فِيْ فَخِذِهَا الْيُسْرٰى فَاِنَّهَا تَلِدُ سَرِيْعًا
قُلْتُ حَفِظْتُ مِنْ كِتَابِ الدُّرِّ الْمَنْثُوْرِ عَنِ الْاَعْمَشِ اَنَّ هٰذِهِ الْكَلِمَةَ
دُعَاءُ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ مَعْنَاهُ يَا حَيُّ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَّيَا حَيُّ بَعْدَ كُلِّ شَيْءٍ

برائی اسقاط جنین

بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ہ ثُمَّ یَقُوْلُ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْطَانٍ وَّھَامَّۃٍ وَعَیْنٍ لَّامَّۃٍ یَاحَفِیْظُ یَا رَقِیْبُ یَا وَکِیْلُ یَا کَفِیْلُ فَسَیَکْفِیْکَھُمُ اللّٰہُ ج وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ہ ثُمَّ یَرْکُزُ السِّکِّیْنَ فِیْ وَسْطِ الدَّائِرَۃِ وَیَقُوْلُ رَکَزْتُھَا فِیْ قَلْبِ الْعَائِنَۃِ ثُمَّ یَسْتُرُھَا تَحْتَ صَحْفَۃٍ اَوْ قَعْبٍ پھر ہم رجوع کرتے ہین پہلے کلام کی طرف تو کہتے ہین اون ہی عزیمتون سے یعنی جنکی والد ماجد نے اجازت دی ہی یہ عمل ہی اُس لڑکے کیواسطے جسکو نظر لگانے والی عورت کی نظر لگ گئی ہو اوس عورت کو ڈائن اور ٹہیا بھی کہتے ہین ایک گول لکیر چھری سے کھینچے آیۃ الکرسی اور ان آیتون کو پڑھتے ہوے وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَھَقَ الْبَاطِلُ ط اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَھُوْقًا ہ وَیُحِقُّ اللّٰہُ الْحَقَّ بِکَلِمَاتِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْمُجْرِمُوْنَ وَیُرِیْدُ اللّٰہُ اَنْ یُّحِقَّ الْحَقَّ بِکَلِمَاتِہٖ وَیَقْطَعَ دَابِرَ الْکَافِرِیْنَ ہ لِیُحِقَّ الْحَقَّ وَیُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ کَرِہَ الْمُجْرِمُوْنَ وَیَمْحُ اللّٰہُ الْبَاطِلَ وَیُحِقُّ الْحَقَّ بِکَلِمَاتِہٖ ط اِنَّہٗ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ہ پھر یہ دعا پڑھے اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْطَانٍ وَّھَامَّۃٍ وَّعَیْنٍ لَّامَّۃٍ یَاحَفِیْظُ یَا رَقِیْبُ یَا وَکِیْلُ یَا کَفِیْلُ سَیَکْفِیْکَھُمُ اللّٰہُ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ہ پھر چھری کو کنڈل کے اندر گاڑے اور کہے کہ مین نے چھری ٹھونکدی نظر لگانے والی کے دل مین پھر اسکو ڈھکدے رکابی کے نیچے یا قعب کے نیچے یعنی طباق کے نیچے وَاَیْضًا مَنْ قَالَ لِلْعَائِنِ اَوِ السَّاحِرِ یَا فُلَانُ وَدَعَاہُ بِاسْمِہٖ وَقْتَ اِصَابَتِہٖ اَوْ وَقْتَ حِکَایَتِہٖ عَنْ نَفْسِہٖ بَطَلَ عَمَلُہٗ اور یہ بھی ہی کہ جو نظر لگانے والے یا جادوگر کو کہے یا فلانے اور اُسکا نام لیکر پکارے نظر لگانے کے وقت یا اوسوقت جب خود اوسکا ذکر کرے تو اُسکا اثر باطل ہو جائیگا وَاَیْضًا اِذَا تَحَقَّقَ

بِحَقِّ مَرْيَمَ وَعِيْسَى ابْنًا صَالِحًا طَوِيْلَ الْعُمُرِ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ یعنی پھر اس تعویذ کو
حاملہ باندھے رہے وَاَخْبَرَنِيْ مَنْ اَثِقُ بِهٖ لِلْمِقْلَاةِ[۱] لَا يَعِيْشُ لَهَا وَلَدٌ يَا خُذُ
نَانْخُوَاهْ وَالْفِلْفِلَ الْاَسْوَدَ وَيَقْرَاُ عَلَيْهِمَا عِنْدَ ظَهِيْرَةِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ
اَرْبَعِيْنَ مَرَّةً سُوْرَةَ الشَّمْسِ يَبْدَاُ كُلَّ مَرَّةٍ بِالصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَخْتِمُ بِهَا تَاْكُلُهَا الْمَرْاَةُ كُلَّ يَوْمٍ مِنْ حَمْلِهَا
اِلٰى فِطَامِ الْوَلَدِ اور اوس شخص نے جسپر مجکو اعتماد ہی خبر دی کہ جس عورت
کا لڑکا نہ زندہ رہتا ہو تو اجوائن اور کالی مرچ ے دونوں چیزوں پر دوشنبے
کے دن دوپہر کو چالیسؔ بار سورۂ والشمس پڑھے ہر بار درود پڑھ کر
شروع کرے اور اوسی پر ختم کرے اوس کو ہر روز عورت کھایا کرے حمل
کے دن سے لڑکے کے دودھ چھڑانے تک وَاَخْبَرَنِيْ اَيْضًا اَلَّتِيْ لَا تَلِدُ اِلَّا
اُنْثٰى اَنْ يَّخُطَّ خَطًّا مُّسْتَدِيْرًا[۲] عَلٰى بَطْنِهَا سَبْعِيْنَ مَرَّةً فِيْ كُلِّ مَرَّةٍ يَقُوْلُ
مَعَ اِدَارَةِ الْاُصْبَعِ يَا مَتِيْنُ اور یہ بھی اُسی شخص معتمد نے مجکو خبر دی کہ جو عورت
سوائے لڑکی کے لڑکا نہ جنتی ہو تو اُسکے پیٹ پر گول لکیر[۲] کھینچے ستر بار ہر بار اُنگلی
کے پھیرنے کے ساتھ یَا مَتِیْنُ کہے ثُمَّ نَعُوْدُ اِلَى الْكَلَامِ الْاَوَّلِ فَنَقُوْلُ مِنْ تِلْكَ الْعَزَائِمِ
لِلصَّبِيِّ الَّذِيْ اَصَابَهُ عَيْنٌ عَائِنَةٌ يَخُطُّ خَطًّا مُّسْتَدِيْرًا بِالسِّكِّيْنِ وَهُوَ يَقْرَاُ
اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ وَهٰذِهِ الْاٰيَاتِ وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ
زَهُوْقًا ۝ وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۝ وَيُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ
يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَ
لَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۝ وَيَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ

[۱] مقلاۃ بالکسر زنی کہ فرزندش نہ زید ۱۲ ص
برائے زنے کہ فرزندش نہ زید
ایضاً برائے فرزند نرینہ
[۲] گول لکیر یعنی دائرہ ۱۲

بِنْتِ فُلَانَۃَ بِعِزِّ عِزَّۃِ اللّٰہِ وَ بِنُوْرِ عَظَمَۃِ وَجْہِ اللّٰہِ بِمَا جَرٰی بِہِ الْقَلَمُ مِنْ عِنْدِ
اللّٰہِ اِلٰی خَیْرِ خَلْقِ اللّٰہِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ عَزَمْتُ
عَلَیْكِ اَیَّتُھَا الْعَیْنُ الَّتِیْ فِیْ فُلَانِ بْنِ فُلَانَۃَ بِحَقِّ اَشْرَاھِیًا بَرَاھِیًا اَذُوْنِیًا
اَصْبَاؤُتُ اِلٰی شَدَّایْ عَزَمْتُ عَلَیْكِ اَیَّتُھَا الْعَیْنُ الَّتِیْ فِیْ فُلَانِ بْنِ فُلَانَۃَ بِحَقِّ
شَہِتْ بَہِتْ اِنْتَہَتْ یَا قَطَّاعَ النَّجَا بِالَّذِیْ لَا یَقُوْلُ عَلَیْہِ اَرْضٌ وَّلَا سَمَاءٌ
اُخْرُجِیْ یَا نَفْسَ السُّوْءِ مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانَۃَ کَمَا اُخْرِجَ یُوْسُفُ مِنَ الْمَضِیْقِ
وَجُعِلَ لِمُوْسٰی فِی الْبَحْرِ طَرِیْقٌ وَّاِلَّا فَاَنْتِ بَرِیْئَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَ اللّٰہُ تَعَالٰی
بَرِیْءٌ مِّنْكِ اُخْرُجِیْ یَا نَفْسَ السُّوْءِ مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانَۃَ بِاَلْفِ اَلْفِ قُلْ
ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ۞ اَللّٰہُ الصَّمَدُ ۞ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ۞ اُخْرُجِیْ
یَا نَفْسَ السُّوْءِ بِاَلْفِ اَلْفِ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَنُنَزِّلُ
مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا ھُوَ شِفَاءٌ وَّرَحْمَۃٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ۞ لَوْ اَنْزَلْنَا ھٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰی جَبَلٍ
لَّرَاَیْتَہٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ فَاللّٰہُ خَیْرٌ حَافِظًا وَّ ھُوَ اَرْحَمُ
الرّٰحِمِیْنَ ۞ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْلُ ۞ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ
وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اور یہ بھی چشم زخم کا عمل
ہی کہ ایک پاک تاگا تین ہاتھ ناپ اور اُسکے پاس رکھ جو نظر زدہ ہی
پھر یہ عزیمت یعنی عزمت علیک سے آخر تک پڑھ جسپر نظر لگی ہی پھر اُس تاگے کو
دوسری بار ناپ سو اگر تین ہاتھ سے بڑھ جاوے یا کم ہوجاوے تو معلوم
کرکہ اُسکو نظر لگی ہی تو اس عمل کو تین بار مکرر کر نظر کا اثر دور ہوگا طریقہ عزیمت
کا یہ ہی کہ بِسْمِ اللّٰہِ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کو تین بار پڑھے اور سورہ فاتحہ کو تین بار

اَلْعُيُنُ وَالْعَائِنُ اُمِرَ اَنْ يَّغْسِلَ وَجْهَهٗ وَذِرَاعَيْهِ وَرِجْلَيْهِ دَاخِلَةَ اِزَارِهٖ فِيْ اِنَاءٍ وَّصَبَّ ذٰلِكَ الْمَاءُ عَلَى الْمَعْيُوْنِ بَرَأَ مِنْ سَاعَتِهٖ قُلْتُ اَخْرَجَهٗ مَالِكٌ فِي الْمُوَطَّا اَمْرَهٗ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لِعَائِنٍ قَرِيْبًا مِّنْ هٰذِهِ الْكَيْفِيَّةِ اور یہ بھی ہی کہ جب نظر لگانا اور نظر کا لگانے والا ثابت ہو جاوے تو اُسکے منھ اور دونون ہاتھ اور دونون پاؤن اور اوسکی شرمگاہ کے دھونے کو کہے ایک برتن مین اور اوس پانی کو اوسپر چھڑکے جسکو نظر لگی تو اُسیدم اچھا ہو جاوے مین کہتا ہون امام مالکؒ نے موطا مین روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر لگانیوالے کو اسیطرح کے مانند کا حکم کیا یعنی شرمگاہ وغیرہ کے دھونیکا **ف** مولاناؒ نے فرمایا کہ صحیح مسلم مین مروی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نظر کا لگنا ٹھیک ہے اگر کوئی چیز تقدیر پر غالب ہوتی تو نظر غالب ہوتی اور جب کوئی تم سے دُھلاوے تو دھو دو یعنی اگر دفع نظر کے واسطے کوئی تمسے درخواست کرے کہ منھ وغیرہ دھو دیجیے تو دھو دینا چاہیے کہ شاید تمھاری ہی نظر لگ گئی ہو اسکا بُرا ماننا عبث ہی اور روایت ہی کہ عثمانؓ نے ایک خوبصورت لڑکا دیکھا تو فرمایا اسکی ٹھوڑی مین کالا[1] ٹیکا لگا دو کہ اسکو نظر نہ لگے مترجم کہتا ہی کہ یہ جو لڑکے کے کالا ٹیکا لگا دیتے ہین معلوم ہوا کہ بے اصل بات نہین ہی واللہ اعلم وَاَيْضًا اُذْرُعْ مِنْ خَيْطٍ طَاهِرٍ ثَلٰثَةَ اَذْرُعٍ وَاتْرُكْهُ عِنْدَ مَنْ يَّحْفَظُهٗ ثُمَّ اقْرَأْ هٰذِهِ الْعَزِيْمَةَ عَلَى الْمَعْيُوْنِ ثُمَّ اذْرَعْ ثَانِيًا فَاِنْ زَادَ اَوْ نَقَصَ فَهُوَ مَعْيُوْنٌ فَكَرِّرْ لَعَلَّ ثَلٰثًا يَذْهَبُ اَثَرُ الْعَيْنِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَّتَقْرَأُ الْفَاتِحَةَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ تَقُوْلُ عَزَمْتُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْعَيْنُ الَّتِيْ فِيْ فُلَانِ بْنِ فُلَانَةَ اَوْ فُلَانَةَ

[1] کالا ٹیکا لڑکون کے واسطے دفع نظر کے اثر سے ترمذی مین ثابت ہی ۱۲

سَرَقَ دَارًا لَا بُرِيقُ فَاِنْ تَمْ يَدُرْ فَلْيَمْحُ اسْمَهٗ وَلْيَكْتُبْ اِسْمَ غَيْرِهٖ وَهٰكَذَا
حَتّٰى يَدُوْرَ قُلْتُ وَيَجِبُ عَلٰى مَنِ اطَّلَعَ عَلَى السَّارِقِ بِاَمْثَالِ هٰذِهٖ اَنْ لَا يَجْزِمَ
بِسَرِقَتِهٖ وَلَا يُشِيْعَ فَاحِشَتَهٗ بَلْ يَتَّبِعَ الْقَرَائِنَ فَاِنَّمَا هِيَ طَرِيْقُ اِتِّبَاعِ الْقَرَائِنِ
قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ اَلٰخ اور چور کے پہچاننے کے
واسطے دو شخص آمنے سامنے بیٹھین اور بدھنی کو اپنے درمیان مین تھامے
رہین اور اسکو کلمے کی دو انگلیون سے اٹھائے رہین اور جسپر چوری کی تہمت
ہو اسکا نام بدھنی مین لکھے اور سورہ یٰس کو مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ تک پڑھے سو اگر وہی شخص
چور ہوگا تو بدھنی گھوم جاویگی پھر اگر نہ گھومے تو اسکا نام مٹا کر دوسرے
شخص کا نام لکھے اور وہین تک پڑھے اور اسی طرح ہر شخص متہم کا نام لکھتا
جاوے یہانتک کہ گھومے مین کہتا ہون کہ جو شخص یہ عمل یا ایسا کوئی اور عمل
کرکے چور پر مطلع ہو تو اسپر واجب ہے کہ اسکے چور ہونے پر یقین نہ کرے اور اسکو بدنام
نہ کرے بلکہ قرائن کی پیروی کرے کہ یہ عمل بھی اتباع قرائن کا ایک طریقہ ہے حق تعالی
نے سورہ بنی اسرائیل مین فرمایا اور نہ پیچھے پڑ اس چیز کے جسکا تجھکو یقین نہین مقرر
کان اور آنکھ اور دل ہر ایک کا سوال کیا جاویگا وَاِذَا اَبَقَ لَكَ اٰبِقٌ فَاكْتُبْ فِيْ
قِرْطَاسٍ وَّاجْعَلْهُ فِيْ غِطَاۤءٍ وَاتْرُكْهُ فِيْ بَيْتٍ مُّظْلِمٍ وَضَعْهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ وَهِيَ الْفَاتِحَةُ
وَاٰيَةُ الْكُرْسِيِّ ثُمَّ اكْتُبِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ بِاَنَّ لَكَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَنْ
فِيْهِنَّ فَاجْعَلِ اللّٰهُمَّ السَّمَاۤءَ وَالْاَرْضَ وَمَا فِيْهِمَا عَلٰى عَبْدِكَ فُلَانِ ابْنِ
فُلَانَةَ اَضْيَقَ مِنْ حَلْقِهٖ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلٰى مَوْلَاهُ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ
ثُمَّ اكْتُبْ اَوْ كَظُلُمَاتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ وَّمِنْ

پڑھ کر عزیمت مذکورہ شروع کرے اور بجاے فلان بن فلانۃ کے اُسکا
اور اُسکی مان کا نام لے وَلِلْمَسْحُوْرِ وَالْمَرِيْضِ الَّذِيْ اَعْيَا الْاَطِبَّاۤءَ مَرَضُهٗ
يُكْتَبُ فِيْ اِنَاۤءٍ صِيْنِيٍّ اَبْيَضَ يَا حَيُّ حِيْنَ لَا حَيَّ فِيْ دَيْمُوْمَةِ مُلْكِهٖ وَبَقَاۤئِهٖ
يَا حَيُّ فَيَمْحُوْهُ بِالْمَاۤءِ وَيَشْرَبُ اِلٰى اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا قُلْتُ وَرَاَيْتُ سَيِّدِي الْوَالِدَ
يَزِيْدُ عَلَيْهِ الْفَاتِحَةَ اور جسپر جادو کا اثر ہو اور اُس بیمار کے واسطے
جسکی بیماری نے طبیبون کو عاجز کردیا ہو چینی کے سفید برتن مین یہ اسم لکھے
یا حی[1] حین لاحی فی دیمومۃ ملکہ وبقائہ یا حی پھر اُسکو پانی سے دھوکر چالیس دن
پیے مین کہتا ہون مین نے حضرت والد کو دیکھا کہ اس اسم پر سورۂ فاتحہ زیادہ
کرتے تھے وَمَنْ ضَاعَ لَهٗ شَيْءٌ فَقَالَ يَا حَفِيْظُ مِائَةَ مَرَّةٍ وَّتِسْعَ عَشَرَ مَرَّةً مِنْ غَيْرِ
زِيَادَةٍ وَّنُقْصَانٍ ثُمَّ قَرَاَ يٰبُنَيَّ اِنَّهَاۤ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اِلٰى يَاْتِ بِهَا
اللّٰهُ مِائَةَ مَرَّةٍ وَّتِسْعَ عَشَرَةَ مَرَّةً رَدَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ ضَالَّتَهٗ اور جسکی کوئی چیز کھوئی جاوے
پھر کہے یا حفیظ ایک سو انیس ۱۱۹ بار بدون زیادتی اور کمی کے پھر یہ آیت يٰبُنَيَّ اِنَّهَاۤ
اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ
يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ط ایک سو انیس ۱۱۹ بار پڑھے تو حق تعالیٰ اُسکی گم ہوئی چیز کو اُسکے
پاس پھیر لاویگا وَلِمَعْرِفَةِ السَّارِقِ يَتَقَابَلُ اثْنَانِ وَيُمْسِكَانِ الْاِبْرِيْقَ بَيْنَهُمَا
وَيَجْعَلَانِهٖ بَيْنَ اِصْبَعَيْهِمَا السَّبَّابَتَيْنِ وَيَكْتُبُ اِسْمَ الْمُتَّهَمِ فِي الْاِبْرِيْقِ وَ
يَقْرَاُ سُوْرَةَ يٰسٓ اِلٰى مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ فَاِنْ كَانَ هُوَ الَّذِيْ

برائے سحر و مرض بے علاج

برائے گمشدہ

[1] یعنے اے زندہ اس وقت کہ نہین تھا کوئی زندہ قائم ہے تو بیچ بادشاہت ہمیشہ اپنی کے اور بقا اپنی کے اے زندہ اچھا کر دے اس بیمار کو ۱۲

فِيْهِ مِنَ الضِّيْقِ فَتَوَضَّأْ وَالْبَسْ ثِيَابًا طَاهِرَةً وَنَمْ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ عَلٰى يَمِيْنِكَ وَ اقْرَأْ وَالشَّمْسِ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَّاللَّيْلِ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَّفِيْ رِوَايَةٍ بَدَلَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ سُوْرَةَ التِّيْنِ سَبْعَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قُلْ اَللّٰهُمَّ اَرِنِيْ فِيْ مَنَامِيْ كَذَا وَكَذَا وَاجْعَلْ لِّيْ مِنْ اَمْرِيْ فَرَجًا وَّمَخْرَجًا وَّاَرِنِيْ فِيْ مَنَامِيْ مَا اَسْتَدِلُّ بِهٖ عَلٰى اِجَابَةِ دَعْوَتِيْ فَاِنْ رَاَيْتَ مَا يَسُرُّكَ وَاِلَّا فَافْعَلْ مِثْلَ ذٰلِكَ فِي اللَّيْلَةِ الثَّانِيَةِ فَاِنْ رَاَيْتَ وَاِلَّا فِي الثَّالِثَةِ اِلَى السَّابِعَةِ لَا يَعْدُوْهَا الْاَمْرُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى جَرَّبَهَا جَمَاعَةٌ مِّنْ اَصْحَابِنَا اور جب تو چاہے کہ اپنے خواب مین وہ حال دیکھے جسمین تیری نکاسی ہو اُس تنگی ہو جسمین تو مبتلا ہی تو وضو کر اور پاک کپڑے پہن اور قبلہ رو داہنی کروٹ پر لیٹ اور سورہ والشمس کو سات بار اور سورہ واللیل کو سات بار اور قل ہو اللہ کو سات بار پڑھ اور دوسری روایت مین قل ہو اللہ کی عوض سورہ والتین کا سات بار پڑھنا آیا ہی پھر یون کہے خداوند مجھکو میرے خواب مین ایسا اور ایسا دکھلا دی اور میری اس حال مین کشادگی اور نکاسی کر دی اور میری خواب مین وہ چیز دکھا دی جس سی مین اپنی دعا کی قبول ہو جانی کو دریافت کر جاؤن تو اگر تو اسی رات وہ چیز خواب مین دیکھی جسکو تو چاہتا ہی تو خوب ہوا اور نہین تو اسی طرح دوسری رات کر سو اگر مطلب حاصل ہو فہو المراد اور نہین تو تیسری رات بھی اسی طرح کر ساتوین رات تک انشاء اللہ تعالیٰ ساتوین کے آگے نہ بڑھیگا کہ حال کھل جائیگا اس عمل کا ہماری صحبت والون نی تجربہ کیا ہی دُقْيَةُ الْمَحْمُوْمِ اَنْ تَكْتُبَ وَيُعَلِّقَ عَلٰى عَضُدِهٖ يَبْرَأُ سَرِيْعًا بِاِذْنِ اللّٰهِ تَعَالٰى بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ٥ بَرَاءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ

وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ ط وَاللّٰهُ مِنْ
وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ ۝ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ۝ ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ
بِحَقِّ هٰذِهِ الْاٰيَاتِ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى نَبِيِّكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ وَاَنْ
تَرُدَّ الْعَبْدَ اِلٰى مَوْلَاهُ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ۝ اور اگر تیرا غلام بھاگ گیا ہو
تو ایک کاغذ مین لکھ اور اُسکو کسی چیز مین لپیٹ کر اندھیری کوٹھری مین دو
پتھرون کے بیچ مین رکھدے یعنے سورہ فاتحہ اور آیۃ الکرسی کو لکھ پھر اللّٰہم سے
یا ارحم الراحمین تک لکھ پھر یہ آیت لکھ اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰهُ مَوْجٌ مِّنْ
فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ اِذَآ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ
اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ وَّمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا
وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ ط وَاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ ۝ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ۝ پھر یہ
دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ سے آخر تک[1] وَاِذَا اَرَدْتَّ اَنْ يُّنْجِحَ اللّٰهُ حَاجَتَكَ فَاقْرَأْ
سُوْرَةَ الْفَاتِحَةِ بِاَنْ تُوْصِلَ مِيْمَ الْبَسْمَلَةِ بِلَامِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ تَبْدَأُ مِنْ يَّوْمِ الْاَحَدِ
بَيْنَ سُنَّةِ الْفَجْرِ وَفَرْضِهٖ سَبْعِيْنَ مَرَّةً وَّالْيَوْمَ الثَّانِيْ سِتِّيْنَ وَهٰكَذَا تَنْقُصُ
كُلَّ يَوْمٍ عَشْرَةً حَتّٰى يَكُوْنَ يَوْمَ السَّبْتِ عَشْرَ مَرَّةٍ اور جب تو چاہے کہ حقتعالی تیری مراد
بر لاوے تو سورہ فاتحہ کو پڑھ اس طرح کہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کی میم کو الحمد للّٰہ کی لام سے
ملادے یکشنبہ کے دن سے فجر کی سنت اور فرض کے درمیان مین شروع کرے ستر بار اور دوسرے
دن اُسی وقت ساٹھ بار اور تیسرے دن پچاس بار اسی طرح ہر روز دس دس کم کرتا جاوے
یہانتک کہ ہفتے کے دن دس بار پڑھے وَاِذَا اَرَدْتَّ اَنْ تَرٰى فِيْ مَنَامِكَ مَا فِيْهِ مَخْرَجٌ مِّمَّا اَنْتَ

[1] معمول مولانا اسحق رحمۃ اللہ کا یہ تھا کہ گم ہوئی چیز کے لیے یا کسی کے لڑکے وغیرہ گم ہونے کے لیے درود شریف لکھکر دیتے تھے کہ اونچی جگہ یعنے درخت یا کھونٹی وغیرہ پر لٹکا دے بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد وبارک وسلم اللہم [illegible] ۱۲

برائے خنازیر

کنٹھمالا ہو تو چمڑے کے تسمے پر جو مریض کے قد کے برابر ہو اکتالیس ۴۱ گرہ دے اور ہر گرہ پر یہ دعا پھونکے یعنی بسم اللہ سے آخر تک وَلِمَنْ ظَهَرَتْ عَلٰى بَدَنِهِ الْحُمْرَةُ يَرْقِيْهِ بِهٰذَا الدُّعَاءِ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَّيُشِيْرُ بِالسِّكِّيْنِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ بِسْمِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ الْحَلِيْمِ الْكَرِيْمِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ وَسُلْطَانِهٖ اَيَّتُهَا الْحُمْرَةُ جَاءَتْكِ جُنُوْدٌ مِّنَ السَّمَاءِ وَقَالَ سُلَيْمَانُ اَيَّتُهَا الرِّيْحُ اَجِيْبِيْ دَاعِيَ اللّٰهِ وَمَنْ لَّمْ يُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ فَمَا لَهٗ مِنْ مَّلْجَاءٍ وَّمَا لَهٗ مِنْ ظَهِيْرٍ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِالثَّنَاءِ الطَّيِّبِ عَلَى اللّٰهِ اَللّٰهُ يَكْفِيْكَ وَاللّٰهُ يَشْفِيْكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ يُّؤْذِيْكَ وَمِنْ كُلِّ اٰفَةٍ تَعْتَرِيْكَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

برائے سرخ باده

اور جس کے بدن پر سرخ بادہ ظاہر ہو وہ افسون کرے اس دعا سے سات بار اور اشارہ کرتا جاوے پڑھنے کے وقت چھری سے وہ دعا بسم اللہ سے آخر تک ہے۔

برائے ضعف بصر

وَلِمَنْ يَّشْكُوْ بَصَرَهٗ يَقْرَأُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَاءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ۝ بَعْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ مَّكْتُوْبَةٍ اور جو ضعف بصارت سے نالاں ہو وہ یہ آیت پڑھا کرے بعد ہر نماز فرض کے فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَاءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ۝ وَلِمَنِ ابْتُلِيَ بِالصَّرْعِ يَأْخُذُ لَوْحًا مِّنَ النُّحَاسِ فَيَنْقُشُ فِيْهِ اَوَّلَ سَاعَةٍ مِّنْ يَّوْمِ الْاَحَدِ فِيْ طَرَفٍ مِّنْهُ يَا قَهَّارُ اَنْتَ الَّذِيْ لَا يُطَاقُ

اِلٰی اُمِّ مِلْدَمٍ الَّتِیْ تَاْکُلُ اللَّحْمَ وَتَشْرَبُ الدَّمَ وَتَھْشِمُ الْعَظْمَ اَمَّا بَعْدُ یَا اُمَّ مِلْدَمٍ اِنْ کُنْتِ مُؤْمِنَۃً فَبِحَقِّ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاِنْ کُنْتِ یَھُوْدِیَّۃً فَبِحَقِّ مُوْسَی الْکَلِیْمِ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَاِنْ کُنْتِ نَصْرَانِیَّۃً فَبِحَقِّ الْمَسِیْحِ عِیْسَی بْنِ مَرْیَمَ عَلَیْھِمَا السَّلَامُ اَنْ لَّا اَکَلْتِ لِفُلَانِ بْنِ فُلَانَۃَ لَحْمًا وَّلَا شَرِبْتِ لَہٗ دَمًا وَّلَا ھَشَمْتِ لَہٗ عَظْمًا وَّتَحَوَّلِیْ عَنْہُ اِلٰی مَنِ اتَّخَذَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا اٰخَرَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ وَاِلَّا فَاَنْتِ بَرِیْئَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَاللّٰہُ تَعَالٰی بَرِیْٓئٌ مِّنْکِ وَحَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ جسکو تپ آتی ہو اُسکا افسون یہ ہی کہ ایک کاغذ مین لکھے اور اوسکے بازو مین باندھے جلد اچھا ہوجاویگا اللہ تعالیٰ کے حکم سے بسم اللہ سے آخر تک لکھے **ف** اُمِّ مِلْدَمٍ عرب کی زبان مین تپ کی کنیت ہی اور بجاے فلان بن فلانۃ کے مریض کا اور اُسکی مان کا نام لکھے وَاَیْضًا یَقْرَأُ کُلَّ یَوْمٍ بَعْدَ صَلٰوۃِ الْعَصْرِ سُوْرَۃَ الْمُجَادِلَۃِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اور یہ بھی عمل ہی دفع تپ کا کہ ہرروز عصر کی نماز کے بعد سورہ مجادلہ تین بار پڑھے تپ والے پر وَلِمَنْ بِہٖ الْخَنَازِیْرُ یَعْقِدُ عَلٰی سَیْرٍ مِّنَ الْاَدِیْمِ عَلٰی مِقْدَارِ طُوْلِ الْمَرِیْضِ اِحْدٰی وَاَرْبَعِیْنَ عُقْدَۃً یَّنْفُثُ فِیْ کُلِّ عُقْدَۃٍ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَعُوْذُ بِنُوْرِ اللّٰہِ وَقُدْرَۃِ اللّٰہِ وَقُوَّۃِ اللّٰہِ وَعَظَمَۃِ اللّٰہِ وَبُرْھَانِ اللّٰہِ وَسُلْطَانِ اللّٰہِ وَکَنَفِ اللّٰہِ وَجِوَارِ اللّٰہِ وَاَمَانِ اللّٰہِ وَحِرْزِ اللّٰہِ وَصُنْعِ اللّٰہِ وَکِبْرِیَآءِ اللّٰہِ وَنَظَرِ اللّٰہِ وَبَھَاءِ اللّٰہِ وَجَلَالِ اللّٰہِ وَکَمَالِ اللّٰہِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ مِنْ شَرِّ مَآ اَجِدُ اور جسکی گردنمین

ف معمول مولانا شاہ عبدالعزیز قدس سرہ اور مولانا اسحق رحمہ اللہ کا تپ کی دفع کے لیے یہ تھا کہ گلو مین باندھنے کو یہ لکھدیتے تھے قُلْنَا یَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ اور مینے کو بیماری دفع ہونے کے لیے سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ

اہل شہر علم دینی نہ سیکھین گے تو سب گنہگار ہونگے اور معلوم ہوا اس آیت سے کہ علم دین سیکھنے سے یہ غرض ہے کہ خود دین پر قائم ہو اور باقی لوگون کو دین پر لادے اور نہین کہ اپنے علم کے گھمنڈ سے لوگون کو ذلیل جانے اور خلق اللہ کو اپنی طرف جھکاوے دنیا حاصل کرنیکو

ترجمہ کیا ہی حکیم سنائی علیہ الرحمۃ نے کیا خوب فرمایا **نظم**

علم کز تو ترا نہ بستاند	جہل ازان علم بہ بود صد بار
نہ بدان لعنت است بر ابلیس	کہ نداند ہمین یقین و یسار
بل بدان لعنت ست کاندر دین	علم داند بعلم نہ کند کار

اَلْعَالِمُ الرَّبَّانِیُّ الَّذِیْ یَکُوْنُ وَارِثَ الْاَنْبِیَآءِ وَ الْمُرْسَلِیْنَ هُوَ مَنْ یُّحَافِظُ عَلٰی اُمُوْرٍ عالم ربانی اور فقیہ حقانی جو انبیا اور مرسلین کا وارث ہے وہ ہی جو محافظت کرے چند امور پر از انجملہ مصنف حقانی نے پانچ امر یہان بیان فرمائے مِنْهَا اَنْ یُّدَرِّسَ الْعِلْمَ مِنَ التَّفْسِیْرِ وَالْحَدِیْثِ وَالْفِقْهِ وَالسُّلُوْكِ وَالْعَقَائِدِ وَالنَّحْوِ وَالصَّرْفِ لَیْسَ لَهٗ اَنْ یَّشْتَغِلَ بِالْکَلَامِ وَالْاُصُوْلِ وَالْمَنْطِقِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُزَکِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ منجملہ اُن امور کے جنکی محافظت عالم ربانی پر ضرور ہے یہ ہے کہ پڑھاوے علم کو از قسم تفسیر اور حدیث اور فقہ اور سلوک اور عقائد اور نحو اور صرف کے اور اُسکو لازم نہین کہ علم کلام اور اصول اور منطق سے مشغول ہے حق تعالی نے سورہ جمعہ مین فرمایا کہ اللہ وہی ہے جسنے بن پڑھون مین رسول بھیجا اُن ہی مین سے یعنی وہ بھی اُمّی ہے خواندہ نہین تلاوت کرتا ہے اُن پر آیات خدا کی اور پاک کرتا ہے اُنکو اور سکھاتا ہے اُنکو کتاب یعنی قرآن مجید اور حکمت یعنی حدیث **ف** مصنف قدس سرہ نے آیت قرآنی سے ثابت کیا کہ علم دین منجملہ

اِنْتِقَامُہٗ یَا قَھَّارُ وَ فِی الطَّرَفِ الْاٰخِرِ یَا مُذِلَّ کُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ بِقَھْرِ عَزِیْزٍ سُلْطَانُہٗ یَا مُذِلُّ وَ اللّٰہُ الْمُوَفِّقُ الْمُعِیْنُ اور جو مرگی مین مبتلا ہو تو تانبے کی ایک تختی لے سو اسمین یکشنبہ کی پہلی ساعت مین اُس تختی کے ایک طرف یہ کھدواوے یَا قَھَّارُ اَنْتَ الَّذِیْ لَا یُطَاقُ اِنْتِقَامُہٗ یَا قَھَّارُ اور دوسری طرف یہ کھدواوے یَا مُذِلَّ کُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ بِقَھْرِ عَزِیْزٍ سُلْطَانُہٗ یَا مُذِلُّ اور اللہ توفیق دینے والا ہے اور مددگار یعنی اعمال کا اثر توفیق اور اعانت ربانی پر منحصر ہے

فصل نویں

مصنف قدس سرہ نے عالم ربانی یعنی عالم حقانی جو علم ظاہر اور علم باطن دونوں سے کامل ہی اُسکے آداب اس فصل مین ارشاد کیے قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ کُلِّ فِرْقَۃٍ مِّنْھُمْ طَائِفَۃٌ لِّیَتَفَقَّھُوْا فِی الدِّیْنِ وَلِیُنْذِرُوْا قَوْمَھُمْ اِذَا رَجَعُوْا اِلَیْھِمْ لَعَلَّھُمْ یَحْذَرُوْنَ حق تعالی نے فرمایا سو کیون نہین نکلتے ہر قوم سے چند لوگ تا وہ دین کا فہم حاصل کرین اور تا اپنی قوم کو خدا کی نافرمانی سے ڈراوین جب اُنکی طرف پلٹ جاوین شاید وہ پرہیز کرین نافرمانی سے ف مولانا نے فرمایا یعنی طالبان علوم دین کو چاہیے کہ اپنی نہایت سعی اور عمدہ غرض فقاہت سے رہنمائی قوم کی اور ڈرانا اُنکا ٹھہراوین اور ڈرانے کو واسطے خاص کر ذکر فرمایا نہ مژدہ رسانی کو ڈرانا اہم ہے رہنمائی سے اور اس آیت مین دلیل ہی اسپر کہ تفقہ اور تذکیر فرض کفایہ ہی یعنی ہر قوم اور ہر شہر اور گانون مین چند لوگون پر علم دین سیکھنا اور مسائل فقہ کا دریافت کرنا اور باقی لوگون کو سکھانا ضرور ہی اور اگر بعض

اور طلبہ کے ذہن مین نہ آتے ہون تو صاف صاف عبارت سے اُنکی بعضی جزئی
مثالین مذکور کرے اور خلاصہ اُسکا اسطرح بیان کرے کہ مخاطبین کے ذہن مین
آجاوے وَتَقْرِيبُ الدَّلَائِلِ لِتَحْصُلَ النَّتِيجَةُ بِلُزُومِ بَعْضِ الْمُقَدَّمَاتِ لِبَعْضٍ
وَ انْدِرَاجِ بَعْضِهَا فِي بَعْضٍ (۴) اور تقریب دلائل اسطرح پر کرنا کہ نتیجہ حاصل
ہوجاوی بسبب لازم ہونے بعضے مقدمات کے بعض کو اور داخل ہونی بعض
مقدمات کی بعض مین یعنی اگر کتاب مین کسی مسئلہ پر دلیل قائم ہو تو اُسکے مقدمات بعیدہ
کو اسطرح روان کری کہ اگر شرطیات سی قیاس مرکب ہی تو لزوم بعض مقدمات سی
بعض کو اور اگر حملیات سی قیاس مرکب ہی تو بسبب اندراج بعض کی بعض مین نتیجہ
حاصل ہوجاوی تقریب دلیل عبارت ہی سَوق دلیل سے اسطرح پر کہ مستلزم
مطلوب ہو وَفَوَائِدِ الْقُيُودِ فِي التَّعْرِيفَاتِ وَالْقَوَاعِدِ الْكُلِّيَاتِ (۵) اور فوائد
قیود کے بیان کرنا تعریفات اور قواعد کلیہ مین یعنی تعریف اور قاعدی مین ہر ہر قید
کا فائدہ بیان کری تا حد جامع اور مانع غیر مستدرک محصل ہو یعنی فلانی قید اسواسطی مذکور
ہوئی کہ فلانی فلانی صورت نکل جاوی جو معرف کی افراد مین نہین ہی مثلاً کلمہ کی تعریف
مین لفظ اسواسطے مذکور رہا کہ دَوالِ اربع سی احتراز ہو جاوی اسواسطے کہ وہ کلمہ کی
افراد مین نہین اور اسی طرح سی قواعد کلیہ مین چنانچہ علم اصول مین یون کہنا کہ حدیث
مرسل غیر ثقہ واجب العمل نہین تو مرسل غیر ثقہ کی قید سی مرسل ثقہ خارج ہو گیا جیسے
سعید بن المسیبؓ کی مراسیل امام شافعیؒ کی نزدیک واجب العمل ہین کذا فی الحاشیۃ
العزیزیۃ وَوُجُوهُ الْحَصْرِ فِي التَّقْسِيمَاتِ (۶) اور تقسیمات مین وجوہ حصر کے
بیان کرنا یعنی بحسب استقراء یا بدلیل عقلی بیان کری کہ مطلوب اقسام مذکورہ مین

قرآن اور حدیث ہین اور فقہ اور سلوک اور عقائد قرآن اور حدیث سے مستخرج
اور مستنبط ہین کتاب اور سنت بجای متن ہین اور علوم ثلاثہ مذکورہ بجای شرح
کی اور نحو اور صرف اسواسطے علم دین مین شمار ہوئے کہ فہم کتاب اور سنت کا
اُسپر موقوف ہی اور عطف اصول کا کلام پر عطف تفسیری ہی اسواسطے کہ کلام کو اصول
بھی بولتے ہین اور اصول سے فقہ اصول حدیث مراد نہین اسواسطے کہ جب حدیث اور
فقہ علم دین ہوئے تو اُنکی اصول بھی علوم دینیہ مین داخل ہین مولانا نے حاشیے مین
فرمایا عقائد اور کلام مین فرق یہ ہی کہ عقائد علم باللہ اور اُسکی صفات اور افعال سے
عبارت ہی دلائل عقلیہ سے خالص ہوکر اور اگر دلائل عقلیہ کہین مذکور بھی ہون تو
بطریق تبرع اور عدم لزوم کے اور علم کلام مین تو مباحث منطق اور امور عامہ اور
جوہر اور عرض اور ہیولی اور صورت کی مباحث اور نفس وغیرہ کی مباحث داخل
ہین اور وہ یعنی کلام تو مبنی ہی مقدمات عقلیہ اور دلائل بدعیہ سے وَمَا يَجِبُ فِي
التَّدْرِيسِ مُرَاعَاتُهُ اَشْيَاءُ شَرْحُ الْغَرِيْبِ لُغَةً اور تدریس مین جسکی مراعات واجب ہی
چند چیزین ہین (۱) شرح غریب کرنا باعتبار لغت کی یعنی اگر کوئی لفظ قلیل الاستعمال ہو
جسکے معنی نہ مفہوم ہوتے ہون تو اُسکو بیان کرے بحسب لغت یا اصطلاح کے
وَالتَّعْوِيْصُ الْمُغْلَقِ نَحْوًا (۲) اور جو مشکل مغلق ہو بنابر قواعد نحویہ کے اُسکو بیان کری
یعنی اگر کوئی صیغہ دشوار یا ترکیب پیچ دار کہ شاگردون کے ذہن پر صعب ہو تو اُسکو
موافق صرف اور نحو کے حل کردے وَتَوْجِيْهُ الْمَسَائِلِ بِاَنْ يُصَوِّرَهَا بِالْاَمْثِلَةِ الْجُزْئِيَّةِ
وَيُبَيِّنَ حَاصِلَهَا (۳) اور توجیہ مسائل کی اسطرح پر کرنا کہ اس کی صورت باندہ
دی جزئی مثالون سے اور اُنکا حاصل بیان کری یعنی اگر کتاب مین قواعد کلیہ مذکور ہون

کتاب کی دوسری عبارت سے مخالف ہو یا اوس فن کے امام کے مخالف ہو تو اسکی توجیہ کرنا چاہیے یا منع اور مناقضہ اجمالیہ مصنف رح کے کلام پر بادی الراے مین نظر آتا ہو اور اوسکا مناظرہ قاعدہ مناظرہ پر نشست نہ کہاتا ہو تو اسکا دفع کرنا ضرور ہے
ھٰذا صرح المصنف قدس سرہ فی رسالۃ اخری فالعالم لا یفید تلامیذتہ فائدۃ تامۃ حتی یبین لھم ھٰذہ الامور ثم ینبہ علیھا فی درسہٖ تو عالم اپنے شاگردون کو فائدہ تامہ کا افادہ نہ کریگا جب تک ان سے ان امور مذکورہ کو نہ بیان کردے پھر ان ہی امور پر اثناے درس مین آگاہ کرتا جاوے تا ان قواعد مجملہ کے مواقع مخصوصہ مین شرح اور تفصیل ہوتی جاوے گویا معقول محسوس ہو گیا
ومنھا ان یلقن الاشغال وقد ذکرناھا بالتفصیل ویمکن لہ وقتا یجلس فیہ مع الناس متوجھا الیھم یلقی علیھم السکینۃ فان محبۃ اللہ تعالیٰ لاتتم الا بالاستطاعۃ الممکنۃ ثم الاستطاعۃ المیسرۃ ومن الثانیۃ الصحبۃ والحث علی الاشغال قولا وفعلا وتصرفا بالقلب واللہ اعلم والیہ الاشارۃ فی قولہ تعالیٰ ویزکیھم اور منجملہ اون امور کے جن کی محافظت عالم ربانی پر لازم ہو یہ ہے کہ اشغال طریقت کی تلقین کرے اور ہم نے اون کو بتفصیل تمام فصول سابقہ مین ذکر کیا ہے اور اوس کے لیے ایک وقت مقرر کرنا چاہیے جس مین لوگون کے ساتھ بیٹھے اون کی طرف متوجہ ہوکر اون پر نسبت ڈالنے کو اسواسطے کہ محبت الٰہی تمام نہین ہوتی مگر استطاعت ممکنہ سے اور بعد اسکے استطاعت میسرہ سے اور قسم ثانی یعنی استطاعت میسرہ سے صحبت ہے اور رغبت دلانا اشغال پر قول سے اور فعل سے اور دل کے تصرف سے واللہ اعلم

منحصر ہی وَدَفْعِ الشُّبُهَاتِ الظَّاهِرَةِ كَمُخْتَلِفَيْنِ يُرٰى اَنَّهُمَا مُشْتَبِهَانِ اَوْ مُشْتَبِهَيْنِ
يُرٰى اَنَّهُمَا مُخْتَلِفَانِ مِنَ الْمَذَاهِبِ وَالتَّوْجِيْهَاتِ وَالْعِبَارَاتِ (٧) اور دفع کرنا
شبہات ظاہرہ کا جیسے دو مختلف مذہب یا توجیہ یا عبارت کا مشتبہ خیال
مین آنا یا دو مشتبہ مذہب وغیرہ کو مختلف گمان کرنا یعنی اگر دو مذہب یا دو
توجیہین یا دو عبارتین اور اسی طرح دو سوال یا دو جواب جو فی الحقیقت مخالف
اور مختلف ہین وہ ظاہر مین مشتبہ معلوم ہوتے ہون تو دونون مین تقریر واضح فرق
بیان کری اسکو تفریق بالتبیین کہتے ہین اور دو مشتبہ کو مختلف گمان کری تو اُسکے
حل اختلافات کو تطبیق مختلفین بولتے ہین خواہ اختلاف دونون کا بدلالت مطابقی
ہو یا ایک مطابقی اور دوسرا تضمنی یا التزامی وَكَلُزُوْمِ مَا يَمْتَنِعُ فِي التَّعْرِيْفَاتِ
كَالْاِسْتِدْرَاكِ وَذِكْرِ الْاَخْفٰى وَالْبَرَاهِيْنِ كَجُزْئِيَّةِ الْكُبْرٰى وَسَلْبِ الصُّغْرٰى اور
دفع کرنا شبہات ظاہرہ کا چنانچہ لازم آنا اُسکا جو تعریفات مین ممتنع ہی جیسے استدراک
اور خفی تر کا ذکر کرنا وعلی ہذا القیاس عدم جمع و منع یا لازم آنا اُسکا جو براہین مین ممتنع
ہی چنانچہ جزئی ہونا کبریٰ اور سالبہ ہونا صغریٰ کا مترجم کہتا ہی استدراک عبارت ہی
اُس لفظ سے جو کلام مین زیادہ ہو بلا فائدہ اور تعریف مین اخفی کا لانا چنانچہ نار
کی تعریف مین کہنا اُسْطُقُسٌّ فَوْقَ الْاُسْطُقُسَّاتِ اَوْ قَادِحٍ فِي اللُّزُوْمِ وَالْاِنْدِرَاجِ
اَوْ مُخَالِفٍ لِعِبَارَةٍ اُخْرٰى اَوْ لِكَلَامِ اِمَامٍ مِّنَ الْاَئِمَّةِ یا دفع کرنا اُسکا جو قیاس
استثنائی مین لزوم کا اور قیاس اقترانی مین اندراج کا قادح ہی یا دفع کرنا مخالفت
کا اُس کتاب کی دوسری عبارت سے یا کسی امام کی کلام سے وہ امام
جو اس فن کے اماموں مین داخل ہی یعنی اگر مصنف کی عبارت اُسکی

محمود اور پسندیدہ ہی اسواسطے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کا فعل ہی
فَالْقَصَصُ هُوَ اَنْ يَذْكُرَ الْحِكَايَاتِ الْعَجِيْبَةَ النَّادِرَةَ وَيُبَالِغَ فِيْ فَضَائِلِ الْاَعْمَالِ
اَوْ غَيْرِهَا بِمَا لَيْسَ بِحَقٍّ وَلَا يَقْصِدُ فِيْ ذٰلِكَ تَدْرِيْجَ تَلْقِيْنِهِمُ السُّنَّةَ وَ
تَمْرِيْنِهِمْ بِهَا بَلِ التَّشَدُّقَ وَالْاِعْجَابَ وَالتَّمَيُّزَ عَنِ النَّاسِ بِالْفَصَاحَةِ وَحُسْنِ
اِيْرَادِ الْحِكَايَاتِ وَالْاَمْثَالِ وَبِالْجُمْلَةِ فَالْفَرْقُ بَيْنَهُمَا اَمْرٌ مُهِمٌّ وَسَنُفَصِّلُ
لَهٗ فَصْلًا سو قصہ گوئی سے مراد یہ ہی کہ حکایات عجیبہ نادرہ کو مذکور کرے
اور فضائل اعمال یا اوسکے غیر کو بمبالغہ تمام بیان کرے جو بروایت صحیح ثابت
نہین اور اس گفتار سے اوسکو یہ مقصود نہین کہ لوگون کو اتباع سُنت کی
تلقین بتدریج کرے اور آہستہ آہستہ اونکو اتباع سنت کا خوگر کردے بلکہ مقصود
اظہار زبان آوری اور اعجوبہ گفتاری اور لوگون مین ممتاز ہونا فصاحت بیانی
سے اور حسن ایراد حکایات اور برمحل مثل گوئی سے خلاصہ کلام یہ ہی کہ قصہ گوئی
اور وعظ مین فرق کرنا ضروری امر ہی اور اسکے بعد ہم ایک فصل بیان کرینگے
شرائط تذکیر اور وعظ گوئی مین **ف** مولانا رح نے فرمایا حکایات عجیبہ نادرہ جیسے
قصہ کربلا اور قصہ وفات اور قصہ معراج کا نہایت طویل عریض کرکے نقل کرنا جو
بروایت صحیح ثابت نہین اور اسی طرح صحابہ رض کبار کے قصص صحیح اور غلط روایات کو
ملاکر ذکر کرنا جس سے اہل علم کے کان بہرے ہو جاوین ایسی ہی حکایات
مصداق ہین اُس حدیث کے جو صحیح مسلم مین ابو ہریرہ رض سے مروی ہی کہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری پچھلی امت مین کچھ لوگ ہونگے جو تمسے ایسی
حدیثین نقل کرینگے کہ تم نے اور تمھارے باپون نے نہین سنی ہونگی تو اُنکی صحبت سے

اور اسیکی طرف یعنی صفائی دل ببرکت صحبت کے اشارہ ہی حق تعالی کے اس قول مین وَيُزَكِّيهِمْ یعنی رسول کریم انکو پاک کرتا ہی اپنے انوار صحبت سے وَمِنْهَا اَنْ يَتَخَوَّلَهُمْ بِالْمَوْعِظَةِ قَالَ اللهُ تَعَالَى لِرَسُوْلِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ه وَيَجْتَنِبِ الْقَصَصَ فَقَدْ رُوِيْنَا فِي الْاُصُوْلِ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابَهُ مِنْ بَعْدِهٖ كَانُوْا يَتَخَوَّلُوْنَ بِالْمَوْعِظَةِ وَرُوِيْنَا فِيْ سُنَنِ ابْنِ مَاجَةَ وَغَيْرِهٖ اَنَّ الْقَصَصَ لَمْ تَكُنْ فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا فِيْ زَمَانِ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وَرُوِيْنَا اَنَّ الصَّحَابَةَ كَانُوْا يُخْرِجُوْنَ الْقُصَّاصَ مِنَ الْمَسَاجِدِ فَعَلِمْنَا اَنَّ الْقَصَصَ غَيْرُ مَوْعِظَةٍ وَّاَنَّهٗ مَذْمُوْمٌ وَّاَنَّهَا مَحْمُوْدَةٌ اور منجملہ امور مذکورہ کے یہ ہی کہ لوگون کا خبرگیر رہے وعظ اور نصیحت سے حق تعالی نے اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ نصیحت کیا کر اگر نصیحت کرنا فائدہ دے اور وعظ کہنے والے کو چاہیے کہ قصہ گوئی سے پرہیز کرے کہ مقرر ہمکو روایت پہونچی ہے کتب حدیث مین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اونکے اصحاب انکے بعد خبرگیری کیا کرتے تھے مسلمین کی وعظ اور نصیحت سے اور ہمکو روایت پہونچی ہے سنن ابن ماجہ وغیرہ مین کہ قصہ خوانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین نہ تھی اور نہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے زمانے مین اور ہمکو بروایت ثابت ہوا ہی کہ صحابہ کرام قصہ خوانون کو مساجد سے نکالدیتے تھے تو ہمنے ان روایات سے معلوم کیا کہ قصہ گوئی اور چیز ہے وعظ اور نصیحت کے سوا اور یہ معلوم ہو گیا کہ قصہ گوئی شرع مین مذموم اور معیوب ہی کہ زمانۂ صحابہ مین نہ تھی اور وہ قصہ خوانون کو نکالدیتے تھے اور وعظ اور نصیحت

مُجْتَمِعَةً فِي شَخْصٍ وَّاحِدٍ فَلَا تَشُكَّنَّ اَنَّهٗ وَارِثُ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَاَنَّهُ الَّذِيْ يُدْعٰى فِي الْمَلَكُوْتِ عَظِيْمًا وَّاَنَّهُ الَّذِيْ يَدْعُوْ لَهٗ خَلْقُ اللّٰهِ حَتَّى الْحِيْتَانُ فِيْ جَوْفِ الْمَآءِ كَمَا وَرَدَ فِي الْحَدِيْثِ فَلَازِمْهُ لَا يَفُوْتَنَّكَ فَاِنَّهُ الْكِبْرِيْتُ الْاَحْمَرُ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور منجملہ امور مذکورہ کے خبرگیری اور حسن سلوک ہی فقرا اور طالب علمون سے بقدر امکان کے اور اگر مقدور نہوا اور اُسکے برادران دینی موافق مزاج مقدور والے ہون تو اُنکو تحریص اور ترغیب دلاوے اُنکے ساتھ سلوک کرنے کی تو اگر یہ صفات جو مفصل مذکور ہوچکے ایک شخص مین مجتمع ہون تو ہرگز شک نہ کرنا اُسکے وارث الانبیاء والمرسلین ہونے مین آور یہی شخص ملکوت آسمانی مین عظیم الشان مشہور ہے اور ایسے ہی شخص کو خلق اللہ دعا دیتی ہی یہانتک کہ مچھلیان پانی کے اندر دعا کرتی ہین چنانچہ حدیث مین وارد ہوا ہے تو اے مخاطب اُسکا ساتھ نہ چھوڑیو کہین ایسے شخص کی صحبت نہ فوت ہوجاوے اسواسطے کہ بلاشک یہ تو کبریت احمر اور اکسیر اعظم ہی واللہ اعلم ف مولانا نے فرمایا کہ حدیث صحیح مین وارد ہی کہ فضیلت[عہ] عالم کی عابد پر جیسے میری فضیلت تمھارے ادنی شخص پر آور آن حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام دو گروہ پر گذرے اور طالبان علم کی فضیلت ذکر کرکے اُن ہی مین بیٹھے اور فرمایا اِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا یعنی مین تعلیم کے واسطے مبعوث ہوا ہون آور شاید کہ اسمین بھید یہ ہی کہ علم حقانی فی نفسہ کمال ہی اور ایسی فضیلت ہی جس سے الشان رب العالمین کا مظہر ہوجاتا ہی اور یہی سر ہی خلافت کا اسواسطے کہ اسی کے سبب سے قوت علمیہ اور قوت عملیہ کی تکمیل ہوتی ہی خلق مین اور اسی کی طرف اشارہ ہی اس آیت مین هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ

عہ فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادناکم اخرجہ الترمذی ۱۲ منہ سلمہ ربہ تعالیٰ

آپکو بچائیو اور دور رہیو ومنھا الامر بالمعروف والنھی عن المنکر فی الوضوء والصلوٰۃ بان یری احدا لایستوعب الغسل فینادی ویل للعراقیب من النار ولا یتم الطمانینۃ فیقول صل فانک لم تصل وفی اللباس والکلام وغیر ذلک قال اللہ تعالیٰ ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر واولئک ھم المفلحون والاداب فیھما الرفق واللین وانما العنف والشدۃ شان الامراء والملوک قال اللہ تعالیٰ وجادلھم بالتی ھی احسن اورمنجملہ امور مذکورہ کے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہے وضو مین اور نماز مین کہ اگر دیکھے کسی کو کہ پانٔون کو پورا نہین دھوتا ہی تو پکارکے کہے کہ عذاب ہے ایڑیون کو دوزخ کا یا کوئی تعدیل ارکان بطمانینت نہین کرتا تو کہے کہ نماز پھر پڑھ کہ البتہ تونے نماز نہین پڑھی ہکذا فی الحدیث اور پوشاک اور گفتگو اور اونکے سوا اور امور مین امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا چاہیے حق تعالیٰ فرماتا ہے اور چاہیے کہ تم مین بعضے لوگ دعوت الی الخیر کرین اچھے کام کا امر کرین اور برے کام خلاف شرع سے روکین اور وہی لوگ رستگار فلاح یاب ہین اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر مین تلطف اور نرم کلامی آداب ہی اور سختی اور جھڑکنا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر مین امرا اور سلاطین کا طریقہ ہی اللہ تعالیٰ نے فرمایا اپنے نبی کریم سے کہ مجادلہ کر اون سے اوس طریقہ پر جو نیک تر ہی یعنی تلطف اور نرمی سے ومنھا مواساۃ الفقراء وطالبی العلم بقدر الامکان فان لم یقدر وکان لہ اخوان موافقون حرضھم وحثھم علی المواساۃ فاذا وجدت ھذہ الصفات

المعقول والکلام بل یکون عالما صوفیا زاھدا فی الدنیا دائم التوجہ الی اللہ منصبغا بالاحوال العلیۃ راغبا فی السنۃ متتبعا لحدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وآثار الصحابۃ طالبا لشرحھا وبیانھا من کلام الفقھاء المحققین المائلین الی الحدیث عن النظر واصحاب العقائد الماخوذۃ من السنۃ الناظرین فی الدلیل العقلی تبرعا واصحاب السلوک الجامعین بین العلم والتصوف غیر المتشددین علی انفسھم والمدققین زیادۃ علی السنۃ ولا یصحب الا من اتصف بھذہ الصفات

اور ازانجملہ یہ وصیت ہے کہ صحبت نہ اختیار کرے صوفیان جاہل کی اور نہ جاہلان عبادت شعار کی اور نہ فقیہوں کی جو زاہد خشک ہین اور نہ محدثین ظاہری کی جو فقہ سے عداوت رکھتے ہین اور نہ اصحاب معقول ورکلام کی جو منقول کو ذلیل سمجھکر استدلال عقلی مین افراط کرتے ہین بلکہ طالب حق کو چاہیے کہ عالم صوفی ہو دنیا کا تارک ہردم اللہ کے دھیان مین حالات بلند مین ڈوبا سنت مصطفویہ مین راغب حدیث اور آثار صحابۂ کرام کا متجسس حدیث اور آثار کی شرح اور بیان کا طلب کرنیوالا اُن فقیہان محققین کے کلام سے جو حدیث کی طرف مائل ہین نظر سے اور اُن اصحاب عقائد کے کلام سے جنکے عقائد ماخوذ ہین سنت سے جو ناظر ہین دلیل عقلی مین بطریق تبرع اور عدم لزوم کے اور اُن اصحاب سلوک کے کلام سے جو جامع ہین علم اور تصوف کے تشدد کرنیوالے نہین اپنے نفوس پر اور نہ دقت کرنیوالے سنت نبویہ پر بڑھکر اور نہ صحبت اختیار کرے مگر اُس شخص کی جو متصف بصفات مذکورہ ہو ف مصنف قدس سرہ نے مرد حق پرست کو غایت شفقت سے اہل نقصان کی صحبت سے

ولہذا اس فصل کے سرے پر مصنف قدس سرہ اس آیت کو لائے وَاعْلَمْ اَنَّ کُلَّ مَنِ انْتَصَبَ مَنْصِبَ الْهِدَايَةِ وَالدَّعْوَةِ اِلَى اللّٰهِ مَتٰى مَا اَخَلَّ فِىْ شَيْءٍ مِّنْ هٰذِهِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّ فِيْهِ ثُلْمَةً حَتّٰى يَسُدَّهَا اور معلوم کر کہ جو شخص ہدایت اور دعوت الی اللہ کے منصب پر قائم ہوا جبکہ وہ خلل انداز ہوگا کسی امر مین امور مذکورہ سے تو اسمین رخنہ ہی تا اینکہ اسکو بند کرے یعنی اس صفت کو حاصل کرے تب کامل ہووے یعنی کامل مطلق فی الواقع وہ ہی جو علم ظاہر اور باطن دونون کا جامع ہو والا نقصان سے خالی نہین عالم ظاہر تحصیل نسبت باطن کا محتاج ہی اور باطنی نسبت الاکتاب اور سنت کے حاصل کرنے کا حاجتمند ہی تا جامع النورین اور مجمع البحرین اور یادگار اولیاے سابقین اور وارث الانبیاء والمرسلین ہو جاوے وَاَنَا اُوْصِيْ طَالِبَ الْحَقِّ بِاُمُوْرٍ مِّنْهَا اَنْ لَّا يَصْحَبَ الْاَغْنِيَاءَ اِلَّا لِدَفْعِ مَظْلِمَةٍ عَنِ النَّاسِ اَوْ بَعْثِ عَامَّتِهِمْ عَلَى الْخَيْرِ وَهٰذَا هُوَ وَجْهُ التَّوْفِيْقِ بَيْنَ الْاَحَادِيْثِ الدَّالَّةِ عَلٰى ذَمِّ صُحْبَةِ الْمُلُوْكِ وَبَيْنَ مَا صَحِبَهُمْ كَثِيْرٌ مِّنَ الْعُلَمَاءِ الْبَرَرَةِ اور مین وصیت کرتا ہون طالب حق کو چند امور کی از انجملہ یہ ہے کہ اغنیاء اور امراسے صحبت نہ رکھے مگر بہ نیت دفع کرنے ظلم کے خلق پر سے یا اُن کو مستعد کرنے کے واسطے خیر پر اور یہ وہی وجہ ہے جس سے اُن احادیث کے درمیان مین جو صحبت ملوک کی مذمت پر دلالت کرتی ہین اور درمیان اُسکے اکثر علماے صالحین نے اُنکی صحبت اختیار کی ہی اتفاق ہو کر تعارض رفع ہوتا ہی وَمِنْهَا اَنْ لَّا يَصْحَبَ جُهَّالَ الصُّوْفِيَّةِ وَلَا جُهَّالَ الْمُتَعَبِّدِيْنَ وَلَا الْمُتَقَشِّفَةَ مِنَ الْفُقَهَاءِ وَلَا الظَّاهِرِيَّةَ مِنَ الْمُحَدِّثِيْنَ وَلَا الْغُلَاةَ مِنْ اَصْحَابِ

ؔ امام مالک رحمۃ اللہ فرماتے ہین من تصوف ولم يتفقه فقد تزندق ومن تفقه ولم يتصوف فقد تفسق ومن جمع بينهما فقد تحقق یعنی جو صوفی ہوا اور فقہ نہ حاصل کی پس بلا شبہہ زندیق ہوا یعنی ٹھیٹ کافر اس لیے کہ اس مین نہین ہوتا دین کے برباد کرنے سے اور جو کوئی فقیہ ہوا اور تصوف نہ حاصل کیا پس بلا شبہہ زاہد خشک اور پھیکا بھاکا ملا ہوا اور جسنے جمع کیا تصوف اور فقہ مین پس بلا شبہہ محقق ہوا ۱۲ ق

چاہیے دوسرے پر اور ائمہ اربعہ کے مذاہب کو ایک مذہب جانے بدون تعصب کے
ف چونکہ جمہور اہل سنت کے نزدیک مذاہب اربعہ مین حق دائر ہی لہذا اسکو
مجملاً حق جاننے کو فرمایا اور ترجیح مذہب کی گفتگو سے اسواسطے منع کیا کہ ایک
مذہب کو ترجیح دینا اکثر اذہان مین مذاہب باقیہ کی تنقیص و تذلیل کا باعث
ہو جاتا ہی چنانچہ اسی سبب سے بعضے حنفی امام شافعیؒ کے مذہب کو برا کہنے لگتے ہین
اور بعضے شافعی متعصب مذہب حنفی پر طعن کرتے ہین اسی بھید سے افضل الخلق
علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ یونس علیہ السلام سے مجکو افضل نہ کہو واللہ اعلم
مصنفؒ نے حاشیہ منہیہ مین فرمایا صریح سنت سے وہ مراد ہی جسکا مطلب بہ رعایت عرب
کے افہام مین متبادر ہو اور معروف سے مراد وہ ہی جو بخاری او مسلم مین متفق علیہ ہو
ترمذی اور ابوداؤد اور اُنکے سوا اور ائمہ حدیث نے اسکی روایت و تصحیح کی ہو
اور سب مذاہب فقہا کو ایک مذہب کر ڈالنے کا یہ مطلب ہی کہ اسکا اعتقاد رکھے
کہ فی مابین شافعیہ اور حنفیہ کا اختلاف ویسا ہی جیسے بعضے حنفیون کا اختلاف بعض
کے ساتھ آپس مین تو وہ شخص درصورت اختلاف مختار ہی یا طالب ترجیح ہو کثرت
قائلین سے یا موافق حدیث صریح سے اور مخرج سے مراد وہ ہی جسپر صریح نص
نہ دلالت کرے لیکن نص اسکی نظیر مین وارد ہی سو فقہا نے اُسپر قیاس کر لیا ہے یا سنت سے
قاعدۂ کلیہ ظاہر ہوا ہی جس سے جواب اس مسئلے کا نکلتا ہی یا نص اس طرح پر وارد ہی
کہ وہ نص دوسرے مقدمے کے ساتھ ملکر جواب مسئلے کی مقتضی ہی یا نص اسطرح پر وارد
ہی کہ اس حکم کی طرف مشیر ہی مترجم کہتا ہی کہ موافقت حدیث صریح معروف کو
جو مرجحات عمل سے قرار دیا سو اس عالم محقق ماہر الحدیث کے حق مین ہی جو اسانید اور

منع فرمایا تا صحبت اُن اشخاص کی راہزن دین نہ ہو حافظ شیراز علیہ الرحمۃ نے فرمایا
شعر نخست موعظت پیر صحبت این سخن ست + کہ از مصاحب ناجنس احتراز کنید +
صوفی جاہل اور عابد بے علم بدعت اور الحاد سے کمتر خالی ہوتا ہی سعدی علیہ الرحمۃ نے
فرمایا شعر خیالات نادان خلوت نشین + بہم بر کند عاقبت کفر و دین +
اور فقیہ زاہد خشک نور باطن اور برکات قلبیہ سے ناواقف اور ظاہری محدثین
فہم دقیق اور مغز شریعت سے محروم اور غالیان اصحاب معقول اکثر عقائد اسلامیہ
مین متردد یا منکر اور برکات ایمانیہ اور نور عبودیت سے بیگانہ بخلاف اُس مرد کامل الوجود
کے جو کمالات ظاہرہ اور باطنہ کی جامعیت سے مجمع البحار اور مطلع الانوار ہوکر
وارث سید الابرار ہے ایسے فرد کامل کی صحبت کیمیاے سعادت ہی حق تعالی
اپنی رحمت بے غایت سے ہمکو نصیب کرے آمین ثم آمین وَمِنْهَا اَنْ لَّا يَتَكَلَّمَ
فِيْ تَرْجِيْحِ مَذْهَبِ الْفُقَهَاءِ بَعْضِهَا عَلٰى بَعْضٍ بَلْ يَضَعَهَا كُلَّهَا عَلَى الْقَبُوْلِ
بِجُمْلَةٍ وَّيَتَّبِعَ مِنْهَا مَا وَافَقَ صَرِيْحَ السُّنَّةِ وَمَعْرُوْفَهَا فَاِنْ كَانَ الْقَوْلَانِ كِلَاهُمَا
مُخْرَجَيْنِ اتَّبَعَ مَا عَلَيْهِ الْاَكْثَرُوْنَ فَاِنْ كَانَ سَوَاءً فَهُوَ بِالْخِيَارِ وَيَجْعَلُ
الْمَذَاهِبَ كُلَّهَا كَمَذْهَبٍ وَّاحِدٍ مِّنْ غَيْرِ تَعَصُّبٍ اور از انجملہ یہ ہی کہ گفتگو
نہ کرے فقہاے کبار کے مذاہب مین ایک کو دوسرے پر ترجیح دیکر بلکہ جمیع مذاہب
حقہ کو بالاجمال مقبول جانے اور اُن مین سے اُسپر چلے جو صریح اور مشہور سنت
کے موافق ہو سو اگر کسی صورت مین فقہا کے دو قول ہون اور دونون
ماخوذ اور مستنبط ہون سنت سے تو اُس قول پر چلے جسپر اکثر فقہا ہین اور اگر
دونون طرف کثرت فقہا برابر ہے تو وہ مختار ہے چاہے اس قول پر عمل کرے

سو بیان ہی خواجہ نقشبند کے قول کا کہ نہ انکار می کنم و نہ این کار می کنم یعنی معلوبین اہل سماع وغیرہ پر انکار اسواسطے نہین کہ وہ تاویل سے یہ فعل کرتے ہین تحلیل حرام صریحًا نہین کرتے جو انکا انکار واجب ہوا اور پیروی انکی اسواسطے منع فرمائی کہ یہ امر مسنون نہین چنانچہ حضرت مصنف رح نے دوسرے رسالے مین فرمایا خُذْ مَا صَفَا وَدَعْ مَا كَدِرَ نسبت صوفیہ غنیمت کبری ست و رسوم ایشان ہیچ لمی ارزد

فصل دسوین

اس فصل مین آداب تذکیر اور وعظ گوئی کے مذکور ہین جس کے بیان کا مصنف قدس سرہ العزیز نے وعدہ کیا تھا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِرَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكِّرْ اِنَّمَا اَنْتَ مُذَكِّرٌ ٥ وَقَالَ لِكَلِيْمِهٖ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَذَكِّرْهُمْ بِاَيَّامِ اللّٰهِ فَالتَّذْكِيْرُ رُكْنٌ عَظِيْمٌ وَّلْنَتَكَلَّمْ فِيْ صِفَةِ الْمُذَكِّرِ وَكَيْفِيَّةِ التَّذْكِيْرِ وَالْغَايَةِ الَّتِيْ يَلْمَحُهَا الْمُذَكِّرُ وَمِنْ اَيِّ عِلْمٍ اِسْتِمْدَادُهٗ وَمَاذَا اَرْكَانُهٗ وَمَا اٰدَابُ الْمُسْتَمِعِيْنَ وَمَا الْاٰفَاتُ الَّتِيْ تَعْتَرِيْ فِيْ وُعَّاظِ زَمَانِنَا وَمِنَ اللّٰهِ الْاِسْتِعَانَةُ حق تعالی نے اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ سمجھایا بجھایا کر تو ہی مذکر اور واعظ ہی اور اپنے ہم کلام موسیٰ ع سے فرمایا کہ انکو یاد دلایا کر وقائع سابقہ کو تو نص قرآنی سے معلوم ہوا کہ تذکیر اور وعظ گوئی دین مین رکن عظیم ہی اور ہمکو چاہیے کہ کلام کرین مذکر کی صفت مین اور تذکیر کی کیفیت مین اور اس غایت مین جو مذکر کا مقصود اصلی ہے اور کس علم سے وعظ گوئی کی استمداد ہو اور تذکیر کے کیا ارکان ہین

ف۵۱ اور فرمایا وَذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ یعنی نصیحت کیا کر کہ نصیحت نفع دیتی ہے مومنون کو ۱۲

ف۵۲ مذکر وعظ کہنے والا اور تذکیر وعظ کہنا اور نصیحت کرنی ۱۲

متون حدیث پر محیط ہو اور معرفت صحیح اور غیر صحیح ناسخ اور منسوخ مؤوّل اور غیر مؤوّل پر
قادر ہو حدیث صحیح صریح غیر معارض کی امتیاز رکھتا ہو چنانچہ مصنف قدس سرہ اور
سائر علمائے محققین کی تصانیف سے یہ امر مفہوم ہوتا ہو اور وہ کم مایہ مخاطب اس کلام کا
نہین جو مشکوٰۃ یا کوئی اور کتاب حدیث کا فقط ترجمہ دریافت کر کے آپ کو محدث قرار
دیتا ہو۔ **شعر** تکیہ برجای بزرگان نتوان زد بگزاف ✦ مگر اسباب بزرگی ہمہ آمادہ کنی ✦ ومنہا
اَنْ لَّا یَتَکَلَّمَ فِیْ تَرْجِیْحِ طُرُقِ الصُّوْفِیَّۃِ بَعْضِہَا عَلٰی بَعْضٍ وَّلَا یُنْکِرَ عَلَی الْمَغْلُوْبِیْنَ
مِنْہُمْ وَلَا عَلَی الْمُؤَوِّلِیْنَ فِی السَّمَاعِ وَغَیْرِہٖ وَلَا یَتَّبِعَ ھُوَ نَفْسُہٗ اِلَّا مَا ھُوَ ثَابِتٌ فِی
السُّنَّۃِ وَمَشٰی عَلَیْہِ اَصْحَابُ الْعِلْمِ مِنَ الْمُحَقِّقِیْنَ الرَّاسِخِیْنَ وَاللہُ الْمُوَفِّقُ
وَالْمُعِیْنُ اور از انجملہ یہ ہو کہ گفتگو نہ کرے صوفیون کے طریقے مین بعض کو بعض پر ترجیح دیکر
اور جو انمین مغلوب الحال ہین انپر انکار نہ کرے اور نہ انپر جو سماع وغیرہ مین تاویل کرتے
ہین اور خود پیروی نہ کرے مگر اُسکی جو سنت سے ثابت ہو اور جسپر وہ اہل علم چلے ہین جو
منجملہ محققین راسخین ہین اور حق تعالیٰ توفیق دینے والا ہو اور مددگار رف اولیا طریقت کے
طریقے مین حصول نسبت اور وصول الی اللہ کے جامع مین پھر یون کہنا کہ طریقہ نقشبندیہ
افضل اور راجح ہو قادریہ و چشتیہ سے عکس اسکے کہنا بیفائدہ ہو جسکو سہل معلوم ہو اور
پسند آدے وہ اسکو اختیار کرے اور یہ جو فرمایا کہ سالک مغلوب الحال[1] وغیرہ پر انکار نہ کرے

---

[1] یہ جو ہو یہ بات اسلیے کفایہ مین لکھا ہو د العامی اذا سمع حدیثا لیس لہ ان یاخذ بظاہر الجواز ان یکون مصروفا عن ظاہرہ او منسوخا بخلاف الفتوی انتہی اور تقریر شرح تحریر مین مولانا عبد العلی لکھتے ہین لیس للعامی الاخذ بظاہر الحدیث لجواز کونہ مصروفا عن ظاہرہ او منسوخا بل علیہ الرجوع الی الفقہاء اور یہ بات ظاہر ہو کہ اسوقت کے علماء عامیون مین داخل ہین چہ جاے جہلا کما لا یخفی علی العقلاء ۱۲ [2] ظاہرا مغلوبین سے مجاذیب و مغلوب الحال مراد ہین اور مؤولین فی السماع سے وہ صوفی مراد ہین کہ سماع مین اظہار شوق الٰہی کرتے ہین اور کہتے ہین کہ بعض احادیث اسے سننا غنا کا حضرت سے ثابت ہو پس مجاذیب پر عدم انکار ظاہر ہو کہ وہ دائرہ تکلیف سے خارج ہین اور مؤولین کی وجہ عدم انکار کی وہی ہو جو مترجم علیہ الرحمۃ نے لکھی لیکن مقلدین مذہب حنفی کو بجز قائل ہونے حرمت کے کچھ نہین بنتی کہ در المختار ۱۲

اور تاویل سے واقف ہو اور جو سلف سے تفسیر قرآن روایت ہوئی ہے اُسکو
جانتا ہو وَیَستَحِبُّ مَعَ ذٰلِکَ اَن یَکُونَ فَصِیحًا لَا یَتَکَلَّمُ مَعَ النَّاسِ اِلَّا قَدرَ
فَهمِهِم وَاَن یَکُونَ لَطِیفًا ذَا وَجَهٍ وَّمُرُوَّةٍ اور اسکے ساتھ مستحب یہ ہے کہ فصیح یعنی
صاف بیان ہو نہ گفتگو کرتا ہو لوگون کے ساتھ مگر بقدر اُنکے فہم کے اور یہ کہ مہربان
صاحب وجاہت اور مروت ہوف مولانا نے فرمایا بالا تراز فہم کی گفتگو اسواسطے
منع ہوئی کہ علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ گفتگو کیا کرو لوگون سے اُسقدر جتنا
اُنکی سمجھ مین آوے کیا تم یہ چاہتے ہو کہ اللہ اور رسول کی لوگ تکذیب کرین یعنی
جب لوگ ایسا کلام سنینگے جو اُنکی عقل مین نہین آتا ہو تو اُسکا انکار کرینگے مترجم
کہتا ہے پس معلوم ہوا کہ واعظ کو دقائق تقدیر اور حقائق توحید اور مسائل مشکلہ فقہ
کے عوام کے روبرو ذکر کرنا بہتر نہین کہ اسمین ضلالت کا خوف ہے مولانا نے فرمایا کہ
واعظ کی وجاہت یعنی بزرگی اسواسطے مستحب ہوئی کہ جو شخص لوگون مین بے حقیقت ہے
اُسکا کلام اثر نہین کرتا اگرچہ وہ حق کہتا ہو اور واعظ مین مروت یعنی جوانمردی اور
حسن سلوک کا عمل اسواسطے مطلوب ہوا کہ جسمین یہ صفت حاصل نہین وہ اُن لوگون کے
مشابہ ہے جنکا قول فعل کے موافق نہین تو ایسے شخص کے وعظ سے فائدہ تذکیر کا حاصل
نہین وَاَمَّا کَیفِیَّةُ التَّذکِیرِ اَن لَّا یُذَکِّرَ اِلَّا غِبًّا وَّلَا یَتَکَلَّمَ وَفِیهِم مَّلَالٌ بَل
اِذَا عَرَفَ فِیهِمُ الرَّغبَةَ وَیَقطَعَ عَنهُم وَفِیهِم رَغبَةٌ اور کیفیت وعظ گوئی کی یہ ہے
کہ وعظ نہ کہے مگر فاصلہ دے کر یعنی ہر روز یا ہر وقت نہ کہا کرے اور نہ کلام کرے
اُس حالت مین جب سامعین کو ملال اور افسردگی ہو بلکہ اُسوقت وعظ شروع کرے
جب لوگون مین رغبت اور شوق کو دریافت کرلے اور قطع کلام کرے درصورتیکہ اُنمین

اور وعظ سننے والون کے کیا آداب ہین اور کیا کیا آفتین ہمارے زمانے کے
واعظون کے وعظ مین پیش آتی ہین اور اللہ سے درخواست مددگاری کی ہے
فَاَمَّا الْمُذَکِّرُ فَلَا بُدَّ اَنْ یَّکُوْنَ مُکَلَّفًا عَدْلًا کَمَا اشْتَرَطُوْا فِیْ رَاوِی
الْحَدِیْثِ وَالشَّاهِدِ سو مذکر اور واعظ کو ضرور ہے کہ مکلف یعنی مسلمان عاقل
بالغ ہو اور عادل یعنی متقی ہو جیسا کہ راوی حدیث و شاہد مین علما نے تکلیف اور
عدالت شرط کی ہے **ف** مولانا رح نے فرمایا کہ لڑکا اور دیوانہ اور کافر اور فاسق
اور صاحب بدعت جیسے شیعہ اور خارجی لائق تذکیر کے نہین مُحَدِّثًا مُّفَسِّرًا
عَالِمًا بِجُمْلَةٍ کَافِیَةٍ مِّنْ اَخْبَارِ السَّلَفِ الصَّالِحِیْنَ وَسِیَرِهِمْ اور
واعظ کو ضرور ہے کہ محدث اور مفسر ہو اور سلف صالح یعنی صحابہ رض اور تابعین رح
اور تبع تابعین رح کے اخبار اور سیرت سے فی الجملہ بقدر کفایت کے واقف ہو
وَنَعْنِیْ بِالْمُحَدِّثِ الْمُشْتَغِلَ بِکُتُبِ الْحَدِیْثِ بِاَنْ یَّکُوْنَ قَرَاَ لَفْظَهَا
وَفَهِمَ مَعْنَاهَا وَعَرَفَ صِحَّتَهَا وَسُقْمَهَا وَلَوْ بِاَخْبَارِ حَافِظٍ اَوِ اسْتِنْبَاطِ
فَقِیْهٍ وَّکَذٰلِكَ بِالْمُفَسِّرِ الْمُشْتَغِلَ بِشَرْحِ غَرِیْبِ کِتَابِ اللّٰهِ وَتَوْجِیْهِ
مُشْکِلِهٖ وَبِمَا رُوِیَ عَنِ السَّلَفِ فِیْ تَفْسِیْرِهٖ اور محدث سے ہم یہ مراد
لیتے ہین کہ کتب حدیث یعنی صحاح ستہ وغیرہا سے شغل رکھتا ہو اس
طرح پر کہ حدیث کے الفاظ کو استاد سے پڑھ کر سند کر چکا ہو اور انکے معانی کو
بوجھا ہو اور احادیث کی صحت اور ضعف کو معلوم کر چکا ہو اگرچہ معرفت صحت
اور سقم کی حافظ حدیث یا استنباط فقیہ سے ثابت ہو گئی ہو اور اسی طرح مفسر
سے ہم یہ مراد لیتے ہین کہ قرآن کی شرح غریب سے مشغول ہو اور آیات مشکلہ کی توجیہ

دوسرے گروہ کو چھوڑ کر اور کسی قوم مخصوص کی مذمت یا کسی شخص معیّن پر انکار بالمشافہہ
نہ کرے بلکہ بطریق اشارہ کہے چنانچہ یون کہے کہ کیا حال ہی لوگون کا کہ ایسا ایسا
کرتے ہین ف مولانا نے فرمایا کہ بالمشافہہ مذمت اور انکار وعظ کی عداوت باطنی پر
محمول ہوگا اُس قوم اور شخص معین کے ساتھ تو بعید نہین ہی کہ بعضے سامعین کا
دل منقبض ہو اور دلون سے اُسکی دیانت اور صداقت جاتی رہے تو تذکیر کا فائدہ
نہ حاصل ہوگا وَلَا يَتَكَلَّمَ بِسَقَطٍ وَّهَزْلٍ اور وعظ مین کلام ساقط الاعتبار اور بیہودہ
نہ بولے ف اسواسطے کہ کلام سخیف اور خوش طبعی کی بات رعب اور ہیبت کو
کھو دیتی ہی تو غرض تذکیر مین خلل واقع ہوگا وَيُحَسِّنَ الْحَسَنَ وَيُقَبِّحَ الْقَبِيْحَ
وَيَأْمُرَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ وَلَا يَكُوْنَ اِمَّعَةً اور خوبی بیان کرے
نیک بات کی اور برائی کھولدے امر قبیح کی اور معروف شرعی کا امر کرے اور منکر سے
نہی کرے اور مردھر جائی رکابی مذہب نہ ہو کہ جس محفل مین جاوے اُنکی خواہش
نفسانی کے موافق وعظ شروع کرے وَاَمَّا الْغَايَةُ الَّتِيْ يَلْمَحُهَا فَيَنْبَغِيْ اَنْ يُزْرَعَ
فِيْ نَفْسِهِمْ صِفَةُ الْمُسْلِمِ فِيْ اَعْمَالِهٖ وَحِفْظِ لِسَانِهٖ وَاَخْلَاقِهٖ وَاَحْوَالِهِ
الْقَلْبِيَّةِ وَمُدَاوَمَتِهٖ عَلَى الْاَذْكَارِ ثُمَّ لِيُحَقِّقَ فِيْهِمْ تِلْكَ الصِّفَةَ بِكَمَالِهَا
بِالتَّدْرِيْجِ عَلٰى حَسَبِ فَهْمِهِمْ فَيَأْمُرَ اَوَّلًا فَضَائِلَ الْحَسَنَاتِ وَمَسَاوِيَ
السَّيِّئَاتِ فِي اللِّبَاسِ وَالزِّيِّ وَالصَّلٰوةِ وَغَيْرِهَا فَاِذَا تَادَّبُوْا فَلْيَأْمُرْ
بِالْاَذْكَارِ فَاِذَا اَثَّرَ فِيْهِمْ فَلْيُحَرِّضْهُمْ عَلٰى ضَبْطِ اللِّسَانِ وَالْقَلْبِ
وَلْيَسْتَعِنْ فِيْ تَاثِيْرِ هٰذِهٖ فِيْ قُلُوْبِهِمْ بِذِكْرِ اَيَّامِ اللّٰهِ وَوَقَائِعِهٖ
مِنْ مَّظَاهِرِ اَفْعَالِهٖ وَتَصْرِيْفِهٖ وَتَعْذِيْبِهٖ لِاُمَمٍ فِي الدُّنْيَا

رغبت باقی ہو **مترجم** کہتا ہے اسواسطے کہ سماع بلا رغبت مین تاثیر نہین ہوتی سعدی علیہ الرحمۃ نے فرمایا **مصرع** ازان پیش بس کن کہ گویند بس ❊ وَاَنْ يَّجْلِسَ فِيْ مَكَانٍ طَاهِرٍ كَالْمَسْجِدِ وَاَنْ يَّبْدَأَ الْكَلَامَ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَخْتِمَ بِهِمَا وَيَدْعُوَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ عُمُوْمًا وَّلِلْحَاضِرِيْنَ خُصُوْصًا اور یہ کہ وعظ کہنے کو پاک مکان مین بیٹھے چنانچہ مسجد مین اور یہ کہ حمد اور درود سے کلام کو شروع کرے اور ان ہی پر ختم بھی کرے اور دعا کرے اہل ایمان کے واسطے عموماً اور حاضر لوگون کے واسطے خصوصاً وَلَا يَخُصَّ فِي التَّرْغِيْبِ اَوِ التَّرْهِيْبِ فَقَطْ بَلْ هُوَ يَشُوْبُ كَلَامَهٗ مِنْ هٰذَا وَمِنْ ذٰلِكَ كَمَا هُوَ سُنَّةُ اللّٰهِ مِنْ اِرْدَافِ الْوَعْدِ بِالْوَعِيْدِ وَالْبِشَارَةِ بِالْاِنْذَارِ اور یہ کہ مخصوص نہ کرے کلام کو فقط خوشخبری سنانے اور شوق دلانے مین یا فقط خوف دلانے اور ڈرانے مین بلکہ کلام کو ملاتا جلاتا رہے کبھی اس سے اور کبھی اُس سے جیسا کہ حق تعالیٰ کی عادت ہے قرآن مجید مین وعدے کے پیچھے وعید کا لانا اور بشارت کے ساتھ انذار اور تخویف کو ملانا **ف** اسواسطے کہ فقط ترغیب سے آدمی بیباک ہوجاتا ہے اور فقط ترہیب سے یاس اور ناامیدی حاصل ہوتی ہے تو ہر ایک کو اپنے اپنے موقع پر ذکر کرنا چاہیے **مصرع** چو رگ زن کہ جراح و مرہم نہ است ❊ وَاَنْ يَّكُوْنَ مُيَسِّرًا لَّا مُعَسِّرًا وَّيُعَمِّمَ بِالْخِطَابِ وَلَا يَخُصَّ طَائِفَةً دُوْنَ طَائِفَةٍ وَّاَنْ لَّا يُشَافِهَ بِذَمِّ قَوْمٍ اَوِ الْاِنْكَارِ عَلٰى شَخْصٍ بَلْ يُعَرِّضَ مِثْلَ اَنْ يَّقُوْلَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَّفْعَلُوْنَ كَذَا وَكَذَا اور واعظ کو لازم ہے کہ آسانی کرنے والا ہو نہ سختی کرنے والا اور یہ کہ خطاب کو عام کرے اور خاص نہ کرے ایک گروہ کے خطاب کو

ور مومنین صالحین کے اقوال سے اور سیرت نبوی صلعم کے بیان کرنے سے وقت مولانا نے
رمایا کہ قرآن کی تاویل ظاہر سے وہ مراد ہی جو لفظ قرآن کے اندر سے مفہوم عند الاطلاق
ہو اور اعتبارات صوفیانہ اور اشارات فاضلانہ اور نکات اور لطائف شاعرانہ کو مقام
وعظ مین ذکر کرنا ہرگز لائق اور مناسب نہین اسواسطے کہ سامعین چونکہ مفہوم ظاہر اور
اشارے مین فرق نہین کرینگے تو اعتبارات اور اشارات کو تفسیر پر محمول کرینگے اور
گمراہ ہونگے چنانچہ ہمارے زمانے کے واعظین مین سے ایک واعظ نے مقطعات
قرآنیہ کے معنی مین خوض شروع کیا مانند نکات شاعرانہ کے یہانتک اسکی جہالت کی
نوبت پہونچی کہ اسنے طٰہٰ کی تفسیر کی بحساب جمل کہ چودہ عدد ہوے تو یہ خطاب ہے
خدا کا اپنے نبی سے علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ اے چودھوین رات کے چاند تو
غور کر کہ اس وعظ کی جہالت اور بے امتیازی اسکو کہان کھینچ لیگئی اور یہ جو فرمایا
کہ حدیث معروف کو ذکر کرے تو معلوم ہوا کہ موضوعات اور منکرات اور ان
احادیث کا ذکر کرنا جنکی کچھ اصل اہل حدیث کے نزدیک ثابت نہین ہی جائز نہین
وَلَا يَذْكُرَ الْقَصَصَ الْمُجَازَفَةَ فَإِنَّ الصَّحَابَةَ أَنْكَرُوا عَلَىٰ ذٰلِكَ أَشَدَّ الْإِنْكَارِ
وَأَخْرَجُوا أُولٰئِكَ مِنَ الْمَسَاجِدِ وَضَرَبُوهُمْ وَأَكْثَرُ مَا يَكُونُ هٰذَا فِي
الْإِسْرَائِيلِيَّاتِ الَّتِي لَا يُعْرَفُ صِحَّتُهَا وَفِي السِّيرَةِ وَشَانِ نُزُولِ الْقُرْآنِ
اور واعظ کو چاہیے کہ بیہودہ قصّون کو جو بروایت صحیح ثابت نہین ہین ذکر نہ کرے
اسواسطے کہ صحابۂ کرام نے قصّہ خوانی پر سخت انکار کیا ہی اور قصّہ خوانون کو مساجد
سے نکالدیا ہی اور انکو مارا ہی اور یہ واہی قصے اکثر اہل کتاب کی روایات مین ہوتے
ہین جنکی صحت معلوم نہین اور سیرت اور قرآن کی شان نزول مین وَأَمَّا ذِكْرُ كَأَنَّهُ

ثُمَّ بِهَوْلِ الْمَوْتِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشِدَّةِ يَوْمِ الْحِسَابِ وَعَذَابِ النَّارِ وَكَذٰلِكَ بِتَرْغِيْبَاتٍ عَلٰى حَسَبِ مَا ذَكَرْنَا اور غایت وعظ کی جو مقصود ہی سو مناسب یون ہی کہ اپنے دل مین تصور کرے مسلمان کی صفت کو اُسکے اعمال مین اور اُسکے حفظ لسان اور اخلاق مین اور اُسکے حالات قلبی اور اُسکے اذکار کی مداوست مین پھر چاہیے کہ اسی صفت متخیلہ کو علی وجہ الکمال سامعین مین ثابت اور متحقق کردے اندک اندک اُنکے فہم کے موافق تو پہلے حسنات کی خوبیون اور سیات کی برائیون کا امر کرے لباس اور تشکل اور نماز و غیرہ مین پھر جب اسکے خوگر ہو جاوین تو اونکو اذکار کی تلقین کرے پھر جب اُنمین ذکر کا اثر معلوم ہو تو اونکو رغبت اور شوق دلاوے زبان اور دل کے روکنے پر اقوال قبیحہ اور اخلاق ذمیمہ سے اور اونکے دلون مین ان امور کی تاثیر کرنے مین اعانت چاہیے ایام سابقہ اور وقائع گذشتہ کے ذکر کرنے سے منجملہ حق تعالی کے افعال ظاہرہ اور اوسکی تصریف اور تعذیب کے جو اگلی امتون پر دنیا مین ہو چکی ہی پھر استعانت چاہیے موت کی دہشت اور قبر کے عذاب اور شدت یوم الحساب اور دوزخ کے عذاب ذکر کرنے سے اور اسی طرح ذکر ترغیبات سے استعانت چاہیے اُسکے موافق جیسا ہم مذکور کر چکے ہین وَاَمَّا اسْتِمْدَادُهٗ فَلْيَكُنْ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ عَلٰى تَاوِيْلِهِ الظَّاهِرِ وَسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ الْمَعْرُوْفَةِ عِنْدَ الْمُحَدِّثِيْنَ وَاَقَاوِيْلِ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ وَغَيْرِهِمْ مِّنْ صَالِحِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَبَيَانِ سِيْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور وعظ گوئی کی استمداد کو کتاب اللہ سے چاہیے اوسکی ظاہر تاویل یعنی تفسیر کے موافق اور حدیث نبوی سے جو محدثین کے نزدیک معروف ہی اور صحابہ اور تابعین اور انکے سوا

تعلق قوی نہ ہو یا تعلق ہو مگر مسئلہ دقیق ہو جسکو عوام کی فہم نہین اُٹھا سکتی تو
اُس سوال سے سکوت اختیار کرے حاضرین مجلس مین پھر اگر چاہے تو اُسکو
خلوت مین پوچھ لے اور اگر اُسکو مسئلے کے ساتھ قوی تعلق ہو جیسے مفصل کرنا
مجمل کا اور مشکل لغت کا دریافت کرنا تو منتظر رہے تا آنیکہ اُسکا کلام آخر ہو تو دریافت
کر لے وَلْیُعِدِ الْمُذَکِّرُ کَلَامَہٗ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ آور چاہیے کہ وعظ کا کہنے والا
اپنے کلام کو تین بار اعادہ کرے ف بخاری مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم جب کلام فرماتے تھے تو تین[1] بار اعادہ فرماتے
تھے تا خوب بوجھ مین آجاوے فَاِنْ کَانَ هُنَاکَ اَهْلُ لُغَاتٍ شَتّٰی وَالْمُذَکِّرُ
قَادِرٌ اَنْ یَّتَکَلَّمَ عَلٰی اَلْسِنَتِهِمْ فَلْیَفْعَلْ ذٰلِکَ وَلْیَجْتَنِبْ دِقَّةَ الْکَلَامِ وَاِجْمَالَهٗ
سو اگر مجلس وعظ مین کئی قسم کی بولی والے لوگ ہون اور واعظ اُنکی زبان پر قادر
ہو تو اُسکو یہ کرنا چاہیے یعنی ہر زبان مین کلام کرے اور پرہیز کرنا چاہیے دقیق اور
مجمل کلام سے یعنی اسواسطے کہ کلام باریک اور مجمل سے علی العموم فائدہ حاصل نہین
وَاَمَّا الْاٰفَاتُ الَّتِیْ تَعْتَرِی الْوُعَّاظَ فِیْ زَمَانِنَا فَمِنْهَا عَدَمُ تَمْیِیْزِهِمْ بَیْنَ
الْمَوْضُوْعَاتِ وَغَیْرِهَا بَلْ غَالِبُ کَلَامِهِمُ الْمَوْضُوْعَاتُ وَالْمُحَرَّفَاتُ
وَذِکْرُهُمُ الصَّلَوَاتِ وَالدَّعَوَاتِ الَّتِیْ عَدَّهَا الْمُحَدِّثُوْنَ مِنَ الْمَوْضُوْعَاتِ
اور وہ آفتین جو ہمارے زمانے کے واعظون کو پیش آتی ہین سو اُنمین سے ایک
عدم تمیز ہے درمیان موضوعات اور غیر موضوعات کے بلکہ غالب کلام اُنکا موضوعات
اور محرّفات ہین اور مذکور کرنا اُنکا اُن نمازون اور دعاؤن کو جنکو اہل حدیث نے
موضوعات مین شمار کیا ہے ف سبب اسکا یہ ہے کہ علم حدیث اور آثار کو اہل حدیث سے

[1] لیکن شارحین حدیث نے یہ لکھا ہے کہ یہ تکرار کلام مہتم بالشان مین ہوتی تھی نہ ہر کلام مین ۱۲ نواب قطب الدین خان مرحوم

فَالتَّرْغِیْبُ وَالتَّرْهِیْبُ وَالتَّمْثِیْلُ بِالْاَمْثَالِ الْوَاضِحَةِ وَالْقَصَصِ الْمُرَقِّقَةِ وَالنِّکَاتِ النَّافِعَةِ فَهٰذَا الطَّرِیْقُ التَّذْکِیْرِ وَالشَّرْحِ اور وعظ کا ارکان تو ترغیب اور ترہیب ہے اور مثال گذرانا کھلی مثالون سے اور صحیح قصے دل کے نرم کرنے والے اور نکات منفعت بخش سو یہ طریقہ ہے تذکیر اور شرح کا وَالْمَسْئَلَةُ الَّتِیْ یَذْکُرُهَا اِمَّا مِنَ الْحَلَالِ اَوِ الْحَرَامِ اَوْ مِنْ بَابِ اٰدَابِ الصُّوْفِیَّةِ اَوْ مِنْ بَابِ الدَّعْوَاتِ اَوْ مِنْ عَقَائِدِ الْاِسْلَامِ فَالْقَوْلُ الْجَلِیُّ اِنَّ هُنَاكَ مَسْئَلَةً یَّعْلَمُهَا وَطَرِیْقًا فِیْ تَعْلِیْمِهَا اور جس مسئلے کو واعظ ذکر کرے چاہیے کہ وہ قسم حلال سے ہو یا حرام سے یا آداب صوفیہ سے یا دعوات کے باب سے یا عقائد اسلام سے پس ظاہر قول یہ ہے کہ بیان کرے واعظ وہ مسئلہ جسکو جانتا ہوا ور اُسکے سکھانے کا طریق معلوم ہو وَاَمَّا اٰدَابُ الْمُسْتَمِعِیْنَ فَاَنْ یَّسْتَقْبِلُوا الْمُذَکِّرَ وَلَا یَلْعَبُوْا وَلَا یَلْغَطُوْا وَلَا یَتَکَلَّمُوْا فِیْ مَا بَیْنَهُمْ وَلَا یُکْثِرُوا السُّؤَالَ مِنَ الْمُذَکِّرِ فِیْ کُلِّ مَسْئَلَةٍ بَلْ اِذَا عَرَضَ خَاطِرٌ فَاِنْ کَانَ لَا یَتَعَلَّقُ بِالْمَسْئَلَةِ تَعَلُّقًا قَوِیًّا اَوْ کَانَ دَقِیْقًا لَا یَحْتَمِلُهٗ فَهْمُ الْعَامَّةِ فَلْیَسْکُتْ عَنْهُ فِی الْمَجْلِسِ الْحَاضِرِ فَاِنْ شَاءَ سَاَلَهٗ فِی الْخَلْوَةِ وَاِنْ کَانَ لَهٗ تَعَلُّقٌ قَوِیٌّ کَتَفْصِیْلِ اِجْمَالٍ وَشَرْحِ غَرِیْبٍ فَلْیَنْتَظِرْ حَتّٰی اِذَا انْقَضٰی کَلَامُهٗ سَاَلَهٗ اور وعظ کی سماعت کرنے والون کے آداب سو یہ ہین کہ مذکر کے سامنے ہون اور لہو و لعب نہ کرین اور شور نہ مچاوین اور آپس مین وعظ کے اندر باتین نہ کرین اور ہر امر مین واعظ سے سوال نہ کرین بلکہ اگر سامع کو کوئی خطرہ عارض ہو تو اگر اُس کو مسئلہ مذکورہ کے ساتھ

خارجی اور دشمن اہلبیت ہی شعر بیریدہ اصل کار و پیوستہ بفرع بکم معتقد خدا و بسیار شرع

فصل گیارھوین

اس فصل مین مصنف قدس سرہٗ اپنی سلاسل طریقت کو ذکر کیا ہی صُحبتُنا وَتَعَلُّمُنَا لِاٰدَابِ الطَّرِیْقَةِ وَالسُّلُوْكِ مُتَّصِلَةٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالسَّنَدِ الصَّحِیْحِ الْمُسْتَفِیْضِ الْمُتَّصِلِ وَاِنْ لَمْ یَثْبُتْ تَعَیُّنُ الْاٰدَابِ وَلَا تِلْكَ الْاَشْغَالُ ہماری صحبت اور طریقت اور سلوک کے آداب کو سیکھنا متصل ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک صحیح سند اور متصل ہی یعنی مصنف سی تا سید رسالت بیچ مین کوئی واسطہ منقطع نہین اگرچہ تعین ان آداب کا اور تقرر ان اشغال کا ثابت نہین یعنی باعتبار آداب معینہ اور اشغال مخصوصہ کے اتصال تفصیلی نہین بلکہ اجمالی ہی فَالْعَبْدُ الضَّعِیْفُ وَلِیُّ اللّٰهِ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُ وَاَلْحَقَهٗ بِسَلَفِهِ الصَّالِحِیْنَ صَحِبَ اٰبَاهُ الشَّیْخَ الْاَجَلَّ عَبْدَ الرَّحِیْمِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاَرْضَاهُ دَهْرًا طَوِیْلًا وَتَعَلَّمَ مِنْهُ الْعُلُوْمَ الظَّاهِرَةَ وَتَاَدَّبَ عَلَیْهِ بِاٰدَابِ الطَّرِیْقَةِ وَرَاٰی مِنْهُ الْكَرَامَاتِ وَسَاَلَهٗ عَنِ الْمُشْكِلَاتِ وَسَمِعَ مِنْهُ كَثِیْرًا مِّنْ فَوَائِدِ الطَّرِیْقَةِ وَالْحَقِیْقَةِ وَمَا جَرٰی عَلَیْهِ وَعَلٰی شُیُوْخِهٖ مِنَ الْوَاقِعَاتِ وَالْاَحْوَالِ وَالْكَرَامَاتِ جَزَاهُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ عَنَّا وَعَنْ سَائِرِ مُسْتَفِیْدِیْهِ خَیْرًا تو بندہ ضعیف ولی اللہ نے کہ حق تعالی اُس سی عفو کری اور اُسکو اسکی سلف صالحین کے ساتھ ملادی زمانہ دراز صحبت رکھی اپنی والد شیخ اجل عبد الرحیم کی خدا راضی ہوا اُنسی اور اُنکو راضی کری اور اُن ہی سی علوم ظاہرہ اور آداب

سند نہین کیا اور شوق ہوا وعظ گوئی کا جو روایت اور قصہ کسی کتاب مین عوام فریب
پایا اُسکو بے تمیزی سے ذکر کر دیا حالانکہ حدیث صحیح مین ثابت ہی کہ جو عمداً آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھیگا وہ جہنمی ہی مترجم کہتا ہی کہ اہل ایمان پر واجب ہے
کہ بلا تحقیق اور بلا سند حدیث کو حضرت کی طرف نسبت نہ کرے اور سوا اے اہل حدیث
کی کتابون مشہور کے ہر کتاب سے حدیث نقل نہ کرے اسواسطے کہ خود جھوٹ باندھنا یا
جھوٹی حدیث کو بے تحقیق نقل کرنا دونون برابر ہین عذاب مین وَمِنْهَا مُبَالَغَتُهُمْ فِي
شَيْءٍ مِّنَ التَّرْغِيبِ وَالتَّرْهِيبِ اور از انجملہ مبالغہ ذکر کرنا واعظون کا کسی شے
مین ترغیب اور ترہیب سے ف چنانچہ یون کہنا کہ اگر دو رکعت فلانی فلانی سورہ سے
فلانے دن اور فلانی ساعت مین پڑھے تو تمام عمر کی قضائے نماز کا عذاب دور ہو جاتا ہی
یا جو کوئی بھنگ پیے اُسنے گویا اپنی مان سے کعبہ معظمہ مین فعل بد کیا حق تعالی بے تمیزی
اور بے احتیاطی اور افترا پردازی سے اپنی پناہ مین رکھے آمین وَمِنْهَا قَصَصُهُمْ
قِصَّةَ كَرْبَلَا وَالْوَفَاةِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ وَخُطَبُهُمْ فِيهَا اور از انجملہ قصہ کربلا اور
وفات کی قصہ خوانی اور اُسکے سوائے اور موسمون مین قصہ گوئی اور اُنمین خطبہ
خوانی کرنا ف اسواسطے کہ ایسے امور کا رواج قرون سابقہ مین نہ تھا اور روایات
موضوعہ اور ضعیفہ سے کمتر خالی ہی بلکہ ہر سال نئے مضمون کا مرثیہ تیار ہوتا ہی تا رقت
اور گریہ زیادہ ہو سبحان اللہ کیا اُلٹا زمانہ ہو گیا ہی کہ اگر نماز نہ پڑھے اور فرائض ایمانیہ
کو نہ ادا کرے اور مساجد مین جمعہ اور جماعت کے واسطے نہ حاضر ہو کوئی اُسپر طعن
اور تشنیع نہین کرتا اور اگر کوئی محفل تعزیہ داری مین نہ جاوے اور اُنکے بدعات مین نہ شریک
ہو تو مطعون خلق ہوتا ہے بلکہ اُسکے ایمان مین حرف آتا ہی کہ فلانا شخص معاذ اللہ

پھر خواجہ محمد باقی خواجہ محمد امکنکی کی صحبت مین رہی وہ اپنے باپ مولانا درویش محمد
کی صحبت مین رہی وہ مولانا محمد زاہد کی صحبت مین رہی وہ خواجہ عبید اللہ احرار
کی صحبت مین رہی اور امیر ابو العلا امیر عبد اللہ کی صحبت مین رہی وہ امیر یحیی کی
صحبت مین رہی وہ خواجہ عبد الحق کی صحبت مین رہی وہ خواجہ عبید اللہ مذکور
کی صحبت مین رہی وَالْخَوَاجَهُ اَحْرَارُ صَحِبَ شُيُوخًا كَثِيْرِيْنَ مِنْهُمْ مَوْلٰنَا
يَعْقُوْبُ الْجَرْخِيُّ وَخَوَاجَهْ عَلَاءُ الدِّيْنِ الْغُجْدَوَانِيُّ صَحِبَا خُوَاجَهْ
نَقْشَبَنْدْ بِلَا وَاسِطَةٍ وَصَحِبَ الْاَوَّلُ اَيْضًا خُوَاجَهْ عَلَاءُ الدِّيْنِ عَطَّارْ
وَالثَّانِي خُوَاجَهْ مُحَمَّدْ بَارْسَا وَهُمَا مِنْ كِبَارِ اَصْحَابِ خُوَاجَهْ نَقْشَبَنْدْ
اور خواجہ احرار نی بہت شیوخ کی صحبت حاصل کی اُن مین سی مولانا یعقوب چرخی
اور خواجہ علاء الدین غجدوانی ہین وہ دونون خواجہ نقشبند کی صحبت مین
رہی بلا واسطہ اور مرشد اول یعنی مولانا یعقوب چرخی خواجہ علاء الدین عطار کی
بھی صحبت مین رہی اور مرشد ثانی یعنی خواجہ علاء الدین خواجہ محمد پارسا کی صحبت مین رہی
اور دونون یعنی عطار اور پارسا خواجہ نقشبند کی عمدہ مریدون سی ہین ف چرخ قریہ ہی
غزنی کی توابع سی اور غجدوان بکسر غین معجمہ ایک موضع ہی بخارا کی توابع سی اور نقشبند
کمخاب باف کو کہتی ہین خواجہ نقشبند اور انکی والد یہی پیشہ کرتی تھی وَالْخَوَاجَهُ نَقْشَبَنْدْ
صَحِبَ شُيُوْخًا كَثِيْرِيْنَ اَجَلُّهُمْ خُوَاجَهْ مُحَمَّدْ بَابَا سَمَاسِيْ وَخَلِيْفَتُهُ الْاَمِيْرُ سَيِّدْ
كُلَالْ وَالْخُوَاجَهْ مُحَمَّدْ صَحِبَ خُوَاجَهْ عَلِيّ الرَّامِيْتَنِيّ صَحِبَ خُوَاجَهْ مَحْمُوْدْ
اَبَا الْخَيْرِ الْفَغْنَوِيّ صَحِبَ خُوَاجَهْ عَارِفْ رِيْوگَرِيْ صَحِبَ خُوَاجَهْ عَبْدَ الْخَالِقِ
الْغُجْدَوَانِيَّ صَحِبَ خُوَاجَهْ يُوْسُفَ الْهَمَدَانِيَّ صَحِبَ عَلِيّ بْنِ الْفَارِمِدِيّ

طریقت کی سیکھے اور اُن سی کرامات دیکھی اور مشکلات پوچھی اور اُنسی اکثر فوائد طریقت اور حقیقت کی سُنی اور جو انپر اُنکی مرشدون پر واقعات اور حالات اور کرامات گزری اُنسی مسموع ہوی اللہ سبحانہ مولف اور باقی اُنکی مستفیدون کی طرف سی اُنکو نیک بدلہ دی وَصَحِبَ هُوَ شُیُوخًا كَثِیْرًا اَجَلُّهُمْ ثَلٰثَةٌ اَوَّلُهُمْ خَوَاجَہ خُرْدُ صَحِبَ الشَّیْخَ اَحْمَدَ السَّهَرِنْدِیَّ وَالشَّیْخَ اِلٰهْدَادْ وَخَوَاجَہ حُسَامَ الدِّیْنِ صَحِبُوْا خَوَاجَہ مُحَمَّدَ بَاقِیْ وَثَانِیْهِمُ السَّیِّدُ عَبْدُ اللّٰهِ صَحِبَ الشَّیْخَ اٰدَمَ الْبَنُوْرِیَّ صَحِبَ الشَّیْخَ اَحْمَدَ السَّهَرِنْدِیَّ صَحِبَ خَوَاجَہ مُحَمَّدَ بَاقِیْ وَثَالِثُهُمُ الْخَلِیْفَةُ اَبُوالْقَاسِمِ صَحِبَ مُلَّا وَلِیَّ مُحَمَّدٍ صَحِبَ الْاَمِیْرَ اَبَا الْعُلَا اور شیخ عبد الرحیم بہت مرشدون کی صحبت مین رہی بزرگتر اُنمین سی تین مرشد ہین اوّل انمین خواجہ خرد ہین جو شیخ احمد سہرندی اور شیخ الہداد اور خواجہ حسام الدین کی صحبت مین رہی اور تینون خواجہ محمد باقی کی صحبت مین رہی اور دوسرے مرشد شیخ عبد الرحیم کی سید عبد اللہ ہین جو شیخ آدم بنوری کی صحبت مین رہی آور وہ شیخ احمد سہرندی کی صحبت مین رہی آور وہ خواجہ محمد باقی کی صحبت مین رہے اور تیسری مرشد شیخ عبد الرحیم کی خلیفہ ابو قاسم ہین جو ملا ولی محمد کی صحبت مین رہے آور وہ امیر ابو العلا کی صحبت مین رہی ف سہرند شہر لاہور کی قریب اور بنور بر وزن تنور قصبہ ہی سہرند کی توابع سی ثُمَّ الْخَوَاجَہ مُحَمَّدُ بَاقِیْ صَحِبَ خَوَاجَہ مُحَمَّدَ اَمْکَنْکِیْ صَحِبَ اٰبَاهُ مَوْلٰنَا مُحَمَّدَ دَرْوِیْشُ صَحِبَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدَ زَاهِدُ صَحِبَ خَوَاجَہ عُبَیْدَ اللّٰهِ الْاَحْرَارَ وَالْاَمِیْرُ اَبُو الْعُلَا صَحِبَ الْاَمِیْرَ عَبْدَ اللّٰهِ صَحِبَ الْاَمِیْرَ یَحْیٰی صَحِبَ خَوَاجَہ عَبْدَ الْحَقِّ صَحِبَ خَوَاجَہ عُبَیْدَ اللّٰهِ الْاَحْرَارَ الْمَذْکُوْرَ

دبیان مین نہایت عمدہ کتاب ہی قشیر قبیلہ ہی عرب کا اور دقاق بفتح دال و تشدید
قاف ہی اور رکرگان بضم کاف عربی و تشدید رای مہملہ و کاف عجمی ایک گانون کا نام ہی
اور رودباری منسوب بناحیہ کہ انکے آبا کا منشا تھا و الجُنیدُ البغدادیُّ صحبَ
خالَہُ السَّریَّ السَّقطیَّ صحبَ معروفَ الکرخیَّ صحبَ شیوخاً کثیرینَ اجلُّہُم
اثنانِ احدُھما الامامُ علیُّ بنُ موسی الرِّضیٰ صحبَ اباہُ الامامَ موسیٰ الکاظمَ
صحبَ اباہُ الامامَ جعفرَ بنَ الصادقَ صحبَ اباہُ الامامَ محمّدَ نِ الباقرَ
صحبَ اباہُ الامامَ زینَ العابدینَ صحبَ اباہُ الامامَ حسینَ صحبَ اباہُ
امیرَ المؤمنینَ علیَّ بنِ ابی طالبٍ صحبَ سیّدَ المرسلینَ صلّی اللہُ علیہِ
وسلّمَ و ثانیہما داؤدُ الطائیُّ صحبَ فضیلاً و حبیباً نِ العجمیَّ و ذاالنّونِ
صحبوا شیوخاً کثیرینَ من التابعینَ و تبعِہِم اجلُّہُم الحسنُ البصریُّ
صحبَ ہؤلاءِ اصحابَ النبیِّ صلّی اللہُ علیہِ و سلّمَ منہُم انسٌ خادمُ
رسولِ اللہِ صلّی اللہُ علیہِ و سلّمَ و حافظُ سُنّتِہٖ فہٰذہٖ سلسلۃُ الصحبۃِ لاشکَّ
فی صحّتِہا و اتّصالِہا اور جنید بغدادی اپنے ماموں سری سقطی کی صحبت مین رہے وہ
معروف کرخی کی صحبت مین رہے اور معروف کرخی بہت مرشدون کی صحبت
مین رہے بزرگتر انمین دو مرشد ہین ایک تو امام علی بن موسی رضا ہین وہ
اپنے والد امام موسی کاظمؑ کی صحبت مین رہے وہ اپنے والد امام جعفرؑ
صادق کی صحبت مین رہے وہ اپنے والد امام محمد باقرؑ کی صحبت مین رہے وہ
اپنے والد امام زینؑ العابدین کی صحبت مین رہے وہ اپنے والد امام حسینؑ کی صحبت مین رہے

ف سری بفتح اول و کسر ثانی و یاء تحتانی مشدد بمعنی جوانمرد و سردار و سقطی یعنی بایع جو فروش کہ جسکو بھڑبھونجا کہتے ہین ۱۲

اور خواجہ نقشبند بہت شیوخ کی صحبت مین رہے بزرگتر انمین خواجہ محمد بابا سماسی
اور انکی خلیفہ امیر سید کلال اور خواجہ محمد بابا سماسی خواجہ علی رامیتنی کی صحبت مین
رہے وہ خواجہ محمود ابوالخیر فغنوی کی صحبت مین رہے وہ خواجہ عارف ریوگری کی
صحبت مین رہے وہ خواجہ عبدالخالق غجدوانی کی صحبت مین رہے وہ خواجہ
یوسف ہمدانی کی صحبت مین رہے وہ خواجہ علی فارمدی کی صحبت مین رہے **ف**
سماس بفتح سین وتشدید میم قریہ ہے طوس کی توابع سے اور رامیتن قصبہ ہے بخارا کی توابع
سے اور فغنہ بفتح فا وسکون غین معجمہ قریہ ہے بخارا کی توابع سے اور ریوگر بکسر رای مہملہ قریہ ہے
بخارا کی مضافات سے اور فارمد قریہ ہے طوس کی توابع سے صَحِبَ شُیُوْخًا کَثِیْرِیْنَ اَجَلُّهُمْ
اِثْنَانِ اَحَدُهُمَا الْاِمَامُ اَبُوالْقَاسِمِ الْقُشَیْرِیُّ صَحِبَ اَبَا عَلِیِّ نِ الدَّقَّاقَ صَحِبَ
اَبَا الْقَاسِمِ النَّصْرَابَادِیَّ وَاَبُوالْحُسَیْنِ الْحَضْرَمِیَّ صَحِبَ الشِّبْلِیَّ صَحِبَ سَیِّدِ
الطَّائِفَةِ الْجُنَیْدَ الْبَغْدَادِیَّ وَالثَّانِیْ خُوَاجَهْ اَبُوالْقَاسِمِ الْکُرْکَانِیُّ صَحِبَ
اَبَا عُثْمَانَ الْمَغْرِبِیَّ صَحِبَ اَبَا عَلِیِّ نِ الْکَاتِبَ صَحِبَ اَبَا عَلِیِّ نِ الرُّوْدْبَارِیَّ صَحِبَ جُنَیْدَ
نِ الْبَغْدَادِیَّ علی فارمدی بہت مشائخ کی صحبت مین رہے بزرگتر انمین سے دو ہین
ایک امام ابوالقاسم قشیری وہ ابوعلی دقاق کی صحبت مین رہے وہ ابوالقاسم نصرآبادی
اور ابوالحسین حضرمی کی صحبت مین اور دونون یعنی نصرآبادی اور حضرمی شبلی کی صحبت
مین رہے وہ سید الطائفہ جنید بغدادی کی صحبت مین رہے اور دوسرے مرشد علی فارمدی
کے ابوالقاسم کرکانی ہین جو ابوعثمان مغربی کی صحبت مین رہے وہ ابوعلی کاتب کی صحبت
مین رہے وہ ابوعلی رودباری کی صحبت مین رہے وہ جنید بغدادی کی صحبت مین رہے
ف ابوالقاسم قشیری رسالہ قشیریہ کی مصنف ہین جو حقیقت ولایت اور اولیاء اللہ

مِنْهَا بِالصُّحْبَةِ وَفِي طُرُقٍ بِالْبَيْعَةِ اَوِ الْخِرْقَةِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ فَالْعَبْدُ الضَّعِيْفُ وَلِيُّ اللّٰهِ اَخَذَ الطَّرِيْقَةَ عَنْ اَبِيْهِ الشَّيْخِ عَبْدِ الرَّحِيْمِ عَنِ السَّيِّدِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الشَّيْخِ اٰدَمَ عَنِ الشَّيْخِ اَحْمَدَ السَّهْرِنْدِيِّ عَنْ اَبِيْهِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْاَحَدِ عَنْ شَاهْ كَمَالْ اور ہماری اور بھی سلاسل ہین جنکی بعض مین بنا بر صحبت کی اتصال ہی اور بعض مین بنا بر بیعت یا خرقہ پوشی کی تو بندہ ضعیف ولی اللہ نے طریقہ لیا اپنے والد شیخ عبد الرحیم سے اُنھون نے سید عبد اللہ سے اُنھون نے شیخ آدم بنوری سے اُنھون نے شیخ احمد سرہندی سے اُنھون نے اپنے والد شیخ عبد الاحد سے اُنھون نے شاہ کمال سے وَاَيْضًا عَنْ شَيْخِ سِكَنْدَرَ عَنْ جَدِّهِ شَيْخِ كَمَالِ بِالْمُلْكِ الْمَوْحُدِ عَنِ السَّيِّدِ فُضَيْلٍ عَنِ السَّيِّدِ گَدَا رَحْمٰنَ عَنِ السَّيِّدِ شَمْسِ الدِّيْنِ عَارِفٍ عَنِ السَّيِّدِ گَدَا رَحْمٰنَ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ عَنْ شَمْسِ الدِّيْنِ الصَّحْرَائِيِّ عَنِ السَّيِّدِ عَقِيْلٍ عَنِ السَّيِّدِ بَهَاءِ الدِّيْنِ عَنِ السَّيِّدِ عَبْدِ الْوَهَّابِ عَنِ السَّيِّدِ شَرَفِ الدِّيْنِ قَتَّالٍ عَنِ السَّيِّدِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ اَبِيْهِ اِمَامِ الطَّرِيْقِ اَبِي مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِيْلَانِيِّ عَنْ اَبِي سَعِيْدِنِ الْمَخْزُوْمِيِّ عَنْ اَبِي الْحَسَنِ الْقُرَشِيِّ عَنْ اَبِي الْفَرَحِ الطَّرْطُوْسِيِّ عَنْ اَبِي الْفَضْلِ عَبْدِ الْوَاحِدِ التَّمِيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ التَّمِيْمِيِّ عَنْ اَبِي بَكْرِنِ الشِّبْلِيِّ بِسَنَدِهِ الْمَذْكُوْرِ اور شیخ احمد سرہندی کو شیخ سکندر سے بھی طریقہ ملا اور اُنکو اپنے دادا شیخ کمال قدس سرہ سے اُنکو سید فضیل سے اُنکو سید گدا رحمن سے اُنکو سید شمس الدین عارف سے اُنکو سید گدا رحمن بن ابوالحسن سے اُنکو شمس الدین صحرائی سے اُنکو سید عقیل سے اُنکو سید بہاء الدین سے اُنکو سید عبد الوہاب سے اُنکو سید شرف الدین قتال سے اُنکو سید عبد الرزاق سے اُنکو اپنے والد امام طریقت ابو محمد عبد القادر جیلانی سے اُنکو ابوسعید مخزومی سے اُنکو

وہ اپنے والد امیر المومنین علی رضی ابن ابی طالب کی صحبت مین رہے وہ سید المرسلین
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت مین رہے اور معروف کرخی کے دوسرے مرشد
داؤد طائی ہین جو فضیل عیاض اور حبیب عجمی اور ذو النون مصری کی صحبت
مین رہے اور تینون حضرات تابعین اور تبع تابعین مین سے بہت بزرگون کی صحبت مین
رہے بزرگتر انمین سے حسن بصری ہین اور یہ تابعین اصحاب کبار کی صحبت مین رہے ہین انمین سے
انس رض بن مالک ہین جو خادم تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور انکی احادیث کے حافظ
تو یہ سلسلہ ہے صحبت کا اسکی صحت اور اتصال مین کچھ شک نہین ف مولانا نے فرمایا
کہ مین نے حضرت ولی النعمت یعنی مصنف سے پوچھا کہ شیخ ابو علی فارمدی کو کہ ابو الحسن خرقانی
کے ساتھ نسبت رکھتے ہین اس رسالے مین کیون نہ ذکر کیا فرمایا کہ یہ نسبت اویسیت کی
ہے یعنی روحی فیض ہے اور اس رسالے مین غرض یہ ہے کہ نسبت صحبت کی من عن عالم
شہادت مین جو ثابت ہے مذکور ہووے لیکن اویسیت کی نسبت قوی اور صحیح ہے شیخ
ابو علی فارمدی کو ابو الحسن خرقانی سے روحی فیض ہے انکو بایزید بسطامی کی روحانیت
سے اور انکو امام جعفر صادق کی روحانیت سے تربیت ہے چنانچہ رسالہ قدسیہ مین
خواجہ محمد پارسا علیہ الرحمۃ نے مذکور کیا وَلِلْاِمَامِ جَعْفَرِ نِ الصَّادِقِ اَیْضًا اِنْتِسَابٌ
اِلٰی جَدِّہٖ اَبِیْ اُمِّہِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ بَکْرِ نِ الصِّدِّیْقِ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ
عَنْ اَبِیْ بَکْرِ نِ الصِّدِّیْقِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور
امام جعفر صادق کو انتساب ہے اپنے نانا قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق رض کی طرف
بھی اور قاسم بن محمد کو انتساب ہے سلمان فارسی سے انکو ابی بکر صدیق رض سے انکو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وَمِنْہَا سَلَاسِلُ اُخْرٰی لِلْاِتِّصَالِ فِیْ طَرَفِ

مُحَمَّدِ بْنِ سِمْعَانَ چِشْتِی عَنْ خَالِهٖ خَوَاجَهٔ مُحَمَّدْ چِشْتِی عَنْ اَبِیْهِ خَوَاجَهٔ اَبِیْ اَحْمَدْ چِشْتِیْ
عَنْ خَوَاجَهٔ اَبِیْ اِسْحٰقَ الشَّامِیْ عَنْ مَمْشَاذْ عَلْوِ الدِّیْنُوْرِیْ عَنْ اَبِیْ هُبَیْرَةَ الْبَصْرِیْ
عَنْ حُذَیْفَةَ الْمَرْعَشِیْ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ اَدْهَمَ عَنْ فُضَیْلِ بْنِ عِیَاضٍ عَنْ
عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ زَیْدٍ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِیِّ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ
سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمْ اور شیخ عبد الرحیم کے اور بھی طرق
ہین انکو اجازت دی سید عظمت اللہ اکبر آبادی نے انکو سند حاصل ہے اپنے باپ
دادون سے انکو شیخ عبد العزیز سے انکو قاضی خان یوسف ناصحی سے انکو حسن
بن طاہر سے انکو سید راجی حامد شاہ سے انکو شیخ حسام الدین مانکپوری سے
انکو خواجہ نور قطب عالم سے انکو اپنے والد علاء الحق بن اسعد سے جو اصل مین
لاہوری ہین اور مسکن مین بنگالی ان کو اخی سراج عثمان اودھی سے انکو سلطان
المشائخ نظام الدین اولیا سے انکو شیخ فرید الدین گنج شکر سے ان کو خواجہ
قطب الدین بختیار کاکی سے انکو خواجہ معین الدین سجزی یعنی سیستانی سے انکو خواجہ
عثمان ہارونی سے انکو حاجی شریف زندنی سے انکو خواجہ مودود چشتی سے انکو اپنے
والد خواجہ محمد بن سمعان چشتی سے انکو اپنے ماموں خواجہ محمد چشتی سے انکو اپنے والد
خواجہ ابو احمد چشتی سے انکو خواجہ ابو اسحٰق شامی سے انکو ممشاد علو دینوری سے انکو
ابو ہبیرہ بصری سے انکو حذیفہ مرعشی سے انکو ابراہیم بن ادہم سے انکو فضیل بن
عیاض سے انکو عبد الواحد بن زید سے انکو حسن بصری سے انکو امیر المومنین علی
مرتضی کرم اللہ تعالی وجہہ سے انکو سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے **ف** مولانا نے
فرمایا مانکپور پورب مین ایک قصبہ ہے الہ آباد کے قریب اور اودھ ایک شہر ہے پورب مین جو اب

ابوالحسن قرشی سے انکو ابوالفرج طرطوسی سے انکو ابوالفضل عبدالواحد تمیمی سے
انکو اپنے باپ شیخ عبدالعزیز تمیمی سے انکو ابوبکر شبلی سے انکو اس سند سے جو قبل
اسکے مذکور ہو چکی یعنی جنید بغدادی سے تا شاہِ ولایت علی مرتضیٰ اف اور شیر فاللہ
کا لقب قتال ہو اسبب نفس کشی کی ریاضت کے مخرم بضم میم و تشدید رای مہملہ مشددہ
مفتوحہ بغداد کا ایک کوچہ ہے وَ اَیْضًا تَأَدَّبَ شَیْخُنَا عَبْدُ الرَّحِیْمِ عَلٰی رُوْحِ جَدِّہٖ
لِاُمِّہِ الشَّیْخِ رَفِیْعِ الدِّیْنِ مُحَمَّدٍ وَّ اَجَازَلَہٗ قَبْلَ اَنْ یُّوْلَدَ بِسِنِیْنَ بِطَرِیْقِ خَرْقِ
الْعَادَۃِ عَنْ اَبِیْہِ قُطْبِ الْعَالَمِ عَنْ نَجْمِ الْحَقِّ جَائِیْلَدَہٗ عَنِ الشَّیْخِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ
اور بھی ہمارے مرشد شاہ عبدالرحیم ادب آموز ہوے اپنے نانا شیخ رفیع الدین
محمد کی روح سے اور انھون نے انکو اجازت طریقت دی انکے پیدا ہونے سے
چند سال کے پہلے بطریق کرامت کے اور شیخ رفیع الدین محمد کو اپنے والد قطب
عالم سے اور انکو نجم الحق جائیلدہ سے انکو شیخ عبدالعزیز سے جو رسالہ عزیزیہ کے
مصنف ہین وَلَہٗ طُرُقٌ اُخْرٰی اَجَازَلَہُ السَّیِّدُ عَظَمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْبَرْاٰبَادِیُّ
عَنْ اٰبَائِہٖ عَنِ الشَّیْخِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ عَنْ قَاضِیْ خَانْ یُوْسُفَ النَّاصِحِیِّ عَنْ
حَسَنِ بْنِ طَاہِرٍ عَنْ سَیِّدِ رَاجُوْ حَامِدْ شَاہ عَنِ الشَّیْخِ حُسَامِ الدِّیْنِ
الْمَانَکْ پُوْرِیِّ عَنْ خَوَاجَہْ نُوْرِ قُطْبِ الْعَالَمِ عَنْ اَبِیْہِ عَلَاءِ الْحَقِّ
بْنِ اَسْعَدَ اللَّاہَوْرِیِّ الْبَنْگَالِیِّ عَنْ اَخِیْ سِرَاجِ عُثْمَانَ الْاَوْدِیِّ عَنِ الشَّیْخِ
نِظَامِ الدِّیْنِ اَوْلِیَا عَنِ الشَّیْخِ فَرِیْدِ الدِّیْنِ گَنْجِ شَکَرْ عَنْ خَوَاجَہْ قُطْبِ الدِّیْنِ
بَخْتِیَارْ کَاکِیْ عَنْ خَوَاجَہْ مُعِیْنِ الدِّیْنِ السَّجْزِیِّ عَنْ خَوَاجَہْ عُثْمَانَ ہَارُوْنِیْ عَنْ
حَاجِیْ شَرِیْفِ الزَّنْدَنِیِّ عَنْ خَوَاجَہْ مَوْدُوْدْ چِشْتِیْ عَنْ اَبِیْہِ خَوَاجَہْ یُوْسُفَ بْنِ

اور خواجہ بہاء الدین محمد نقشبند اور خواجہ معین الدین بن حسن چشتی کی روح سے اور انکو
خواب مین دیکھا اور انسے اجازت لی اور ہر بزرگ کی نسبت انسے علیحدہ علیحدہ یافت
کی جسکا فیض ہوا ان حضرات کی طرف سے انکے دل پر اور حضرت والد ہمسے اسکی حکایت
بیان فرماتے تھے حقتعالی انسے اور ان حضرات سے راضی ہووے اَمَّا الْعُلُوْمُ الظَّاهِرَۃُ
مِنَ التَّفْسِيْرِ وَ الْحَدِيْثِ وَ الْفِقْهِ وَ الْعَقَائِدِ وَ النَّحْوِ وَ الصَّرْفِ وَ الْكَلَامِ
وَ الْاُصُوْلِ وَ الْمَنْطِقِ فَقَدْ تَعَلَّمْنَا مِنْ سَيِّدِي الْوَالِدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ
قَرَأَ صِغَارَ الْكُتُبِ عَلٰى اَخِيْهِ اَبِي الرِّضٰى مُحَمَّدٍ وَّ الْكِبَارَ مِنْهَا عَلٰى اَمِيْرِ
زَاهِدِنِ الْهَرَوِيِّ صَاحِبِ الْحَوَاشِي الْمَشْهُوْرَۃِ عَنْ مِيْرْزَا فَاضِلٍ عَنْ
مُلَّا يُوْسُفَ الْكَوْسَجِ عَنْ مِيْرْزَا جَانْ وَ غَيْرِهٖ عَنِ الْمُحَقِّقِ مُلَّا جَلَالِ الدَّوَانِي
عَنْ اَبِيْهِ اَسْعَدَ وَ غَيْرِهِمْ عَنْ تَلَامِذَۃِ الْعَلَّامَۃِ التَّفْتَازَانِي
وَ الْعَلَّامَۃِ الشَّرِيْفِ الْجُرْجَانِي رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ
اور علوم ظاہرہ منجملہ تفسیر اور حدیث او فقہ او عقائد اور نحو او صرف و کلام اور
اصول و منطق کے سوا انکو ہمنے پڑھا اپنے مرشد والد سے رضی اللہ عنہ اور والد نے چھوٹی
کتابین اپنے بھائی ابو الرضا محمد سے پڑھین اور بڑی کتابین امیر زاہد ہروی سے جو
پڑھین جو مصنف ہین حواشی مشہورہ درسیہ کے اور امیر زاہد نے میرزا فاضل سے انھون نے
ملا یوسف کوسج سے انھون نے میرزا جان غیرہ سے انھون نے محقق ملا جلال دوانی سے
انھون نے اپنے باپ اسعد وغیرہ تلامذہ علامہ تفتازانی اور علامہ میر سید شریف جرجانی
سے رضی اللہ عنہم **ف** علامہ تفتازانی او علامہ سید شریف جرجانی کی سند علما مین مشہور
اور معلوم ہے لہذا المصنف رح نے اسکو نہ ذکر فرمایا وَ اَجَازَنِي مِشْكٰوۃَ الْمَصَابِيْحِ

فیض آباد کہتے ہین اور سجزی بکسرسین مہملہ وسکون جیم وزاے معجمہ منسوب ہی سجستان کیطرف جو معرب ہی سیستان کا اور ہر چند اولیا جمع ہو ولی کی لیکن حضرت نظام الدین کا اسطرح لقب ہوا گویا کہ ایک ولی اولیاے کثیر کے مانند ہی چنانچہ قرآن مجید مین ابراہیم علیہ السلام کو امت فرمایا اور اسکی مثالین بہت ہین جیسے عبید اللہ کا لقب احرار ہی اور کعب کا لقب احبار اور زندنہ ایک پرگنہ ہی بخارا کے سات پرگنون مین سے اور ہارون قریہ ہی زندنہ سے آدھ کوس پر اور چشت شہر ہی درہ کوہ مین واقع ہی دو منزل ہرات سے اور اب اسکو شاقلان کہتے ہین اور مرعش ایک شہر ہی شام کے توابع سے وَتَأَدَّبَ سَیِّدِی الْوَالِدُ اَیْضًا بِحَسَبِ الْبَاطِنِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَذٰلِکَ اَنَّہٗ رَاٰہُ فِیْ مُبَشِّرَۃٍ فَبَایَعَہٗ وَعَلَّمَہُ النَّفْیَ وَالْاِثْبَاتَ وَاَیْضًا مِنْ زَکَرِیَّا النَّبِیِّ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ فَاِنَّہٗ عَلَّمَہُ اسْمَ الذَّاتِ اور میرے والد مرشد ادب آموز طریقت کے ہوے بحسب باطن کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی باین طریق کہ آنحضرت صلعم کو خواب مین دیکھا سو اُنسے بیعت کی اور آپنے اُنکو نفی اور اثبات کی تعلیم فرمائی اور حضرت زکریا پیغمبر سے بھی علیہ الصلوٰۃ والسلام ادب آموز ہوے کہ اسم ذات کی اُنھون نے تعلیم فرمائی وَاَیْضًا مِنْ رُوْحِ الْاَئِمَّۃِ الشَّیْخِ اَبِیْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِیْلَانِیِّ وَالْخَوَاجَہْ بَہَاءِ الدِّیْنِ مُحَمَّدٍ نَقْشْبَنْدْ وَالْخَوَاجَہْ مُعِیْنِ الدِّیْنِ ابْنِ الْحَسَنِ الْجِشْتِیِّ وَاِنَّہٗ رَاٰہُمْ وَاَخَذَ مِنْہُمُ الْاِجَازَۃَ وَعَرَفَ نِسْبَۃَ کُلِّ وَاحِدٍ مِّنْہُمْ عَلٰی حِدَتِہَا مِمَّا فَاضَ مِنْہُمْ عَلٰی قَلْبِہٖ وَکَانَ یَحْکِیْ لَنَا حِکَایَتَہَا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَعَنْہُمْ اَجْمَعِیْنَ اور بھی والد مرشد نے فیض پایا ائمہ طریقت کی ارواح سے یعنے شیخ ابو محمد عبد القادر جیلانی

وَصَحِیْحِ الْبُخَارِیِّ وَغَیْرِہٖ مِنَ الصِّحَاحِ السِّتِّ الثِّقَةَ الثَّبْتَ حَاجِیْ مُحَمَّدُ اَفْضَلُ عَنِ الشَّیْخِ عَبْدِالْاَحَدِ عَنْ اَبِیْهِ الشَّیْخِ مُحَمَّدِ سَعِیْدِ عَنْ جَدِّہٖ شَیْخِ الطَّرِیْقَةِ الشَّیْخِ اَحْمَدَ السَّهْرِنْدِیِّ بِسَنَدِہٖ الطَّوِیْلِ الْمَذْکُوْرِ فِیْ مَقَامَاتِهٖ وَهٰذَا اٰخِرُ مَا اَرَدْنَا اِیْرَادَہٗ فِیْ هٰذِہِ الرِّسَالَةِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا وَّظَاهِرًا وَّبَاطِنًا

مجھکو اجازت دی شکوۃ المصابیح اور صحیح بخاری وغیرہ صحاح ستہ کی معتمد ثابت القول حاجی محمد افضل نے شیخ عبد الاحد سے اُنھون نے اپنے والد شیخ محمد سعید سے اُنھون نے اپنے دادا شیخ طریقت شیخ احمد سہرندی سے اُنکی سند طویل مذکور ہی اُنکے مقامات اور تصانیف مین یہ آخر ہی اس مضمون کی جسکے لانے کا ہمنے اس رسالے مین ارادہ کیا تھا اور شکر ہی حق تعالی کا ابتدا مین بھی اور انتہا مین بھی اور ظاہر مین بھی اور باطن مین بھی مترجم کہتا ہی الحمد للہ کہ اُسکے حسن توفیق سے ترجمہ **قول الجمیل** کا چوبیسوین ربیع الآخر سنہ بارہ سو اٹھ ہجری مین پورا ہوگیا حقتعالی میری بھول چوک اور کج فہمی کو ببرکت ارواح طیبہ اولیائے کرام رضی اللہ عنہم کے معاف کرے اور ان حضرات کے نور باطن سے میرے ظلمتکدۂ دل کو نورانی فرماوے آمین اور اہل اسلام کو اس ترجمے سے فائدہ بخشے اور کج فہمی سے پناہ مین رکھے آمین ثم آمین

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ علی نوالہ والصلوۃ علی محمد وآلہ اما بعد یہ کتاب فیض انتساب **قول الجمیل** تصنیف لطیف عارف کامل عالم فاضل مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی مع ترجمہ موسومہ بہ **شفاء العلیل** مولوی خرم علی صاحب بلہوری مرحوم اور فوائد مولانا شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی اور حواشی مولانا نواب قطب الدین خانصاحب دہلوی حسب ایماء عم مکرم جناب حاجی محمد سعید صاحب تاجر کتب کلکتہ خلاصی ٹولہ نمبر ۸۵ باہتمام کمترین انام محمد عبد المجید مہتمم مطبع مجیدی کانپور مین ماہ جنوری ۱۹۱۳ء حلیۂ طبع سے مزین ہوئی شائقین و ناظرین مالک مصحح و کاتب کو بدعاء خیر یاد فرمائین ۱۲